Nizami Book Agency
BUDAUN. U. P. (India)

عنوان

الا

و ۹۷8ء

Mazhar Ashq
Mohammad Wazeer

ان من الشعر لحکمۃ

الٰہی شد کُران ایام فرخندہ فرجام میں دیوان فصاحت بنیان بلاغت توامان از تصانیف یار السلطان
آفتاب الدولہ مہر الملک خواجہ ارشد علیخان بہادر شمس جنگ عرف خواجہ اسد متخلص بہ قلق دیباچہ فرعیش مسمی بہ

مظہر عشق

کہ ارشد تلامذہ و اقرب اعزہ مہر سپہر سخنوری رشک ظہوری و انوری نکتہ سنج بے نظیر
جناب خواجہ محمد وزیر صاحب لکھنوی متخلص بہ وزیر غفر اللہ العدیر سے میں

مطبع منشی نول کشور کانپور میں بھگوان دیال الخبیر نے چھاپا اور شائع کیا

عہ جز

اطلاع - اگرچہ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جس کی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم کرسکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی لیکن خاص اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادہ ہین ان مین بعض کتب کلیات و مثنویات اردو وغیرہ درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کلیات و دواوین اردو		کلیات صنعت-	۹ر۹ پائی
کلیات ظفر ہر چار جلد کامل - دو جلد مین-	عگار سہر	دیوان شاہ تراب-	۱۱ر۳ پائی
انتخاب کلیات ظفر-	۶ر	کلیات نظیر اکبر آبادی-	۶ر۶ پائی
کلیات مومن-	[illegible] پائی	کلیات وہبی- کاغذ سفید چکنا-	۹ر
دیوان ناسخ-	۱۲ر۹ پائی	دیوان ذوق-	سہر۳ پائی
کلیات آتش-	۸ر	دیوان فدا- جلد ثانی مسمے بریاض گلفشان	۷ر
کلیات نعتیہ مجید- مصنفہ مولوی عبدالمجید خان-	عہر	دیوان رند- مسمے بگلدستۂ عشق-	۶ر۹ پائی
کلیات امیر اللہ تسلیم-	۱۴ر	دیوان غال[illegible]	بہ وضاحت سہر۶ پائی
کلیات میر تقی-	عہر ۱۴ار	دیوان خاج[illegible]	۳ر
کلیات سودا-	عہر	دیوان بہار عرب-	۱ر۶ پائی
کلیات انشاء اللہ خان-	عہ	دیوان لطف-	۳ر
شاہد عشرت-	۶ پائی	دیوان امیر- موسوم بہ مرآۃ الغیب-	۱۱ر
سخن شعرا-	۱۵ار	دیوان غافل- منور خان صاحب-	۳ر
زبان ریختہ-	۶ پائی	دیوان مرغوب بہ بیان تصنیف تجمل حسین خانصاحب-	۸ر پ
قطعہ منتخب-	۳ر۳ پائی	دیوان نیاز-	۲ر

بعون صناع عالمین و مکان فضل خلاق زمین و زمن

از تصانیف یار السلطان آفتاب الدولہ مہر الملک خواجہ ارشد علیخان بہادر شمشیر جنگ عرف خواجہ اسد متخلص بہ قلق دیوان فصاحت بنیان دیباچہ دفتر عشق مسمی بہ

مظہر عشق

کہ ارشد تلامذہ و اقربا غرہ مہر سپہر سخنوری رشک ظہوری و انوری شاعر بے نظیر جناب خواجہ محمد وزیر صاحب لکھنوی متخلص بہ وزیر غفر اللہ القدیر سے ہین

مطبع منشی نولکشور مین بہ طبع زین مطبوع جہان چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصیدہ در مدح ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ خاقان ابن خاقان سلطان ابن سلطان سلطان العالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ اودھ اختر نگر غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

زبس ہے جوش نمو اندرون غنچہ رنگ بہار
ترٹپتی ہے رگ گل مثل نبض عاشق زار

ہوا بہار سے ہر رگ پتنگ رشک ہزار
نہال شمع بنی شاخ شعلہ لائی بار

زمین دور یہ ہوئی اندنو نمین باغ بہار
کہ شاخ گاؤ زمین سبز ہو کے لائی بار

نے ہیں صاف ہم آواز نگر خان عاشق
شکست رنگ کی آواز ہے ترانۂ یار

یہ عندلیب سے کہدے کوئی بہ مژدہ	سوار باد ہوئی بوے گل سلیمان وار
چمن مین گر کوئی بیدست و پا کو لے آئے	تو ہاتھ پانون ہون پیدا برنگ شاخ چنار
دکھا رہی ہے مسیحا کیطرح سے اعجاز	چمن مین قوت نشو و نماے فصل بہار
نکالے آنکھ جو بالفرض کوئی مجرم کی	یقین ہے پھر وہ نکل آئے چشم نرگس وار
ہزار نکلین پر و بال سعی نامیہ سے	عجب نہین ہے جو مرغ کباب ہو طیار
کلیم آئین چمن مین اگر پے گلگشت	یقین ہے ید بیضا سے نکلے بلبل وار
جو اشرفی ہے گل اشرفی تو زر ورد گل	بنی ہے رشک چمن ہر امیر کی سرکار
یہ سعی نامیہ سے ہوتے ہین ثمر پیدا	کہ قطرے شبنم تر کے ہین انار لے انار
زبس ہے قوت نشو و نما عجب کیا ہے	کہ گرمی انہ سے پیدا اگر ہو شاخ چنار
پڑھون وہ مطلع رنگین و عاشقانہ بہ	ہزار حسین کی کرے صف بلبل گلزار

مطلع ثانی

نہال قد پری سکو کرے فضل بہار	بلند ہو قد آدم اگر زمین سے غبار
دکھا رہی ہے یہ حد مین کثرت آج بہار	ریاض دہر مین ایک گل بنا گلزار

مطلع ثالث

وہ رعب و دبدبہ حضرت کا ہے وہ جاہ و جلال
کہ فیل مست ہی ہو ضعف سے ناچار
نگاہ قہر سے حضرت ملاحظہ جو کرین
تو جسم زہرہ کی فلک کا بنے بید مجنون وار
سوال سا علم و سخاوت وہ طبع عالی ہے
صدا جو نوجہ اقدس ہوئی ہے دریا وار
وہ اپنی کمال کا دکھلا دیا ہے حسن و کمال
کسی نے دیکھے نہ ہونگے طبیعت دار
سخن سرا جو ہوئی عندلیب طبع حضور
تو جیسے زاغ ہو مرغان چمن مین ہزار
[illegible]

ریاض دہر مین کی آپ نے یہ زربخشی — کہ اغنیا کی روش گل بھی ہو گئے زردار
بنی ہے رشک صدف اب فقیر کی کشتی — بھرے ہین دانۂ گندم کی جا در شہوار
چمن ہوا ہے زر گل سے گنج باد آورد — نثار ہی ہے گل اشرفی کو باد بہار
اُٹھا کے بار عنایات کو جو چل نہ سکا — اسی سبب سے خمیدہ ہے چرخ کجرفتار
لکھون صفت مین بھلا کیا عطا بیحد کی — شمار ہو نہ سکے جس کا تا بروز شمار
کرم سے شاہ کے ہے جام جم جو کاسۂ فقر — گدا کو شاہ کہا کرتے ہین صغار و کبار
کرم سے آپکے ادنی بھی ہو گئے اعلی — بنے ہین کرمک شبتاب کوکب سیار
گلیم پوش دو شالے بچھا کے سوتے ہین — جو تھے پیادے وہ اب ہو گئے ہین خیل سوار
ہوا ہے حکم معلے جو بہر بت شکنی — شکستہ لکھتے ہین لفظ بتا کو سب بیدار
جنیو پہنا برہمن نے تو ہلاک ہوا — بنا جنیو کا ہاتھ اُسکے واسطے زنار
لب پیالۂ ساقی ہے مائل توبہ — صدائے قلقل مینا ہے صاف استغفار
جو آپ حامی دین ہین تو ہے ہیبت شرع — چھپا ہے دانۂ سبحہ مین رشتۂ زنار
جم و سکندر و دارا و قیصر و فغفور — یہ کمترین غلام حضور ہین دو چار

[illegible]

[illegible]

قصیدہ در مدح ولیعہدی حضرت سلطان عالم و عالمیان
خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

[illegible]

چلے جو باد بہاری تو پھولون کے بھلے | فدا۔ گُلٹائے تصدق مین کوکب سیار
بس اب تو بانگو روک ای قلق ادب کر ادب | کہان تو اور کہان مدح شاہ عرش وقار
خدا کی شان ہی کیا خوب چھوٹا مُنھ بڑی بات | زبان رُوک ذرا سُن چکے ترے اشعار
ادا ے شکر کر اب تو کہ فضل سے اپنے | یہ تجھسے ہیچمدان کو دیا خدا نے وقار
کہ ایسا کامل و ذی مرتبہ ملا اُستاد | جہان کہ خسروِ ملکِ سخن مین باج گزار
ترا یہ مُنھ تھا کہ سلطان عالم و عادل | بنا مین سرِ مبارک سے خود ترے اشعار
خوشا نصیب و خوشا قسمت و خوشا طالع | کہ ہو حضور کے شاگردون مین ترا بھی شمار
اگر یونہی ہی چھنیے نگاہ مہرِ حضور | برنگ مہر چمک جائین گے ترے اشعار
حضور مین جو ارادہ ہو عرض حاجت کا | تو اضطراب یہ بیجا ترا ہی اور بیکار
تو دل مین سوچ تو ایسے سخی سے اور سوال | جہان کہ ابر سخاوت ہی روز گوہر بار
ہمارے خانۂ امید مین نہ آئے گی | کہان تلک قلق اس ابرِ فیض کی چھایا
اٹھا کے دستِ دعا سوئے قبلۂ حاجات | دعا مین مانگ یہ لیکے کہ ای مرے غفار
رواج عشق کا جبتک ہے زمانے مین | جہان مین گرم رہے تا کہ حسن کا بازار

مطلع ۵

[illegible]

رخ پرنور پہ منڈیل کا دیکھو جوبن
آسمانی ہی اگر اطلس ہی تو سورج کی کرن
قطع ہو جسکے پہ جامہ حریر شفق
تیغ قامت کو ہو درکار اگر پیراہن
شمع فانوس سے جسطرح نظر آتی ہی
یون عیان ہوتی ہی پوشاک سے تنویر بدن
تار ہر ایک کا ہی تار نظر [illegible] عکس کا
کامدانی کی عجب نور فشان ہی جھلکن
[illegible]

نور مین ہر شجر باغ ہی اک فرشی جھاڑ
بزم گلزار مین لالیکو کنول ہین روشن

جوش گل ہی یہ چمن مین خس و خاشاک مین گم
آشیان پھولونسے چھاتا ہی ہر اک مرغ چمن

بے سبب گل نہین تسخیر ہوے ہین شاید
عندلیبو نکے گلے مین ہی دعاے سوسن

ہر سحر کرتی ہی مشاطہ گری باد بہار
صرف آرائش و تزئین ہین عروسان چمن

کیا فقط روغنی شمع گل شببو ہی
چار سو سرو کے اک شاخ الگ ہین روشن

جسطرف دیکھو ہر اک رنگ مین ہین اُبٹے ست
بدھیان پھولونکی پہنے ہین جوانان چمن

غنچے ہین بلبلون کے ہر شجر گلشن پہ
شاخ مین جھولنے کو ڈالی ہی عشقے کی رسن

یہ ہوا چلتی ہی جان بخش عجب کیا ہی اگر
مرغ تصویر بھی پرواز کرے سوے چمن

وا ہوا غنچۂ دل دیکھکے اس موسم مین
بلبل طبع رسا نے یہ کیا مجھسے سخن

اب ولیعہد بہادر کی لکھو کچھ تعریف
ہو چکی ہو چکی رنگین سخنی مشق سخن

سنکے یہ نکتۂ دلچسپ ہوا جی محظوظ
شاہد طبع دکھانے لگا اپنا جوبن

نور آگین کیا اس رنگ کا مطلع موزون
جس سے شرمندہ ہوا مطلع صبح گلشن

مطلع ثانی

[illegible]

حسن گلون صبا و مرغ کہون کیا تعریف

ضیغم بیشۂ جرأت ہی یہ تیور ہین کڑے | شیر سے آنکھ ملائے تو جھکائے گردن

ایسے سردار نہ ہم پا مین اگر ڈھونڈھ پھرین | چین و روم و ختن و مصر و بدخشان و یمن

خلق مین وضع مین ہمت مین و تمکین مین نمود | کہین دنیا مین عدیل اسکا نہین مشفق من

بانکا پورا ہی ایسا جو کہے منہ سے کرے | محو دلسے رہے تا حاصل مطلب ہمہ تن

رفتار و زور طباع و متین و دانا | نکتہ بین و ہمہ دان قدر شناس ہر فن

وہ طبیعت ہی کہ اس فن مین ذکا کے آگے | طفل مکتب ہی ارسطو تو فلاطون کودن

حال ہمت کا بھی اس وقت ہر اک پر کھلجائے | گنج قارون اُسے ملجائے اگر مشفق من

گلشن نظم مین چہکے جو ذرا بلبل فکر | طرفہ دکھلائے بہار چمنستان سخن

زیور معنی رنگین سے عروس مضمون | یون سجے دم مین سجی جاتی ہی جسطرح دولھن

روزمرہ وہ کہا مان گئے اہل زبان | اصطلاحات پہ صدقے ہوئے ارباب سخن

نثر انشا جو کوئی کی تو پروئے موتی | زیب ہر کہیے کہ درج در مضمون ہی دہن

طبع دشوار پسند آئے جو دشواری پر | روح طغرا کی بھی سمجھے نہ ذرا مغز سخن

سہل اس رنگ سے لکھا کہ ہوا مشکل تر | چونک اُٹھا بلبل شیراز میان مدفن

مخمس ۷

کہا یہ قلقل مینا نے مجھ سے مستی مین
پیالہ ہاتھ سے رکھ کہ ادب سے عرض حضور

وہ کون یعنی کہ سلطان عالم و عادل
ملک سپاہ فلک قصر روکش فغفور

قوی ضعیف ہوے بسکہ عہد سلطانمین
بنائے باز کے چنگل مین آشیان عصفور

اگر پتنگ کا دھوکے سے ایک پر جلجائے
تو مارے خوف کے محفل سے شمع ہو کافور

کرم سے اپنے جسے چاہین تاج بخش کرین
پڑے جو سایہ بنے صورت ہما عصفور

نگاہ مہر عنایت سے رتبہ افزون ہو
جہانمین ذرہ ہر اک آفتاب ہو مشہور

جو آستین سے باہر ہو دست گوہر بار
وہان غبار یتیمی رخ گہر سے ہو دور

کرم سے شہ کے گدا بھی ہے شاہ کہلاتا
کہ پانون توڑ کے بیٹھا تو ہو گیا تیمور

اٹھا کے ہاتھ دعا مانگ اے قلق دلسے
دکھایا صبح اجابت نے چہرۂ پُرنور

خدا کے فضل سے تا ہے در اجابت باز
دعا قبول کرے جبتلک کہ رب غفور

رہے زمین پہ جب تک کہ آسمان قائم
ہمیشہ ماہ کو تا آفتاب بخشے نور

ہمارا شاہ شہنشاہ ہفت کشور ہو
رکاب چومے سدا روح قیصر و فغفور

در تہنیت عید الضحیٰ

اقدام پہ ملک شاہ کے ہر دم جھکا ہے
گلچین باغ عیش ہمیشہ یہان حضور
دامن کی مراد و دل سے بھرا ہے
ہر دم دعا کے اوج پہ ازدیاد جاہ
[illegible]

[illegible]

عاشق کی طرح سے در قصر حضور پر
بستر بہار عیش و طرب کا لگا رہے
ہر دم دعا ہو عابد شب زندہ دار کا
یارب فلک پہ روز مصلا بچھا رہے
[illegible]

گردش سے چشم مست شہ خوش نگاہ کی	دل دلبرون کا صورت سرمہ پسا رہے
سودا فزون ہو اُلفت مژگان شاہ کا	کھٹکا یہ میرے گلشن دل مین لگا رہے
اہر ظل حق ہما کی سعادت ہو وہ اگر	محتاج کسب سایۂ نعلین کا رہے
حاتم کی روح کی یہ صدا ہو کہ اے کریم	تاحشر اس سخی کا در فیض وا رہے
بادام چشم و سیب زنخدان حضور کا	عاشق کے درد دل کی ہمیشہ دوا رہے
اس نونہال باغ تمنائے خلق کی	ہر دم ریاض دہر مین نشو و نما رہے
یارب نہال عیش شہنشاہ کا مرے	گلزار روزگار مین پھولا پھلا رہے
نیسان کی طرح دامن امید خلق پر	دُربار ابر رحمت جود و سخا رہے
بھرتی ہے میرے آگے ہوا خواہی نکادم	یا مین ہی اس چمن مین رہون یا صبا رہے
بوسہ اگر ملے لب میگون کا آپ کے	بنت عنب کو ہوش نہ باقی ذرا رہے
دریا دلی شہ کا بڑھے روز اوج موج	جوش و خروش قلزم جود و عطا رہے
سونگھے کبھی جو نکہت زلف حضور کو	ہر دم دماغ سنبل گلشن بسا رہے
لین اس گل عذار سے گل دام رنگ روپ	طوطی خط سبز سدا بولتا رہے

[illegible]

مخمس ۹

[illegible]

در مدح یاد بہاری مبارک

[illegible]
گلستان کو باد بہار جب سواری کی چلی
[illegible]
باغ جنت کی یہی کلی
[illegible]
عجب یہ حال باد بہاری کی تھی
[illegible]

در تہنیت عید

خدیو جہان شاہ عالم پناہ
ثریا وقار و فلک بارگاہ
بہار گلستان ہندوستان
جہان پرور و جان ہندوستان
مہ برج شوکت در درج جاہ
گل باغ اقبال خاقان کلاہ
فریدون وقار و سلیمان حشم
ہمایون [illegible] دارا حشم
در بحر بخشش یم و عدل و داد
خدا ترس احسان رسان خوش نہاد
حسین و متین و ذہین و ذکی
خلیق و سخی و غیور و متقی
کہ سلطان عالم ہے جن کا لقب
جو ہے جلوہ [illegible] سے عالی نسب
بھی اس قدر ہے وہ عالی نسب

رکاب سعادت مین کچھ کچھ خواص	چنبیلی ہست چارون غلامان خاص
قلق اور برق و بتول و اسیر	کہ جن کا نہین چار حد مین نظیر
سلیمان سوار ہوا دار تھا	جلو ریز ہر ایک ہوا دار تھا
کہین مجمع خوبرویان شہر	چننده جو تھے سب مین اور جان شہر
تماشائیون کا وہ ہر سو ہجوم	وہ چارون طرف آمد آمد کی دھوم
زہے حسن سلطان عالم پناہ	ٹھہرتی نہ تھی جب پہ ہرگز نگاہ
سمن بو صنوبر قد و گلبدن	وہ زیب بدن سوسنی پیرہن
نیا رنگ پوشاک لائی قلق	بہار گل سوسن آئی قلق
وہ چتون کہ غارتگر جان و دل	وہ آنکھین کہ نرگس بھی جن سے خجل
وہ تیور کہ شیرون کا زہرہ ہو آب	وہ صولت کہ تھرائے افراسیاب
لیے عاشقان قبلہ و کج کلاہ	سنانون سے افزون وہ ترچھی نگاہ
جو کی تیغ ابرو نے سلطان کی دید	حسین ہو گئے کربلا مین شہید
الٰہی سلامت رہین تا ابد	نہ پہونچے قیامت تلک چشم بد

[illegible]

نصف النہار [illegible]
[illegible]
سلیمان [illegible] سلطان [illegible]
حسن [illegible] مرح [illegible]
قلق [illegible]

[illegible]
خدا اس سلطان [illegible] سلامت [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(ردیف الف)

تو وہ خورشید ہی گردون یکتائی و وحدت کا
دو عالم ایک مطلع ہی ترے دیوان قدرت کا

عوض طاعت کے یہ عاصی نہین مشتاق جنت کا
مجھے منظور ہی احسان لینا تیری رحمت کا

ہمیشہ رند مشرب جام ترا بھرتے ہین ساقی
رہے آباد مجمع اس خرابات محبت کا

گرو نگار و زپرسش عرض گستاخانہ آتی تو
گنہگاری کا باعث تھا مجھ سا تیری رحمت کا

تو وہ ہی نخلبند گلشن ایجاد ای صانع
ریاض دہر گلدستہ ہی تیرے باغ صنعت کا

کریگا حشر مین ہم عاصیون کو سرخرو تو ہی
ترے محبوب نے بیڑا اُٹھایا ہی شفاعت کا

ریاض دہر مین سب تیری یکتائی کے شاہد ہین
ہر اک شمشاد پر عالم ہی انگشت شہادت کا

[illegible] میں کام آیا داغ آخر تری الفت کا

ادا اس مہر سے ہم کو [illegible] جرأت کا

[illegible] حسن و ملاحت کا

[illegible] الفت کا

[illegible] و شفاعت کا

[illegible] ہنگامہ قیامت کا

[illegible] زینت اور نگار عالم ہے

تجلّی عارض رنگیں [illegible] بہار آفرینش ہے

کہ وہ ہی نقش اول خامۂ بہزاد قدرت کا

[illegible] قدرت کا

[illegible] زیارت کا

[illegible] دین و ملت کا

[illegible] امام رضا عنت کا

[illegible]

تو اپنے نقد طاعت پر غرور اتنا نکر زاہد

وہ کم مایہ ہو نہیں روز جزا مرغ عمل میرا

اڑا اکرتا ہو جو شرم سیہ کاری سے یہ مجرم

اگر ہو جائے قفس فریقے سے تو توکل کے

نہیں جز انفعال جرم کچھ پایان مال دنیا سے

عرق نے انفعال جرم کے طوفان اُٹھائے ہیں

عجب کیا گر ہو جوش انفعال جرم اسد جبہ

ہری ہو جائیگی کشت امید معصیت ان کا ن

عجب کیا ہو وہ شاداب و سند آب رحمت سے

طمع بھی کیا بری شے ہے کہ مشل ماہ چند ہیں

رہو نگا جلوۂ دیدار سے محو قیامت تک

نہیں ہے قاضی و وزیر اشتاق رشوت کا

بنے گا صید شاہین ترازوے قیامت کا

مرا رخ آشیان ہے طائر رنگ ندامت کا

مزا ہو سو کھے ٹکڑوں میں بھی پید نان نعمت کا

ہمارے بعد وارث پائینگے ترکہ ندامت کا

فلک بھی ایک شیشہ ہے مرے آب خجالت کا

ڈبو دے کشتی تن کو مرے دریا ندامت کا

اگر پڑ جائیگا چھینٹا کوئی باران رحمت کا

جو کشت تجربہ میں تو بوے تخم اشک ندامت کا

گھٹا دیتا ہے عزت کو بڑھانا دست حاجت کا

کیا ماہ تجلّی نے کتان ملبوس طاقت کا

قلق دیو طمع کو اکدن ہم پچھاڑیں گے

ہمیں ہے آزما نازور بازوے قناعت کا

[illegible]

بند ۱۳

ہوا مسجود افلاک آستانہ کسکا جز تیرے
فرشتہ کو نسے در پر ہوا محتاج اجازت کا

نہاں ہو عیب میں اُسکے ہی یہ مرزینت افروزی
ترا سایہ بنا ہی سرمہ چشم حور جنت کا

لیا عہد نجات نار حق نے وقت رحلت بھی
ہوا کوئی نبی ایسا نہ دلسوز اپنی اُمت کا

کروںگا زیر تیری پیروی سے نفس سرکش کو
ہی نقش پائے قدس یکہ بازوئے حمایت کا

کھینگی دیکھکر نقش قدم کو آپکے حورین
ستارا آجکل چمکا ہوا ہی صبح جنت کا

دعائے مغفرت کی اسلیئے تا زیست امروز کو
بہت تھا پاس اُسکو آبروریزی اُمت کا

مین اُسکی خاک پا کو توطیا چشم کرتا ہون
نظر آتا ہی جسدم کوئی زائر تیری تربت کا

عطا کس پیار سے فرمایا مرحوم خطاب اسکو
خدا نے مرتبہ ایسا کیا ہی کسکی اُمت کا

زمین بوسی درگاہ معلیٰ کا شرف دیکھو
فلک کو مرتبہ حاصل ہی کس اوج و رفعت کا

قلق یہ آرزو ہی چشم مشتاق زیارت کو
کہ ہو مرغ نگہ پروانہ اُس کی شمع تربت کا

ہوا آغاز و انجام اسطرح سے نظم خلقت کا
نبی مقطع رسالت کا علی مطلع امامت کا

ہوا بیت الحرم مشرق ترے نور جلاوت کا
تو ہی مصراع اول مطلع صبح امامت کا

[illegible]

عجب کیا ہے مغنی جن میں طرز اعجاز مسیحائی
طریقہ ہو نہ الاہیم میکش کی طریقت کا
سلیمان حلقت سنت عزیز عقد جاری ہے
سبق پہلے دیا تھا ابجد و اب محبت کا
دبستان ازل میں اوستاد عشق نے مجھکو
گلستان ہی خندہ گل ہے صدا کون خلقت کا
بہار باغ عالم بے ثبات ایسی ہی اے بلبل
[illegible] عبرت کا

نگین کی آبرو بس نام کے باعث سے ہوتی ہے
زمین سے تا فلک روشن ہی قدر و منزلت اُسکی
کبھی اعدام سے خورشید کے رعشہ نہیں جاتا

ترا کب فخر امامت سے ہی تو ہی فخر امامت کا
بلا شک شیر اعظم علی رض ہی برج عظمت کا
اثر باقی ہی ابتک شیر حق کے رعب و صولت کا

مقرر میرا شمع بزم دین تشریف لائے گا
قلق مجکو نہیں ہی خوف تاریکی تربت کا

رگ و پے میں بھرا ہی سے شور اُسکی محبت کا
بنا نیسے مرے بگڑا یہ رنگ انکی طبیعت کا
خریداری جنس حسن پر رغبت دلاتا ہی
صدا سے آہ ہی مضطرب غم کی چھیڑ سے پیدا
جو وقت قتل اُسکے لعل شیرین کا پڑا پر تو
ہوا یہ دل نہ جب سیرا تو پھر کیا اور کا ہوگا
زمانے کو تو میرے واسطے ان سب نے چھوڑا ہی
عبث آسودگان خاک کو بدخواب کرتے ہو

نمک پروردہ ہون میں یار کے حسن و ملاحت کا
مجھی سے ہی پریزادونکو دعوے آدمیت کا
بنا ہی شوق دل و لال ہا زار محبت کا
دل ثالان نیا پردہ ہی قانون محبت کا
پلایا آب تیغ یار نے شربت شہادت کا
بھروسہ کیجیو تم بھی نہ ایسے بیمروت کا
نہون کسطرح میں ممنون دروغ و محنت کا
ابھی سے کیون مچا رکھا ہی ہنگامہ قیامت کا

[illegible]

کھلا ہی آبیاری سے کشتِ غم سے سینے مین	مرے گلشن مین لالہ نام ہی داغِ محبت کا
وفورِ ضعف ہی قسمت کی شب کیا چین سے سونا	تنِ لاغر مرا تنکا ہی چشمِ خواب راحت کا
مے ابروکمانکے عشق نے یہ نام رکھوائے	دلِ ناشاد تو دا بن گیا تیرِ ملامت کا
سوائے شورِ قلقل مست کب سنتے ہین واعظ کی	بھرا ہی پنبہ مینا سے پرہ گوشِ غفلت کا
وہ دیوانہ ہون سر پاؤن مین جب بیڑیان ڈالین	تو کوہِ قاف مین گوندا گیا پورا نے منت کا
بتاتے سامری کو سحر برسون نرگسِ جادو	ترے ہونٹھون سے عیسیٰ سیکھ لین پیشہ طبابت کا
غنی ہونے پہ بھی عیبِ طمع جاتا نہین ہرگز	دلِ اہلِ ہوس پیوند ہی دامانِ دولت کا
ہوا ہی رنگ ہنا یادِ رخ مین باعثِ تزیین	لگا ہی خانۂ دل مین مرے آئینہ حیرت کا
دلِ شیدا مین جب اس حور وش کا دھیان آئیگا	ہر اک چاک جگر ہوگا دریچہ قصرِ جنت کا
بجائے فاتحہ ہر دم وہ یہ آکے کہتے ہین	ق ہماری قبر پہ تعویذ ہی سنگِ ملامت کا

قلق ملتا ہی لطفِ حق پرستی بت پرستی مین
نہین عشقِ مجازی کام ہر اک بے حقیقت کا

تھا قصد قتلِ غیر مگر مین طلب ہوا	جلاد مہربان ہوا کیا سبب ہوا

۱۵

خلوت نازِ بتان مین کب گذر ہو آہ کا
تو جو چاہے خاک کردے ساتھ گیتی کھیل ہے
شانِ بے نیازی حاجب بزم مزاجِ حسن ہے
اجتک فیصل ہوا جھگڑا کتان و ماہ کا
کیا دلِ صد چاک کو اس مہ نے آئینہ کیا
جب کیا نعرہ جنون مین نے الا اللہ کا
جاگ اُٹھے خواب عدم سے خفتگان زیرِ خاک
کیا ملا دل توڑ کر اک بندۂ اللہ کا
جور پر اغیار سے کی سخت گوئی [illegible]
عالم لاہوت ہے صحن اُسکی بازی گاہ کا
کون نہ ہو سالک پہونچا وہان فنا فی اللہ ہو

ہے فلک بھی اک کم دعا تری بارگاہ کا
ہر دگر دون زمین سمایا سفر عشق و ذوق
جو بھٹا اربع عناصر سے بنا اس چاہ کا
جب وہ بھاگے پانی کی ہوئے کالا کھون نمایان
بنگیا بیدان عقل صحن سب درگاہ کا
یاد مین اک نورِ آگین سے یہ جلتا ہی جگر

گر ای بتو تمھاری کرامات دیکھ لے		شیخ حرم مرید ہو پیر کنشت کا
خورشید روز حشر بنے صورتِ ہلال		سایہ اگر پڑے دلِ ظلمت سرشت کا
آیا نہ دام مین ترا دیوانہ ای پری		کوئی چلا فریب نہ حورِ بہشت کا
پامال ہوگئے یار کی رفتار ناز سے		مضمون کھلا یہ آج خطِ سرنوشت کا
سنگ الم سے ٹوٹا دل اس بادہ خوار کا		اُٹھا نہ بوجھ اپنے سر خم سے خشت کا
یاد فروغ رخ تری ای غیرت قمر		ہی نور دیدہ دلِ ظلمت سرشت کا
دیکھا وہان بھی تجکو جو پہنے ہوے حریر		زاہد اُتار لونگا مین حلہ بہشت کا
مجھسے سیہ کار کا ہنگام بازپرس	ق	کاغذ کرینگے پیش جو اعمال زشت کا
اتنا کہونگا کاتبِ اعمال سے ضرور		کیجیے مقابلہ تو خطِ سرنوشت کا

شیدا قلق ہین ایک بتِ شمع رو پہ ہم
پروانہ اپنا دل ہی چراغ کنشت کا

بلغ دیوان مین ہی موزون وصف پاک اللہ کا	آشیان ہر دائرہ ہی مرغ بسم اللہ کا
مرتبہ ہو یہ ترے دیوانۂ ذیجاہ کا	کشور وحشت مین ہی ہمراہ ڈنکا آہ کا

۱۶

جب مرا بیٹھا ہو رجان ہو دو [illegible] آہ کا
زینہ جو ہو سن و ما با مراجابت ہو [illegible]
دیکھ سب پابوس نہ ہو [illegible] راہ کا
اہل بت کا فرقہ سودا ہو [illegible]
وال و نبا ملے ری ہی [illegible] ہی دل [illegible] قلق
[illegible]

حلہ بازی [illegible]
شدہ ہین اک [illegible]
[illegible]

شیدا

[illegible]

ہو ثواب اس بتکدہ مین حج بیت اللہ کا	کر طواف اپنے دل مجروح کا تا اگر
آبلون سے ناز اٹھیگا بس نہ خار راہ کا	محو مژگان ہین بہت نا کفر راہی دشت عشق
روز اول سے عدو شعلہ ہی برگ کاہ کا	آتش عشق اس تن لاغر کی دشمن کیون نہو
قلقل مینا ہی نعرہ قم باذن اللہ کا	مردہ دل مخمور کو جانبخش ہی عیسی کیطرح
غل ہوا در پر جو بسم اللہ بسم اللہ کا	اپنے قاتل کی ہین آمد سنکے بسمل ہو گیا
وہ بھی بٹا کاٹ لیتے ہین زر تنخواہ کا	گنتی کے بوسے جو دیکر ہونٹھ کاٹا سمجھے ہم
رعب قاتل سا ہو گا رعب نادر شاہ کا	عرض شوق قتل کی جرات نہین پڑتی مجھے
ہو گیا ٹھنڈا یہ سیپارہ کلام اللہ کا	تخت گرم دل مین پر گر پڑا اشکو نکے ساتھ
فتنۂ محشر لقب ہی قامت کوتاہ کا	انکھیون مین آشوب عالم ہی براز لف سیاہ
روز ہوتا ہی تنزل اک ترقی خواہ کا	کسقدر اندھیر ہی اس ماہ کی سرکار مین

۴

عشق خط مین لاغر ایسا ہون کہ مجکو ہی قلق
کو دسے بھی ہی زیادہ بوجھ برگ کاہ کا

ہی موج بحر رحمت نام اس تیغ حجازی کا	خضر ہی اپنا قاتل بجہ عشق مجازی کا

۱۷

[illegible]

وحشت سے عیب مستی عصیاں ڈھنکے مرے
ہر داغ دل کے جام کا سرپوش ہوگیا

رخصت میں گفتگو جو شب وصل اُسنے کی
شمع سحر کی طرح میں خاموش ہوگیا

جھک کر ملے جو عید کو اُس شاہ ماہ سے
ہالہ ہمارا حلقۂ آغوش ہوگیا

گیسو بکھر ملائے آنکھ کہ کیفِ شراب حسن
ساقی کے جام چشم کا سرپوش ہوگیا

اُلفت میں چشم مست کے خود رفتہ دل ہوا
کم ظرف ایک جام میں بیہوش ہوگیا

زاہد جو داغ بڑھ گئے سودائے زلف کے
کعبہ ہمارے دل کا سیہ پوش ہوگیا

خط شعاع موج خرام آپ کی بنی
خورشید ہر ستارۂ پاپوش ہوگیا

قاتل نے سر اُتار اتقاضے سے ہوکے تنگ
گذرا اُسے گران میں سبکدوش ہوگیا

کی زیب کفش تو جو میں جان اُسمیں آگئی
وہ پاؤں روح قالبِ پاپوش ہوگیا

جوبن نکالا یار نے دل غش ہوا مرا
اُسنے سنبھالا ہوش میں بیہوش ہوگیا

زر میں کے وقت دیکھکے نور عذار صاف
خجلت سے گھر میں آئنہ روپوش ہوگیا

تیغ نگاہ قاتل خود بیں کی مُنہ کے دھاک
آئینہ جوہروں سے زرہ پوش ہوگیا

باندھی ہوا یہ چرب زبانی نے یار کی
شب کو چراغ بزم بھی خاموش ہوگیا

مخمس ۱۰

۱۹

جگہ یہ عشق خال گوشۂ ابروئے بابُی ہی
یہ ثابت ہی مری لیلی کے سیارے بھی مجنون مین
وہ مجنون ہین پس گ آئے وہ تو رشک کے مارے
نہ کر حسن دو ہفتہ پر غرور اے ساقی مہوش

سویدا بنگیا ہی سنگ اسود کعبۂ دلکا
نہین ہی ہالۂ ماہ یہ مین ہی حلقہ سلاسل کا
غبار اُٹھکر بنے پردہ مری محمل کے محمل کا
چھلکتا جاتا ہی اک ہی شب مین ساغر ماہ کامل کا

قلق ہوتی ہی آسانی سے جانبازو نکی حل مشکل
حقیقت مین بہت ہی دم غنیمت تیغ قاتل کا

فسونگر حسن عارض ہی مرے زہرہ شمائل کا
نہین کم ظلم سے لہو لعب بھی بچۂ قاتل کا
اُٹھایا جب دُوئی کا اتحاد عشق نے پردہ
شبیہ اس کشتۂ دیدار کی تو کھینچنا اُسپر
دم قتل اُسکی بے آبی نے میری آبرو رکھلی
نہ کیونکر بازی طفلانہ قاتل یہ دم بھر کے
بڑا چھلکا کمند لعب کا ابکی اُٹھایا ہی

گمان خط زنخدان پر ہی دو دو چاہ بابل کا
ہوا کرتا ہی جیسا اُسکے گھر مین رقص بسمل کا
تو عالم چشم مجنون مین ہوا لیلی کے محمل کا
مصور گر ورق پا آ بیاض چشم بسمل کا
نہ مین شرمندۂ احسان ہوا شمشیر قاتل کا
ہوا ہی یک کھیل اُسکو تماشا رقص بسمل کا
بہت مشکل ہی بچنا اس بلائے بے مرے دلکا

گھل گھل کے شمع بزم جو یون ہو رہی ہی تمام
کی ضعف اربونسے مری نازنین نے جان
اُس سرو رشک گل نے مین منھ اگنی دکھائے
اظہار عشق رنگ رخ زرد نے کیا
ہو گی قضائے عمر کی دوا اپنی زیر تیغ
عرفان دلکی کشمکش اس دام مین رہے
نالان ہی ایک طفل مغنی کے ہاتھ سے
کیا کیا کیے ہین شوخ تلون مزاج خلق
بحر جہا نمین اپنی بقا ہی حباب وار
عیسی و خضر بھرتے ہین دم نیست کا عبث
مخصوص یار غمزہ و عشوہ ہی کچھ نہین
عشق بتان نزع مین توبہ کا دھیان کر
پیدا تو کوئی اپنی حقیقت کے قلق

پرچھاوان پڑگیا ہی کسی دلگداز کا
انداز نے بھی ساتھ دیا اُنکے ناز کا
حائل اگر نہ بیچ مین پردہ ہو ساز کا
بندے پہ اہتمام ہی افشائے راز کا
آیا ہی آج وقت ہماری نماز کا
کوتاہ حوصلہ نہو زلف دراز کا
دامان دل بھی کیا کوئی پردہ ہی ساز کا
نیرنگ دیکھتی ہی مے رنگ ساز کا
ہو نقش آب نام ہمارے جہاز کا
دیکھا ہی نہین ہی منھ تری شمشیر ناز کا
رکھتا ہو اُس سے ناز بھی دعوی نیاز کا
ہنگام اقتضا رہی وقت احتراز کا
دعوے کچھ ایسا سہل ہی عشق مجاز کا

ساقیا تھوڑیسی مے دے ہے نہیں کچھ سوجھتا
رونے سے رونے پہ جیسے بھی میں وہ ہون اسیر
اُس شہ خوبی کے داغ عشق سے خالی ہے کون
حلقۂ گیسو کو اُسکے پھانسنا منظور ہے
دل کیا آباد ہمنے داغہاے عشق سے
بت پرستی چھوڑ کر اب حق پرستی کیجیے
وقت میخواری جو وہ صیاد یاد آیا مجھے

کس طرح بے نشہ کی ہمنے پچھوں خط جام کا
چشم گریان بنگیا ہر ایک حلقہ دام کا
دلمین سکہ جاری ہے اُسکے نام کا
پڑ رہا ہے ڈورا مرغ دل پہ چشم دام کا
گنج ڈالا اس خزانے مین محلے نام کا
ہے کہنا کہا تک نفس نافرجام کا
پڑ گیا پھندا گلے مین موج مے کے دام کا

سوز غم سے اے قلق رونا مجھے یاد آگیا
آ جب ٹپکا کوئی آنسو کباب جام کا

یاد و بار روتے ہمیشہ اُس بت چالاک کا
کیا مہک سے بس گیا سارا مکان ہے گلبدن
سامنا رہتے ہیں جاسے سکشی کے رات دن
عشق میں یکجو ہیں دونوں برابر ہیں مجھے

سرمہ چشم ستم میں ہو یا رب ہماری خاک کا
غنچہ چٹکا یا کھلا بقچہ تری پوشاک کا
سایبان کمر میں ہو بھی وابستہ ناک کا
شام وصلت کی خوشی غم صبح وحشت ناک کا

بحر ۲۱ عمیق

ہون وہ بیکش گر گئی نظر انیسے عشق ہو
سایہ پہنا ہون سایہ دار بست تاک کا

مین وہ بیکش ہون کہ ہی مجکو بھی مین شراب
شیشہ بھی ہی مین نشہ تاک کا ہوتا نہین

ابر سے بڑھ کے پیاسا ہی مین نے شرہ تاک کا
تیرے بن مجکو ہی خنجر سفاک کا

ایکدم اپنا گلوے سایہ آب خنجر بیاد نے صدا
پڑا تھا کیا قطرہ کوچہ میں خاک کا

آہ ہی ہی یہ کب گور غربیان مین خاک کا
بو جو حسرت خاک ہی ہی بہار گلشن مین خاک کا

ہون وہ مست انگور آئی جام بند ہے جاہی
بیر ساقی جو تجھ پہ دار مٹ جو برگ تاک کا

ای اجل پھر جا ابھی امید وصل یار ہی
اور رستہ دیکھ تو نہین گردش افلاک کا

صبر کا ہی مین جان اپنی نظر آتی نہین
آج تو دم ہی چشم حلقہ فتراک کا

پڑ گئے تو ہی تب اس سا کی نخل تاک کا
ہو گیا حسرت ہی پھول عشق کا

سر کی مجکو ہب یا ایک مرحبا

اب مین سمجھا ہے سبب دریا پہ کب جاتے ہو روز	تم بھی چھینٹا کھا گئے شاید کسی پر اک کا

آخرے اُٹھتے ہین کیا کیا ہی قلق حمام مین
یار پر سیل طبیعت دیکھ کر دلاک کا

ہی وہ مسکن آپ کے دیوانہ بیباک کا
اک بگولا ہی فلاک جس دشت وحشتناک کا

مٹ گئے پھر بھی ہی باقی شوق دیدہ دیوار
چشم پر حسرت ہی ہر ذرہ ہماری خاک کا

سچ تو ہی نشہ مین کیا ہی سوجھتی ہی دور کی
نام پر دھوکھا ہو خشت خم افلاک کا

دشت غم مین اٹ رہتا ہو کیون جگر مجھے
کیا مین جو رہا ہون مہد گردش افلاک کا

اوج پر اسدرجہ سیلاب سرشک گرم ہی
برق اک موجہ ہی بحر اشک آتشناک کا

سایہ گلگشت مین بھی ہی ادب مد نظر
پھول آنکھون سے اُٹھا لیتا ہون نخل تاک کا

خال کا بوسہ دیا تو چشم میگون پھیر لی
نشا اترا مرگ کا نشا چڑھ گیا تریاک کا

دیکھکر جانبازون کا مجمع سہتاد نگاہ مین
حسرت دل تک ہی ہر منھ بت سفاک کا

زور دکھلایا اثر جذب دل نخچیر نے
بڑھ گیا حلقہ کمند آسا تری فتراک کا

دیکھنا کیا فیض صحبت ہی لب جانبخش کا
نام ہی جو بت حیات اُس شوخ کی مسواک کا

عشق میں بھی دلال ہی کیا حسن سے بازار کا

[illegible]

یہ تمنا ہی لبِ جانبخش ہو گر کوئی تیر
روکے حبِ بوسے چھانکا ہی پری میں ہنس ٹھا
خو نسے تر ہر دم رہا کرتا ہی او خونریز خلق

لون دہان زخم سے بوسہ لبِ سوفار کا
کیا اثر دیوار مین ہی قہقہہ دیوار کا
زخم دامن دار کیا رومال ہی تلوار کا

رات دن کن گردشون مین اپنی کٹتے ہین فلق
انقلابِ دھر ہی پھر نا نگاہ یار کا

گر پڑی بجلی تو ذکر آیا ترے رخسار کا
بل جو پڑ جائے سراسر نقص ہی تلوار کا
حکم جنت مین تو جانیکا نہین شیطانکو
تیغ عریان پر پڑا جو اُس رُو ہنداکا عکس
ہڈیونسے میری نفرت تھی ہمانے تیغ کو
اسلیے ہر دم عرق افشان جبینِ یار ہی
او شکر لب تیرے عرق آلودہ عارض پر نہین
جو خریداری کو آیا جل گیا ای برقِ حسن

چل گئی تلوار جب چرچا کیا رفتار کا
حُسن ہی توری سے افزون ابروِ خمدار کا
کوے جانا نمین ہی یارب دخل کیسے اغیار کا
موجۂ آب گہر جوہر بنا تلوار کا
استخوان تک پہونچی جب منہ پھر گیا تلوار کا
تا بھڑک جائے نہ شعلہ آتشِ رخسار کا
پی رہا ہو رس شکر خوار اگل رخسار کا
آجکل شہرہ ہی تیری گرمیِ بازار کا

۳۳ [illegible]

اوجب کا فریب نہ ہو [illegible] کا
[illegible]

لاکھ پردون میں عیان ہوتا ہی جلوا اون کا
مہر خورشید چھپانے سے وہ کب چھپتے ہین
[illegible]

شب کو کہتے ہین اُسے ماہ تو دن کو خورشید
اُسکے شرمانیسے ظاہر ہوا عشقِ پنہان
کی ہی جس مُنھ سے صفت اُس سے بُرا کیا کہیے

رو و نیرنگ یہ کھلاتا ہی نقشا اُن کا
اسقدر پردہ کیا کھُل گیا پردا اُن کا
دہن زخم سے کچھ کیجیے شکوا اُن کا

ای قلق گو نہ کہین ملین سمجھتے ہین وہ خوب
میری اُلفت سے ہوا خلق مین شہرا اُن کا

وصل سے افزون مین شیدا ہو گیا
مر گئے تو مٹ گیا وہ شور و شر
رہتی ہی دل مین گرے یادِ بتان
مر گیا سن کر صدا قلقل کی مین
ہون وہ مجرم جب اُٹھائے مین نے ہاتھ
بندہ درگاہ کو کرکے شہید
اہل دنیا بھولے ہین اللہ کو
او شکر لب کیا لگا یا دانت پر

درد دل درمان سے دونا ہو گیا
سو گئے ہم شہر سونا ہو گیا
کعبۂ دل بھی شوالا ہو گیا
ہجر مین شیشہ تنچا ہو گیا
باب توبہ دفعتہً وا ہو گیا
نیچہ قاتل کا دونا ہو گیا
ہر کوئی بندے کا بندا ہو گیا
نیچہ جو مُنھ پہ میٹھا ہو گیا

[illegible]

یک بیک خندۂ افروز سے نکل آئے اشک — وائے تقدیر کہ ہنسنے مین بھی رونا نہ گیا
لن ترانی کا مزا پوچھتا موسیٰ سے کوئی — ارنی کہتے تو کہہ بیٹھے پہ دیکھا نہ گیا

خط تو قاصد کو دیا لکھ کے ولیکن مجھسے
ای قلق گھر کا پتا اُس کے بتایا نہ گیا

تجھسے گلزار جو ای بلبل نالان چھوٹا — اس دل افگار سے بھی کوچۂ جانان چھوٹا
تھا گرفتار وہ ہر روز نگہبانی مین — اک گھڑی ٹلتے ہی سو رنج سے دربان چھوٹا
مژدہ ای دل کہ بس اب اپنی اجل آ پہونچی — حسرت ای جان کہ ہمسے در جانان چھوٹا
حشر کو ہونگا مین ای دست جنون دامنگیر — چاک کرنے مین جو اک تار گریبان چھوٹا
گھر سے نکلو نہ مری جان کہ ہم سنتے ہین — ہوا دو کوڑی کا جب گل سے گلستان چھوٹا
پھر کسی دام مین ہرگز نہ پھنسے گا دل زار — تیرے پھندے سے جو ای زلف پریشان چھوٹا
جیتے جی ساتھ نہ چھوٹا تو پس مرگ ای شوخ — خاک سے بھی نہ ترا گوشۂ دامان چھوٹا
غل مچا آگ لگی آگ لگی آگ لگی — کیا کسی داغ سے پھاہا دل سوزان چھوٹا
غیرت و شرم و حیا ہے چھپی تیرے لیے — تجھسے اک لکا جلانا نہ مری جان چھوٹا

۲۵ مخمس

[illegible]

پروانہ وار پھرتی ہے گرد بزم مین
اگر سین گے چاک گریبان مرا مسیح
نکلا پئے شکار جو وہ شہسوار ناز
لکھے ہین ہمنے وصف خط سبز یار کے
یارو بتو نکی سنگدلی کا ہو نہین شہید
پتھرائین آنکھین اُسکی اگو ہو جوبے مثال
دریا مین چھینٹے جب کہ دو مطرب پسر
پرتو پڑے جو اُس بت قاتل کے چہرے کا

ہوتا نہ عذر شمع کو گر پا سے لنگ کا
دیوانہ ہو نہین حسن بتانِ فرنگ کا
ہر صید شیفتہ ہوا زین خدنگ کا
جو دائرہ ہو نامے مین ساغر ہو بنگ کا
تعویذ چاہیے مری تربت پہ سنگ کا
عارض ترا ہو نور کا آئینہ سنگ کا
جام حباب جام بنا جلترنگ کا
عالم ہو آب تیغ مین بھی آب گنگ کا

۴۰

دیکھا جو ساتھ قافلۂ اشک کے قلق
دھوکا ہوا مجھے دل نالان پہ زنگ کا

زلف و رخ کی عاشقونکو فکر صبح و شام کیا
اپنی مستی مگی ہمکو دوئی سے کام کیا
خود فروشی پہ ہو معروف اب سیر انجام کیا

رند مشرب ہین ہمارا کفر کیا اسلام کا
ہو اتا المحبوب البسہ پہ نامہ و پیغام کا
ہو متاع حسن کا منظور آسیئے نیلام کا

۲۶

برنگ شمع روشن ہو گئی ہر موج مے ساقی
پڑا پرتو جو ساغر میں حنائی رنگ گلگون کا

سے زنگ ہوگیا ہے مشک و نکہت سنبل
کہ ہو نہیں سو گھنے والا شمیم زلف شبگوں کا

لکھی ہے جو غزل وصف دہان یار میں میں نے
بنا ہے آشیان ہر دائرہ عنقائے مضمون کا

وہ دیوانہ ہوں جیسے شیر بچہ کو شیر مادر ہو
نہیں کم دہن مادر سے ہے کوزہ ہامون کا

پہ کی اس طفل لیلی وش نے غم شاید یہ حسرت میں
عوض پتھر کے مارا مجھکو ڈھیلا چشم مجنوں کا

گلستان جلکر پڑھتے ہیں لڑکے ہیں دیوانگو
لکھا ہو وصف جو اک شاخ گل کے رنگ گلگوں کا

چرا کر دلکو دزدیدہ نظر سے ساقی مہوش
کٹورا آپ ہی ٹوٹا ہر بنی چشم میگون کا

تصور جو ترے دانتوں کا آیا ہجر میں تن میں
نظر آیا ہر اک آنسو میں عالم دُرِّ مکنون کا

وہ دیوانہ ہوں یہ جس شجر پر پڑ گیا سایہ
ہوا اُسپر یقین اُس پر بید مجنوں کا

وہ منصف ہوں کبھی افسانہ لیلی جو لکھتا ہوں
قلق خامہ بنا لیتا ہوں شاخ بید مجنوں کا

پڑ گیا پرتو جو شب اُس انجمن افروز کا
شمع پر دھوکا ہوا خورشید عالم سوز کا

جلوۂ رخ دیکھکر اُس مہر عالم سوز کا
ماہتابان پر ہوا عالم چراغ روز کا

غزل ۲۷

[illegible]

غزل ۲۸

روزن قبر سے جھانکے جو وہ عیسیٰ آیا
چوم لین نشہ مین آج اکی نشیلی آنکھین
رخ سے اپنے جو نقاب اسنے اٹھایا تو کیا
وحشت مین رہے قیس سے لاکھون ہمراہ

مرگئے پر بھی ہمین دید کا آزار رہا
ہمین بیہوشی لذت مین بھی ہشیار رہا
پردہ شرم و حیا مانع دیدار رہا
سارے دیوانو نکا مین قافلہ سالار رہا

بے خطا کون دل آزار خفا تھا مجھسے
عمر بھر تو جو **قلق** زیست سے بیزار رہا

جائے خون ہر زخم سے فوارہ چھوٹا نور کا
عکس پڑ جائے اگر اس کے رخِ پرنور کا
کر گیا بیخود نظارہ ایک رشکِ حور کا
ہوش کھو دیتا ہی ہنسنا اس سراپا نور کا
دیکھکر بیہوش ہون جلوہ رخِ پرنور کا
جان دی ہی دیکھکر حسن اک سراپا نور کا
جب چلا دو گام وہ اک حشر برپا ہو گیا

خنجر قاتل نے کیا چاٹا ہی پتھر طور کا
شمع کا شعلہ وہین بجھ جائے شعلہ طور کا
کاجل آنکھو نمین نہ تھا کیا دود چراغ طور کا
ہی چمک دانتو نمین کہ جلوہ ہی برق طور کا
مٹی کے ڈھیلے کے بدلے سونگھین پتھر طور کا
ہو مرا صندوق بھی چوب نہال طور کا
شورش خلخال کو سمجھا مین نعرہ صور کا

۲۹ نظم عشق

ہو گیا شاید گذر اُس شانِ برق طور کا | وادی ایمن مین اُٹھتا ہو بگولہ نور کا

کچھ سیاہی بتلگ آتی ہو بل نے تیرگی | صبح کی آنکھو نمین ہو کاجل شبِ دیجور کا

چاہیے جھک جھک کے ملنا سب سے دیکھو سر کشو | ٹھوکرین کھانا نتیجہ ہو سرِ مغرور کا

جو کہ روشن دل ہین اُنمین عیب بھی ہوتا نہین | دیکھ لو دیکھا ہو کسنے چور شمع طور کا

دامنِ نظارہ خارِ خط سے اُلجھا ہے سنے دو | چاہیے اے رشک مہ وہ چہرہ پُر نور کا

تم ہوے آزردہ بوسے لیکے پچھتاتے ہین ہم | کیا لبِ شیرین کا بوسہ بھی ہو لڈو بور کا

عشق خط نے کردیا ہو ناتوان ایسا مجھے | قدِ خم گشتہ مرا حلقہ ہو چشمِ مور کا

دستِ نازک جھاڑ کی شاخون مین کنگنون مین چھیا ہیان | صاف قدِ یار فرشی جھاڑ ہو بلور کا

نور کے جھڑتے ہین مجھے آگ جب دیتا ہو وہ | کیا تنچے مین بھی ہو قائل کے پتھر طور کا

گرم رفتاری تری اے شعلہ رو ہو شعلہ خیز | نقشِ پا گویا کہ ہو فرشی کنول بلور کا

اور دو دن مئے مشعولی چکھیان کیجیے | ایک دن ہو جاؤگے لقمہ وہان گور کا

سچ مثل ہو روبرو جھوٹے کے سچا رو مرے | بات حق کہنے پہ کیا درجہ ہوا منصور کا

تالہ سنوان کرون بختِ ال عشق کے ساتھ | سقف گردون مین لگا دون جھاڑ مین بلور کا

لکھتا ہی وصف شعلۂ رخسار یار کا
جلے ورق ہو ہاتھ مین پتا چنار کا

بیمار عشق ہون لب و دندان یار کا
نسخے مین میرے چاہیے شربت انار کا

رشتے کی طرح سے در دندان کا تیرے زار
ساکن ہی کوچۂ گہر آبدار کا

آثار عشق خاک سے بھی اپنے ہین عیان
بیوجہ رنگ زرد نہین ہی غبار کا

ہر ذرہ اپنی خاک کا ہی چشم انتظار
یارب ادھر بھی ہو گذر اس شہسوار کا

ہم عاصیونکو بعد فنا بھی یہ خوف ہی
تختہ اُلٹ نہ جائے زمین مزار کا

کلیان تلک نہ نکلی تھین جب سے اسیر ہون
دیکھا مزا نہ کچھ چمن روزگار کا

چشمان یار کرنے لگین ہین دلونکو صید
ان آہوونکو شوق ہوا ہی شکار کا

وہ دل جلے ہین شعلۂ جوالہ بنگیا
اُٹھا جو گرد باد ہمارے غبار کا

یاد مژہ نے باغ دل داغدار مین
کھٹکا لگا دیا خلش نوک خار کا

کشتہ ہون ایک ترک کے تیر نگاہ کا
انداز مرغ دل مین ہی زخمی شکار کا

رخت سفید صوت پہنلے می ہی سُرخ
کیا رنگ پھوٹ نکلا ہی اندام یار کا

پھولونکی جا پیالہ ہو لبریز پھول سے
تنہا ہی میکشو قلق بادہ خوار کا

شہرہ ہو تم نہ خط مشکبار کا
توڑی سے بو ل ہو گئی نافہ تتار کا
نقصان خط سے کچھ نہوا حسن یار کا
اٹکا دیا ہی خار سے دامن بہار کا
پہنچا صبا سے اپنے غبار کو سے یار کا
دیکھو ذرا تو خود ہمارے غبار کا
پر نور ہو گئی ہی دم نظارہ چشم دل
تجلی بھر سواد ہی [illegible]
بھا مین وہ دہان سی زیب ہی [illegible] کا
آیا نظر سواد عدم سے دیار کا
پھر کو عوض گلاب کے می بادہ خوار دیر کا
بعد فنا اٹھا دو تختہ مزار کا
تو خاک ہو گئے ہین پہ ہی حسرت دو روی
ریگ روان ہی نام ہمارے غبار کا
پھر اگر گرد سے دل نالان کو آپ نے
پھول جائیگا بجا تاب ستار کا
دامان عرش تک بھی پہونچا ہی اسکو ننگ

غزل

[illegible]

[illegible]

ہوا کشتہ مین جب وہ مسکرائے دو ہنسی لیکر	بنی موج تبسم تیغا برق لن ترانی کا
رکھا جب تیرے دندان آپنے انگشت یسین کو	ہو شک مجکو سیپارے مین غنچہ کی نشانی کا
صفت لکھنا ہی کشاں قمر کے روبے تابانکی	سیاہی مین ہو ضم وہ دو چراغ آسمانی کا
نہ گویا ہو سکا طوطی خط سبز بھی ابتک	اسی منھ پر ہی دعوا آپکو معجز بیانی کا
جیسے عقد ثریا آسمان پر لوگ کہتے ہین	پُرانا دستہ ہی انکی قبائے آسمانی کا
آتی لکھنؤ مین کوڑیونکے مول ہین گلرو	شُنون شکوہ نہ جنس حسن جو بلکی گرانی کا
وہ ہم صیاد شیشہ مین تفنگ کلک فولادسے	شکار اب کھیلتے ہین وزمرغان معانی کا
عدم رکھتے ہی عشاق کے کٹتے ہین القابل	ترے کوچے مین کیا پھرتا کہو خنجر کے پانی کا
ستارونکا جو شک ہی آپکے ماتھے کی افشان پر	گمان نقطہ ہی وہ دو چراغ آسمانی کا
مرے قاتل کو طفلی مین بھی تھی شوق ستمگاری	معلم سے سبق پڑھتا تھا وہ شمشیر خانی کا
جھکاکر سر جو فکر سخن مین ڈوب جاتا ہون	گریبان تفکر ہی بھنور بحر معانی کا
کیا ہی شہرے کے تیغ نے قتل ایک عالم کو	ہوکھایا آج جوہر آسنے تیغ اصفہانی کا
دم تحریر کلکہائے مضامین خندہ کرتے ہین	صریر کلک کیا نالہ ہی مرغ بوستانی کا

۳۱ مخمس

[illegible]

اگر تو وہ ہو تو میں غنچہ کی سی صورت سے شگفتہ ہو
قلق دلدار نے اک شب نہ پہلو میں سلا رکھا
سایہ آیا مرے ساتھ عمر اور وہ نہ ہمراہ آیا
بندہ اس عالم اسباب میں آزاد آیا
مجھکو لیسا نہ کوئی بت پیدا آیا
عیش باہم اگر آیا تو خدا داد آیا
دور آخر میں نہ جام دیا ساقی
بالسے صدرش کہ اب بھی میں نہ یاد آیا
غنچہ لبوں نے کسکیے وام ہی نے خرام
آن کی سی چال سے گلزار میں صبا و آیا
جلوہ درگاہ میں ہنگامہ ہے دیوانوں کا
پہم کی منت کی اٹھا نے وہ پریزاد آیا
صید خالف وہ ہوں اس صید گہ عالم میں
اپنے سلسلے کو سمجھتا ہوں کہ صیاد آیا
عمر بھر کے جو بیاں شادی کو کیا
ہم کو اسوقت وہ ناشاد بہت یاد آیا
وہ دنیا ہے رہائی کا ہمیں کر دیا

میں دیکھونگا کسیکو مصحف رخ کی قسم کھا کر نہیں مرتا ہے ہرگز جو میں ہیں کڑے جتنے گلوئے دشمنی میں کار روغن کرتی ہے شبنم	نکالا اب منہ سے اوکا فرشتہ کلمہ بدگمانی کا لب خنجر سے کب شکوہ سنا تشنہ دہانی کا ہر اک چھوا لا پنی نظر و میں کنول ہے تیل پانی کا

لگاتا ہوں ریاض نظم میں نخل گل مضمون
قلق میں باغبان ہوں گلشن رنگین بیانی کا

مجھے ناشاد چرخ کینہ پرور نے ستا رکھا لگاوٹ سے طرح کرتی ہے کچھ پھر تیغ قاتل کی غنیمت جانتے تھے دور ہی سے دیکھنا اسکا نہ سمجھیں حسرت دل کی یہی منہ دیکھے کی الفت تمنا دیکھنا جا شب دو لاکھوں میں بکھٹ دوڑے تو وہ گل ہے کہ سنکر تیری آمد عندلیبوں نے اڑا کر لے گیا دل طائر رنگ حنا میرا غرض تھی کب سے میرے خط کو میں کا پائین	اسی غم نے میرے سو در سے مجکو جدا رکھا مگر زخم جگر کو کیا کوئی تسمہ لگا رکھا سو یہ بھی تو نے او چرخ ستمگر نا روا رکھا قبیل آئینہ بس ہمکو صورت آشنا رکھا جو قاتل نے کبھی قبضے پہ ہاتھ اپنا ذرا رکھا چمن میں فرش پا انداز پھولوں کا بچھا رکھا بہشت بتاں میں تجھے پہ اوزو حنا رکھا خدا نے اسلیے تو بہ کا دروازہ کھلا رکھا

دل ہی دم میں وہ لے کے اڑا صبا آیا
سیر غنچہ مجھ سے نہ شگفتہ ہوا جلاد آیا
لب جو آنکھ میں بن کے صورت سے نظر آیا
اب میں آتی ہے جو بھی عاشق کے بیمار آیا
میں ان جب مر کے بھی تماشا ہے خاک آیا
اس چمن فردوس سے بہ کبھی بہ صورت مطلب
عیش دنیا سے اس کے حضرت انسان ایسا وہ آیا
حیف دیکھے نہ ہوں طلب جان سے آیا
بسبب ہجر اور وصال بہ تمنا رہا
ہے سے خوشی جہاں میں بھی بعد موت
یہ ترک بھی بنا ہی مل لے لے آیا
خیر جاں سے ہوا اپنے بہتر ملا
سنی

[illegible]

سرخ رو ہو گئی ثابت قدمی اُس کی قلق
پاؤں تک بہہ کے جو خوں سرِ فرہاد آیا

مہندی مل کر وہ اُٹھا رنگِ ستم ایجاد آیا
خوں بہا ہاتھ میں لیتا ہوا جلاد آیا

دم میں عاشق کے وہ شوخِ ستم ایجاد آیا
دام میں صید گرفتار کے صیاد آیا

باغباں آیا گلستاں میں کہ صیاد آیا
جو کوئی آیا مری جان کو جلاد آیا

وائے قسمت ہوا صدقے میں بھی چھٹنا نہ نصیب
رو رو بازار میں لے کر ہمیں صیاد آیا

ذبح کرتے تو کیا پر مری بے جرمی پہ
آٹھ آٹھ آنسوؤں روتا ہوا جلاد آیا

بعدِ مرگ آئی لبِ گورِ فریدوں سے صدا
چین اب اہنِ ملوک کا ہمیں یاد آیا

گلشنِ دہر میں وہ مرغِ ستمدیدہ ہوں
اُڑ گئی نیند اگر خواب میں صیاد آیا

آگے رکھ دیتے تلوار پہ جانبازوں نے
امتحاناً جو کسی روز وہ جلاد آیا

سختِ جانی کا مری جان جو قاتل نے سنا
دل کڑا کر کے بہت خنجرِ فولاد آیا

ہم گئے جانتے ہیں تم جو خود آرائی ہو
خنجر آیا ہو کہ آئینۂ فولاد آیا

تھا جو قسمت میں لکھا ہو گا ہمیں جنوں
تو لڑکپن میں بھی تعلیم کو جلاد آیا

ردیف ب

[illegible]

ایک عالم مین جھلکے سایہ مجنبر ہونے لگا
دیکھتے کرتے ہین سب عاشق زلف جرم رخ کو
دیکھ کر خم رسل کو میرے رضوان نے کہا
عطر صندل کا جو سونگھا درد سر ہونے لگا
تماشا کی بہار رنگ نازک دماغی ختم ہے
ابتو جو نکلا آپ کا آنکھون پر ہونے لگا
عکس کی مین ایک دو نازنین اٹھا سکتی ہین
ناخن بچہ زخم جگر ہونے لگا
خندۂ دندان نما سے عشق مین اپنا دہان
نونہال تیغ قاتل بار ور ہونے لگا
[illegible]

یہ مرے تجھ عاشق نظر ہونے لگا
قرب مین بیدا طرح سلامت آ ہی لگا
اب وہ دو ہو گئے صحبت نامہ بر ہونے لگا
ابر سے افسون محبت کا ہونے لگا
ایک دن سے جھانکتا مین ہونے لگا

حسد کی جا نہین یہ اپنی اپنی قسمت ہے	کسی پہ لطف کوئی مورد عتاب ہا
شب فراق بس اک پل جھپک گئی جو آنکھ	تمام عمر مجھے انفعال خواب ہا
فراق یار مین سیلاب جوش گریہ سے	بسان مردم آبی میان آب ہا
کسیکی آتش فرقت مین یہ بھی جلتا ہے	کبھی نہ تانے پہ آرام سے کباب ہا
ریاض دہر مین وہ خفتہ بخت ہین کہ سدا	ہمارے باغ کا سبزہ بھی مست خواب ہا
سمجھ کے وادی الفت مین رکھ قدم اے دل	یہ راہ وہ ہے جہان خضر بھی خراب ہا
لگا یا ساغر مے بھی نہ منھ سے اے ساقی	امیدوار شرف کا یہ آفتاب ہا

نجف کو اُڑ کے چلا اے قلق غبار اپنا
یہ خاک اُڑنے پہ بھی عشق بوتراب ہا

صلح ٹھہری فیصلہ با کید گر ہونے لگا	غل ادھر ہوتے لگا شکوہ اُدھر ہونے لگا
دم کی آمد شد نے قوت تیغ یہ دکھلا دیا	طائر جان پر گمان نامہ بر ہونے لگا
دست وحشت سے ہمارا ٹکڑے ہر تار جیب	صوف مرہم بہر ناسور جگر ہونے لگا
مین فقیر دشت پیما بادشاہ وقت ہون	مجھ سے سر کو جب تری جنبش جنون ہونے لگا

مخمس ۳۶۳

[illegible]

[illegible]

ای قلق مین ہون وہ نازک دل کہ نور ماہ سے
جب کتان پرنے اُڑا ٹکڑے جگر ہونے لگا

قسمت سے مل گیا مجھے ساغر شراب کا
اُس مست کے ہاتھ مین نہین ساغر شراب کا

ہر سال قبر پیر مغان پر چڑھاتے ہین
انصاف پر چھے آپس ترون تو باغبان

رووایے وصل کہ نہین سکتے ہین شرم سے
صورت گرو جو کھینچو مجھے ہیر کی شبیہ

سیخ مژہ پہ دیکھے لختت جگر مرا
مجھ رند بادہ خوار پہ سایہ پڑا ہی

دامن جنون سے اس صحرا ہی چاک چاک
بیجا نہین ہی گریہ شبنم دم سحر

پیر مغان کے عرس مین یون آئین اہل زہد

چھپنا ہی نجم بخت نے برج آفتاب کا
مہتاب سے مقابلہ ہی آفتاب کا

شیشہ شراب ناب کا دونا کباب کا
وے قبر عندلیب مین تختہ گلاب کا

عالم ہی نیا خواب مین لوگو کے خواب کا
تصویر پر لگاؤ روغن شباب کا

کیا کیا جلا بھُنا ہی کلیجا کباب کا
صدقے مین میرے پیجو پیالا شراب کا

دھوکا عبث ہی خضر کو موج شراب کا
لبریز ہو چکا ہی پیالا گلاب کا

گاگر کے بدلے سر پہ سبو ہو شراب کا

غزل ۳۵

گلچین نہال آرزوے عندلیب ہین
دست نگاہ شوق کو پاس ادب رہا
چلتی ہی تیر مقتل عشاق مین بہت

بیہودہ تجکو چاہیے دینا گلاب کا
پردہ کیا نہ فاش تمھارے نقاب کا
دم خرچ ہو چلے یار کی تیغ خوش آب کا

اب ہی قلق وہ جوش وہ بدمستیان کہان
پیری اُتار دیتی ہے نشہ شباب کا

گلو پر صاف ہو کا ہو گیا انگیں کٹورے کا
برابر ایک مصرع نظر آتے ہین ابرو کے
بہت غم کھاتے کھاتے اک نہ اک دن جان جائیگی
ہوا ہے ہمکو اک مطرب پسر کی نوک کا سودا
خفا ہو گالیان دو چاہو آنے دو نہ آنے دو
اگر تم بوسہ سیب ذقن سے ہو گئے قاتل
کوئی شیداے عارض ہے کوئی زلفون کا دیوانہ
کہین اچھی اگر صورت دیکھ لون دیدہ نظر و فسے

رگ گل مین جو عالم تمھاری انگیا کی ڈوریکا
تو اوروں کیسے پایا ہے اک ہی مضمون چوریکا
ضرر رکھتا ہے اے دلبر تجھے سیر خوری کا
ہمارا شور وحشت بھی اک ٹپا ہے شوریکا
یہین دیتے ہو توہ سوتے ہین مجھے لپکا ہے چوریکا
لگی پر … کے چاقو میوہ خوریکا
کسی کو عشق کالی کا کوئی عاشق ہے گوریکا
مری آنکھوں کو چوروں کی طرح لپکا ہے چوریکا

نہ بیہوش اپنے ماتم میں وہ شوخِ سیمتن ہوگا
منجم کہتے ہیں اس چاند میں سورج گہن ہوگا

پئے صید افگنی عازم جو وہ ناوک فگن ہوگا
تو آہوے سپہر و مہ کا بھی نشانہ ہرن ہوگا

اگر وہ شعلہ رو رونق فزائے انجمن ہوگا
ترا پروانہ پھر کوئی نہ اے شمع لگن ہوگا

لبوں پر دم ہے مشتاقوں نے کیا تو منہ چھپاتا ہے
نہ اک بوسہ سے بوسیدہ ترا سیب ذقن ہوگا

نکل جاؤنگا گر سودائے گیسو میں سوے صحرا
تو ہر اک جادۂ رہ مثل افعی راہزن ہوگا

تری الفت میں ہم نے کیسے کیسے کوہِ غم کاٹے
کوئی شیریں نہ تجھسی اور نہ ہمسا کوہکن ہوگا

وہ لاغر عشق میں ہیں امتحان جینا گر لیجے
کہ مور ناتواں پر چھپ کے میرا پیرہن ہوگا

ثبات اپنا ہو تو ہنسیے کسیکی بے ثباتی پر
چمن میں گریۂ شبنم پہ گل کیا خندہ زن ہوگا

پڑیگا عکسِ نورِ رخ جو تیرا اسکے بازو پر
ہر رنگِ سبعۂ سیارہ تابان نورتن ہوگا

نسیم آسا ہوا سے ابنِ شمشیرِ قاتل ہر
شگفتہ صورتِ گل اپنا ہر زخم بدن ہوگا

بہارِ حسن چھا جائیگی نظارے سے عاشق کے
سوادِ چشم سنبل خال رخسار چمن ہوگا

ہے یوسف کی نظر سے جب بعد قتل دیکھے گا
تو اپنا دامن نظارہ قاتل کا کفن ہوگا

ہے گلگشت جائیگا اگر وہ غیرتِ گلشن
غبارِ راہ رنگین غازۂ روئے چمن ہوگا

آرزو ہو گی نہ دنیا میں کبھی پوری کبھی
ابر سا پن سے کہ نالوں کا اثر کیا ہوگا
دشمنی کی بھی امید نہ رکھ دوست سے تو
برق انداز ہیں بھلا ابر بہار ... کیا ہوگا
[illegible]
[illegible]
دل نہیں ہم کو عشق میں ... کیا ہوگا
موز شرمندۂ احسان ... کب ہوگا
دل فرقت زدہ ٹکڑوں سے بہلتا ہی کوئی ہوگا
غم غلط اشکوں سے کر دیدۂ تر کیا ہوگا
سبز بھی کوئی نہ تھا باغ میں کچھ تجھ سے صفت
بعد غربت ... صاحب زر کیا ہوگا
جب چلی تیغ خزاں باغ میں سرسبزی نہیں
گل کا داغ ... اس سیر کیا ہوگا
ایک دیتا ہے تو دس عیب ... ہوگا
اہل جنت کا ... کب ہوگا
وہ ہیں گور کو ... دیتا ہے جہنم الغرض

کفر و اسلام کے جھگڑوں سے چھڑایا صد شکر
قید مذہب سے جنون نے مجھے آزاد کیا

محفل غیر میں بلوا کے جلایا ہم کو
تم نے خلوت میں کسی دن نہ ہمیں یاد کیا

جس میں مضمون ہو تم تمہاری خوش چشمی کا
تو اسی شعر پہ استاد نے بھی صاد کیا

کوہ غم ہم نے بھی او غیرت شیریں کاٹا
جوش الفت میں تجھے پیشۂ فرہاد کیا

ایک دن بھی نہ ہمارا کوئی کہنا مانا
ہم بجا لائے جو کچھ آپ نے ارشاد کیا

تیرے دیوانوں کا کس دشت میں مسکن نہ ہوا
کونسا ہے وہ خرابہ جو نہ آباد کیا

حسرت قتل ہی نے جان دی اپنی صد شکر
موت نے ہم کو نہ شرمندۂ جلاد کیا

دیکھو اس عشق فسوں ساز کے نیرنگ آخر
جان لی قیس کی کٹے سر فرہاد کیا

لاکھ چاہا مگر اک شوخ ہمارا نہ ہوا
کیا جوانی کو قلق مفت میں برباد کیا

ردیف ی

ہجر میں رونے سے جو دیدۂ تر کیا ہوگا
ایسے چھینٹوں سے فرو سوز جگر کیا ہوگا

یار اغیار جو وہاں ہو کے گذر کیا ہوگا
ولے اس خانہ برانداز کے گھر کیا ہوگا

خرمن ہستی عاشق کو نہ کر خاک سیاہ
اس میں حاصل تجھے اے برق نظر کیا ہوگا

[illegible]

۳۹

بڑھکے دانتوں نے ترے ہر گلِ تر کیا ہوگا	موتیا باغ میں ہمرنگ گہر کیا ہوگا
مُہرِ عرفان سے نہ لبریز ہو ممکن ہی نہیں	کفِ نرگس میں تہی ساغر زر کیا ہوگا
صورتِ افعی گنجینہ نہ بن حافظ مال	اپنے ہی کام نہ آیا تو وہ زر کیا ہوگا
مست ہے اُلفتِ ساقی میں جو دل خوف نہیں	کشتیِ مے کو یمِ غم سے خطر کیا ہوگا
حاصلِ زیست یہی ہے کہ تری اُلفت ہو	دلِ بے حسرت و بے داغ جگر کیا ہوگا
اُلفتِ رنگ طلائی نے کیا مستغنی	محوِ دیدارِ ترا طامعِ زر کیا ہوگا
آ نہ وہ ہوگا تری تیغ نگہ سے دلِ صاف	قائلِ معجزۂ شقِ قمر کیا ہوگا
پیرو نفس نہ ہو تو ہو اگر سالکِ شوق	راہزن خضرِ رہِ دشت سفر کیا ہوگا
عاشقانہ جو ہوں اشعار تو دل پر لگے چوٹ	درد نالوں میں نہ ہوگا تو اثر کیا ہوگا
افعیِ زلف کا ہوگا دلِ پرداغ میں دھیان	بے نگہبان درِ گنجینۂ زر کیا ہوگا
تیغِ غم نشۂ صہبا سے کوئی رکتی ہے	ساغرِ بادۂ گلرنگ سپر کیا ہوگا
یہ وہ آہیں ہیں جگر دونوں کے لگے آگے	نالۂ بلبلِ شیدا میں اثر کیا ہوگا
اور اک وزد کفن کا لیا کھٹکا ہمراہ	منزلِ گور میں بے خطر سفر کیا ہوگا

[illegible]

عمر بطرز شست بلا میں افعی و خمی کی طرح صدمۂ باد خزان غم سے دل لالان ہا جب سنا یاد درد عشق دختر نے ساقیا	گیسوئے خمدار کے سودے میں سر پٹکا کیا یہ وہ غنچہ ہی لبے موسم سدا چٹکا کیا لیپ لپیر بادہ گلگوں کی چھینٹ کا کیا

شاہ اختر کا یہ مصرع نقش ہو دل پر قلق
ناک کا نتھا ہماری آنکھ میں کھٹکا کیا

صاف لکھ بھیجا جواب اُسنے مری تحریر کا ای منجم وصل ہوگا کسدن اُس مہ پارہ سے جسکو دیکھو دریکف گلزار مین آتا ہی وہ کٹ گئی عمر اُس پری کی عشق ابرو مین تمام زیب ہی کہیے وہم رنگین کلام یار اگر ای نو نے مجھ وحشی لاغر کے یہ گھستی نہین بے لیاقت مدعی پہونچا سکیگا کب حضور ہیری سوائی اگر سبدن محشر مین ہوئی	تو لفافہ کھل گیا سارا خط تقدیر کا آئیگا روز شرف کب کب تقدیر کا آنکھ کے ہاتھ آیا ہی کیا نسخہ کوئی اکسیر کا نحج عقرب مین ہی کیا کو کب ہی تقدیر کا آشیان کنج دہن ہی طائر تقدیر کا مور چہ کھاتا ہی خرمن دانۂ زنجیر کا کارگر کیا نیش ہوگا عقرب تصویر کا فائدہ کیا اسمین ہوگا کاتب تقدیر کا

[illegible]

مخمس بہم

[illegible]

[illegible]

کسکو الفت ناوک مژگان جانا ہی نہین
کونسا دل ہی نشانہ جو نہین اس تیر کا

اُسکے قابو مین دلِ عالم ہی مین حیران ہون
یہ خطِ عارض بھی ہی کوئی اعمل تسخیر کا

خانۂ دل تیری صنعت ہی نکر اسکو خراب
نام ہی تعمیر سے ہر صاحبِ تعمیر کا

کشتہ اُس رنگ طلائی کا ہون جانکر
کام لیتے ہین ہماری خاک سے اکسیر کا

اہلِ محفل کی زبانگیری کا ہی انجام بد
دیکھو دنیا ہی مین مُنھ کالا ہوا گلگیر کا

ای قلق کس طرح راہ عقدۂ اُلفت ہی سخت
پاؤن یان بجتے نہ دیکھا ناخنِ تدبیر کا

لکھا مضمون جو اس شک چمن کے روشن کا
دل صفحچاک فقط ہی خطِ رخسار روشن کا
سوئیے گلا کون اُسکے تیغِ تیز پر رکھتا
وہ نازک دل ہون رنج غیر ہی سوہان جان مجکو
گلے مین دیکھکر طوقِ طلائی شاہ معمر مجکو
گھٹا بچھائی نہین ہر وی وہی داغ ہی پر گل

ہو دلوان ہیچ اپنے ثنا کے بیاض صبحِ گلشن کا
گنا کمو کئے دیکھا ہی نگہبان کے خرمن کا
حقیقت مین محبت ہی گھونٹ کڑوا آبِ آہن کا
کبھی دل لین نہ توڑو دوست قیمت کیا اپنے دشمن کا
کہ ماہ نو ہی پروانہ تمھاری شمع گردن کا
اُڑا ہی رنگ مستی سے تمھارے دوے سوسن کا

[illegible]

دہر مین روز سیہ سے بھی کہین بڑھ کر ہی
شام ہجر نہین میری شب تنہائی کا
نسخہ بیمار محبت کا لکھا خوب علاج
نبی مسیحا نظمین دعویٰ ہی مسیحائی کا
کبھی مستی مین بھی ساقی نہ لگے پینے
رنگ بدلا نہ کبھی اس گنبد مینائی کا
جو جھلک دیکھی تھی موسیٰ نے وہ اُسی معدن نور
اک نمونہ تھا ترے جلوۂ رعنائی کا
پیچ یوسف کے نظارے کو بھی وہ منصف ہون
چشم یعقوب سے سائل ہوئین بینائی کا
نام موزون آج نہین جامہ دروں مین بھی کا
بادیہ [illegible] ہو نہین دامن رسوائی کا
منزل شوق مین کیا عشق نے [illegible] کا
قافلہ پوچھ لیا صبر و شکیبائی کا
اک [illegible] ہو دیدار پیمبر سے ہون لے کا
داغ پیشانی ہو [illegible] جبین ساقی کا
عاقبت بادہ کشی کا مرسا [illegible] بھی

مخمس ۴۲

گٹ گیا دلمین خجالت سے ترا دیکھکے قد	سرو گلشن کو بڑا ناز تھا رعنائی کا
دھوم سنکر تری خوش چشمی کی ای شوخ چمن	چشم نرگس کو بھی ارمان ہی بینائی کا
چشم مسکین نے جو اُس نرگس کی لڑی آنکھ	ہو گیا تشنا ہرن آہوی صحرائی کا
غم عاشق مین کیا ترک نکھرنا اُسنے	گُل چراغ آج ہوا لالۂ خود آرائی کا
جبسے مسّی نور کے بچے نے مجھے جھانکا ہی	چشم روزن نہین گمان ہوتا ہی بینائی کا
سب گھمنڈ ٹوٹ گیا رقیبونکے مٹا دیتا مین	پاس ہوتا نہ اگر یار کی رسوائی کا
موجودی غیر کو ساقی نے کرامت دیکھو	شیشہ کو مرض ہو گیا ابکائی کا

ظلم خوبان جہان مر سے قلق اُٹھ نہ سکا
نام بدنام کیا صبر و شکیبائی کا

شہرہ بیوجہ نہین زینت و زیبائی کا	قطع جامہ ہی مرے یار پہ رعنائی کا
سیر دیکھو لب جانبخش صنم کے ہوتے	خضر خط کو بھی دعویٰ ہی مسیحائی کا
طول ساطول ہی مرتا ہون نہ ہوتی ہی سحر	روز محشر ہی لقب اُس شب تنہائی کا
مجھسے اُن آنکھونکو وحشت ہی مگر مجھکو ہی عشق	کھیلا کرتا ہون شکار آہوی صحرائی کا

[illegible]

۴۴

بیتابی الفت نے کیا ہو سبک ایسا	خاطر پہ گران بار کی نظروں میں ہوں ہلکا
وہ سوختہ جان ہون جو اٹھے دودِ دل بنا	دنکو صفتِ شام ہو نظروں مین دھوندھلکا
چھلنی کیا اس نالے نے پتھر کا کلیجا	پوچھو جگرِ کوہ سے توڑا اپنی رفل کا
جوبن پہ شب ہی ہوا جلتی ہو ٹھنڈی	ساقی کوئی ساغر مے گلرنگ کا چھلکا
لکھی ہو زیبس کا وش خالِ لبِ شیرین	خامہ بھی مرا نیش ہی زنبور عسل کا
اب یہ دنی ہو کشتہ دیدار کی حالت	آنکھوں مین دم اٹکا ہی بھروسا نہین پلکا
پیغام زبانی بھی کوئی کہنے نہ پایا	خط پڑھتے ہی لکھوا لیا قاصد سے مچلکا
کس چین کی نیند آتی ہو کیا امن ہی راحت	پوچھون جو معبر ہو کوئی خواب اجل کا

ہر وقت محبت مین مرے در پئے جان ہی
پہلو مین قلق دل نہین دشمن ہی بغل کا

دل خستہ ہو تو لطف اٹھے کچھ اپنی غزل کا	مطلب کوئی کیا سمجھیگا مستوں کی غزل کا
عالم ہو ای خرمنِ جان برق اجل کا	جب بیٹھے کا ہوا باڈ دیٹے سے وہ جھلکا
اب یہ خط جام بھی دشوار ہی ساقی	قاضی نے لیا دخترِ رز کا بھی مچلکا

تشنہ کیا جامین نہ کیا کرتا مری مٹی خراب
گر زمین اُڑتی فلک سے پھر تربت مانگتا

باغ عالم مین ہے اک گل کے اگر ہوتی بیان
پھر کسی بو باس اور تیری سی نکہت مانگتا

ماہ کنعانکو وہ بیچانے زمین دیتے بیدریغ
اپنے یوسف کی زلیخا سے جو قیمت مانگتا

غیر کا احسان ہے چرخ ہر ہوتی گوارا اگر
شیر دایہ سے نہ مین بعد ولادت مانگتا

پیر میکش کی جو ہو جاتی کرامت آشکار
ساقیا دست سبو غوطے سے بیعت مانگتا

سو کہے ٹکڑونکی قناعت کا مزا ملتا اگر
پھر نہ بھولے سے بھی منعم نان نعمت مانگتا

نقد ہوش دو جہان دیتا مین میخوار ہون
ایک ساغر کی مرا ساقی جو قیمت مانگتا

صاحب بذل و علم کو بھی دیکھا چین سے
کیا مین اس غمخانہ مین اسباب راحت مانگتا

موسم گل مین نہ تکلیف وضو دیتا واعظا
توبہ جو توڑ نیکی پیر سے اجازت مانگتا

وہ چراغ رہ نہین جو خوف باد دہر سے
سایۂ دامن احبا کی حمایت مانگتا

شیطنت کرتا ہو یہ ممکن اگر ہوتا تو مین
پھر غیر و سیہ بھی طوق لعنت مانگتا

تشنۂ دیدار بعد رہون کیا عجب جو وقت نزع
شربت دیدار ہی مین جائے شربت مانگتا

شوق ولا دعوے مین گنہگار دیتا دو گواہ
خونکی میرے اگر حاکم شہادت مانگتا

[illegible]

دل اپنا کوئے زلف صنم میں اٹک گیا
لو اور سنئیے خضر بھی رستہ بھٹک گیا

نظروں میں میری تیر نگہ وہ کھٹک گیا
سینہ جو توڑ کر جگر و دل تلک گیا

تڑپایا اس قدر ہمیں تیغ فراق نے
بستر جگہ جگہ سے ہمارا مسک گیا

جلوے سے نور عارض روشن کے اے قمر
زخمی تمہاری تیغ نگہ کا چمک گیا

تشبیہ دی جو ہم نے پرچم سے یار کے
طالع کا ماہ نو کے ستارہ چمک گیا

قاصد سے لیکے خط اسے شوخی تو دیکھنا
مضمون اضطراب کو پڑھکر بھڑک گیا

آ دام میں تمہارے مرا دل نہ آئیگا
اے جان یہ غزال رمیدہ بھڑک گیا

بڑھ بڑھ کے بولتا تھا میں رحمت کے نام پر
اعمال نامہ دیکھ کے [illegible] سرک گیا

گرمی آتش رخ دلدار دیکھنا
مثل سپند خال کا دانہ چٹک گیا

بجھ روسیہ کی دیکھیں یہ تاریکی عمل
جگنو سا آفتاب قیامت چمک گیا

میں نے خدا ہی نام پہ ڈھونڈھے جو [illegible]
تاثیر دیکھو جام سے از خود چھلک گیا

وحشت میں جب غبار رخ یار آگیا
کانٹا سا میرے پاؤں جگر میں کھٹک گیا

وادی عشق میں مجھے یوسف جمال کے
میں کیا تمام قافلہ رستہ بھٹک گیا

[illegible]

مخمس ۲۶

غیر ونکو ساتھ لا کے کیا خوب ہمکو شاد	کیون جی یہی علاج دل ناصبور تھا
پوچھو نہ آفرینش احمد کا تم سبب	منظور اپنی ذات کا اُسکو ظہور تھا
شب بھر دکھا کے راہ نہ آئے جو صبح تک	وہ ایسا کونسا تحسین کا ضرور تھا
اُٹھتے ہی اُسکے عارض پُرنور سے نقاب	کافور شمع بزم کے چہرے کا نور تھا

کچھ آج عاشقی کا نہین شوق اے قلق
مدت سے اس شراب کا دل کو سرور تھا

ہر دل عزیز میرا بت رشک حور تھا	یعقوب کیا وہ دیدۂ یوسف کا نور تھا
مین کیا کہون جو وہ صنم رشک حور تھا	آرام جان سرور دل آنکھونکا نور تھا
وہ کیا ہوا جو آپکے چہرے پہ نور تھا	اس حسن چند روزہ پر اتنا غرور تھا
بیدرد تجھسا کوئی نہ اے رشک حور تھا	جو دل تھا تیرے عہد مین وہ ناصبور تھا
کیا کیا لیے ہین جذب محبت سے ہمنے کام	جبتک جہان ہے بس مین دل ناصبور تھا
پیدا کیا تھا ہمنے تقرب جو یار سے	مشہور اس دیار مین کیا دور دور تھا
بیداد نے تری اسے سب کچھ دکھا دیا	آگے ستمگری کا فلک کو شعور تھا

[illegible]

ارادہ ہو جو تن کا لینگے بوسہ اس سہی قد کے	مزا چکھینگے ہم بھی ایکدن سیب زنخداں کا
مری مٹی میں بھی خاصیت اکسیر پیدا ہو	کہ میں کشتہ ہوں اک پارۂ الماس دنداں کا
پہونچتا ہو کب اپنا ہاتھ اس گل کے گریباں تک	ہوا ہو جسکی خاطر چاک دامن جیب و داماں کا
کیا ہو قتل مجکو یار کے دست حنائی نے	جریدہ چاہیے تربت میں میری شاخ مرجاں کا
بیاباں جنوں میں کیوں نہ رکھوں میں عزیز انکو	گماں خار مغیلاں پر ہے تیرے موے مژگاں کا
وہ ترک جنگجو مجھسے اگر آنکھیں لڑائیگا	کھنچے گی تیغ ابرو کی چلیگا تیر مژگاں کا
گل داغ جنوں کثرت سے سینے پر شگفتہ ہیں	مرا چاک گریباں بھی ہے دروازہ گلستاں کا
گئے بھٹکانیکو راہ طلب میں خضر اکثر	بنا مانند چشم غول ہر ذرہ بیاباں کا

عنایت گرد صحرا کا قلق ہمکو کیا خلعت
جنوں نے رکھ لیا پردہ ہمارے جسم عریاں کا

اگر کرتا وہ نظارہ لب جانبخش جاناں کا	سکندر ایک دن خواہاں نہ ہوتا آب حیواں کا
رقم کرتا ہوں کچھ وصف ابرو دندان جاناں کا	دکھاتا ہوں میں جوہر اپنے کلک گوہر افشاں کا
جو انکا سینۂ پرنور دیکھا تو میں سمجھا	ہوا خورشید طالع مشرق چاک گریباں کا

[illegible]

وہ سخت جاں ہوں جو کرتا مجھے وہ قاتل قتل
تو تیغ کا بھی مرے ساتھ دم نکل جاتا

یہی چلن تھا جو بازار عشقبازی میں
ہمارا سکۂ داغ جنوں بھی چل جاتا

بھلا ہوا نہ سنی ہمنے بدزبانی یار
ہمارے منہ سے بھی اُسوقت کچھ نکل جاتا

اثر اگر کشش شوق قتل دکھلاتی
تو پیچ کمر یار کا اُگل جاتا

صفا پر اُسکی مہ و مہر گر نظر کرتے
تمھارے چہرے پہ پائے نگہ پھسل جاتا

جو پاؤں توڑ کے اک جا نہ بیٹھ رہتا میں
تو کوئی چور رقیبوں کا مجھسے چل جاتا

شراب خانے میں ہوتا گذر جو واعظ کا
جمال دختر رز دیکھکر پھسل جاتا

تمھیں بتاؤں میں ناصح کی کسطرح سُنتا
سنبھالنے سے دل غمزدہ سنبھل جاتا

نہ سہنے پڑتے اگر روز صدمۂ شب غم
تو اتنا جلد میں کیوں شمع کی طرح ڈھل جاتا

فروغ دیکھ کے اُس شمع بزم کا شعلہ
تڑپ کے پردۂ فانوس سے نکل جاتا

مرے چلن پہ نہ کرتا نظر اگر وہ کریم
کھروں کیساتھ یہ کھوٹا درم بھی چل جاتا

ہمارے روز سیہ دیکھتی تو ہیبت سے
شب فراق کا بھی رنگ رخ بدل جاتا

قلق رہا ہے مجھے پاس وضع عشق میں بھی
مزاج یار نہ تھا میں کہ جو بدل جاتا

فروغ دود ہان ہاشمی آگے نہ ایسا تھا
کیا ہے نام روشن آپ نے اپنے اب و جد کا

لگا جاؤن تیرے دیوانگان عشق گیسو مین
ملے آزادنامہ جب کسی روح مقید کا

قلق کوئی نہیں اب دل مین و ارمان بجز اسکے
خدا دکھلائے جلدی مرقد انور محمدؐ کا

ہم بغل جس وقت ہمسے وہ گل تر ہو گیا
پیرہن کیا جامۂ تن تک معطر ہو گیا

جب مقابل یار کے دانتوں کے گوہر ہو گیا
آب خجلت سے تمام اسکا بدن تر ہو گیا

جسکو وصل اُس آئینہ رو کا میسر ہو گیا
بخت اُسکا غیرت بخت سکندر ہو گیا

اُسنے دکھلایا اثر اپنے طلائی رنگ کا
نقرئی پہنا تو سب سونے کا زیور ہو گیا

پرتو رخسار سے اک آسمان حسن کے
ذرہ ذرہ رشک خورشید محشر ہو گیا

چاہتا ہے سکا مین کلمہ جھوٹ آیا ہے آئے
نامے کے لانے سے کیا قاصد پیمبر ہو گیا

اسقدر کی رخنہ اندازی خدنگ آہ نے
رفتہ رفتہ یار کی دیوار مین در ہو گیا

لاکھ دربار تو بھرکا مین اندازا تو گیا
دل میں اپنے خانمان برباد کے گھر ہو گیا

ہمنے لکھا تھا جو خط مین اپنی بربادی کا حال
راستہ ہی مین تباہ اپنا کبوتر ہو گیا

صفحہ ۴۹

۵۰

تیغ ابرو کے لگاتے جگر و دل پہ یہ وار
سخت جانی نے شہادت ہی سکھا محرم
بدگمان اتنا ہو غیر وہ کیے بھڑ کلنے سے
وحشت عشق نے تار زیست نباہی مجھے
یاد ہین تیج تری رخ لف کو کیا کیا ای جان

میرے قاتل نے ذرا مجکو سنبھلنے نہ دیا
حلق پر خنجر سفاک کو چلنے نہ دیا
یار نے عطر بھی پوشاک مین ملنے نہ دیا
پانون باہر مرا زندان سے نکلنے نہ دیا
دام مین لا کے محبت کے نکلنے نہ دیا

پاس مہمان اسے کہتے ہین کہ تا زیست قلق
خار غم آبلۂ دل سے نکلنے نہ دیا ↓

جو ساقیا تونے پی کے ہاتھ دیا ہی جام شراب آدھا
وہ پرگنہ ہون کہ رہ گئے سب ایسے ہی ڈگمگیا وہ سیار
کہا تھگئی اب وہ لن ترانی نہ تاب جلوے کی لا کا عاشق
جو اے کاملِ جو چاہتا ہی تو فیج کرڈال جلد قاتل
دماغ دیکھو مرے صنم کا گلا جو کرتا ہوں میں ستم کا
سفید و سرخ ایسی ہے وہ رنگت کہ جب بنا ہوگا مجکا تیلا

تو اپنے ہاتھو نے کا ٹکڑے ہمارے منہ مین کبا آدھا
ہنو محشر کے محکمے مین ہوا تھا میرا حساب آدھا
منہو ٹر کھولا تھا پھر مرا اسنے بند نقاب آدھا
بچھونا مجکو نسیم لسبیل کہ پائیگا تو ثواب آدھا
تو دیتے ہین سارے ہی کا جب وہ مجھے بد قت اب آدھا
ملایا ہو گا سیمین صانع نے دھا میدہ شہاب آدھا

رضوان

رضوان ہمین جو روکیگا چلائینگے ملک
جانے دو ان کو ہین یہ غلامانِ مصطفا

کیا آفتابِ حشر کی گرمی ستائے گی
ہم ہون گے زیرسایۂ دامانِ مصطفا

بادِ خزان ظلم سے سب غیون نے ہائے
تاراج کردیا چمنستانِ مصطفا

ہوتے نہ آپ خلق تو ہوتا نہ کچھ بھی خلق
دونون جہان ہین بندۂ احسانِ مصطفا

خوف اُنکو بازپرسِ قیامت کا کچھ نہین
جو اُمتی ہین تابعِ فرمانِ مصطفا

دُنیا کے ذائقون پہ کسی سے نظر نہ کی
سب نعمتون سے سیر تھے مہمانِ مصطفا

خورشید آسمانِ نبوت حضور ہین
برجِ شرف ہو گوشۂ ایوانِ مصطفا

کس سے مثال دیجیے ایسا وہ کون ہو
برتر ہو سب سے بعد خُدا شانِ مصطفا

عصیان سے کیون ہین سر بگریبان حشر مین
ہوگا ہمارے ہاتھ مین دامانِ مصطفا

ہونگے رسا نصیب ہمارے بھی اے قلق
دیکھین گے ہم بھی مرقدِ ذیشانِ مصطفا

سودا ہوا ہو جب سے اُس زُلف پُر شکن کا
مارِ سیہ بنا ہو سنبل مرے چمن کا

بازار گرم کیونکر ہر دم نہ ہو سخن کا
آتش زبان ہو اک بلبل مرے چمن کا

۵۱
بلبل عشق

ہن حرم نو سے کہتے ہین فرشتے دوہ تب
جن کے بغل مین یار ہی اُنکا خوشا نصیب
دریا دلی کی دھوم تری سنکے ہم [illegible]
اک جام بھی ہمین نہوا ساقیا نصیب
مجنون زلف یار ہی مدت سے یہ دل
ملتا نہین جہان مین کوئی بلا نصیب
چھوٹی جو دام سے تو قفس مین ملی اسیر
کیا عندلیب زار کا بھی ہی برا نصیب
کرتا ہی بیوفائی دلبر کا گلہ
ایسے ہین قسمتوں سے شفیق آشنا نصیب

[illegible]

یہ سرے سو لاکے ہین سب احکام قرآن و حدیث	رائے حق رائے نبی ہی عین رائے بوتراب
پیروی اُس رہنما کی کر کہ تا بھیجے نہ راہ	مشعل راہ یقین ہی نقش پائے بوتراب
دوستان مرتضی پر نار دوزخ ہی حرام	اک کلید قفل جنت ہی ولائے بوتراب
حکم جاری اُسکا جن و انس پر کیونکر نہو	وقت کا اپنے سلیمان ہی گدائے بوتراب
اُسکی ہی تصویر کا آئینہ خورشید فلک	کرتی تھی کس سے زمین باتین سوائے بوتراب
پڑھیے بعد پنجگانہ اوظائف کچھ نہ اور	کیجیے نعت محمدؐ اور ثنائے بوتراب

ردیف	مانگتا ہی یہ دعا اللہ سے ہر دم قلق بخش دینا بہر پیغمبر برائے بوتراب	بائے موحدہ

۵۲

ہمکو ازل سے آج تلک غم ہا نصیب	رحمت کے نام سے بھی نہین آشنا نصیب
مدت جو ہمکو ہجر بتان کا ہوا نصیب	دشمن کو بھی یہ رنج نہو اے خدا نصیب
ہمسے کجی فلک کی ہمیشہ چلی گئی	اک روز بھی ہمارا نہ سیدھا ہوا نصیب
ختم اُس نگار پہ ہی سب انداز دلبری	حور و پری کو کب ہین یہ ناز و ادا نصیب
اغیار اُسنے اور کرو نگا سوال وصل	بخلا ہےسین کچھ کہ بگڑ جائے یا نصیب

[illegible]

[illegible]

خضاب کو نہ ہوتا نہیں ہو پیری میں	سیاہ مصرف پہنتے ہیں سوگوار شباب
عزیز کیوں نہ ہون پیری میں مجھکو موے سیاہ	کہ اٹھتو ہیں یہی وچار یادگار شباب

کمال ضعف سے یہ ورد لب ہو آٹھ پہر
قلوع فدا لئے جوانی قلوع نثار شباب

عاشق گیسو و قد تیرے گنہگار ہین سب
ستحق دار کے پھانسی کے سزاوار ہین سب

پاس اطبا کو ہو مایوس یہ ستار ہین سب
تیرے بیمار محبت کے بد آثار ہین سب

دلدہی کے بھی نہین طرز سے واقف اصلا
یہ حسینان جہان نام کو دلدار ہین سب

اب صورت ہو محبت میں تمھاری ای جان
اپنے بیگانے مری شکل سے بیزار ہین سب

ظلم صیاد سہلے جائیے یکایک کیونکر
ہم اسیران قفس تازہ گرفتار ہین سب

حسن یکجائی دو عالم ہو ترا ہی ہو دوست
تیری حد کے مقر کافر و دیندار ہین سب

ایک بھی بات غم دل لیکے بنا ہین گے حضور
یہ زبانی ہی فقط آپ کے اقرار ہین سب

بے زبانی سے ہین مجبور نہین سن لیتے
قائل اس آبلہ پائی کے مرے خار ہین سب

نہ پڑو فکر دہان و کمر یار مین تم
کوئی واقف نہین یہ غیب کے اسرار ہین سب

نمبر ۵۳ [illegible]

[illegible]

مٹی نہ ہو یہ عاشق خانہ خراب کی
کس درجہ ہجر یار مین ای موت دیر کی

بنو ایگا جو خط وہ مرا رشک آفتاب
مٹی کے عطر سے نہ کرو پیرہن خراب

زُلفین چھٹین جو اُلجھی کہی پیچ وتاب سے
لکھے ہی لکھے ہو گیا میرا کفن خراب

ظالم نے عیش باغ کو غمخانہ کر دیا
سورج کی ایک وزیہ ہو گی کرن خراب

گُل مین نہ باغبان ہین نہ بلبل کے چہچہے
دوہا تیرے واسطے ہو گی رسن خراب

یارب اسیطرح سے ہو چرخ کہن خراب
کیسے اُڑے ہوے ہین چمن کے چمن خراب

ردیف | یاے فارسی

تھوڑی جگہ تو مرے کو اُسکی گلی مین دو
مٹی کرو قلق کی نہ امر جان من خراب

تمھارا فنی گیسو تھا نگے کالا سانپ
بنایا کس لیے افشا نے کوڑیالا سانپ

خیال زُلف مین ٹہلا ندنے وہ نالے کیے
ہر ایک روزن دیوار سے نکالا سانپ

رقیب چھوتا ہی زلف سیاہ جانانکو
خدا کرے کہین ڈس جائے اسکو کالا سانپ

ہوا ہون خاک کسی گل کی یاد کا گُل مین
کلال تو مری مٹی کا بھی بنا لا سانپ

نہ اسکے کاٹے ہوے جیتے ہین نہ مرتے ہین
تمھارا گیسو شکلین بھی ہین زالا سانپ

ساری رونق تھی اری فرسودہ انہیں
ایک بھی چھوڑ گئے چھاتا ہو جو صبا و بہت
فصل آتی ہی تھوڑا سا تو باقی رکھنا
خون سودا نہ رہیگا بجز فضا و بہت
زیست در کار ہی بہار ہی ہو اگر اے صبا و بہت
تو اسیر قفس کی ہو صبا و بہت
ای فلک کہا ہے وہ جنبش ہی ہو رواں اور ساقی
پہ تو ہیں بیان نام تو اس دل بہت
کیا آئے گئے دین [illegible]

درماندونکا ہی کون بجز تیرے دستگیر	اپنے ایا ہجو نکو وہ لینگے پناہ آپ
مجھ روسیہ کی ہی یہ جا وقت نازپرس	رکھیگا اپنے لطف و کرم پر نگاہ آپ
الفت کا کیا یہی ہی نتیجہ جہان مین	عاشق کو قتل کرتے ہین کہون بیگناہ آپ
دل دیکے بحر فکر مین ہی غوطہ زن عبث	دریائے عشق کی نہین پائینگے تھاہ آپ

ردیف	عزم سفر تو ملک عدم کا ہی ای قلق کچھ اپنے ساتھ لے بھی چلے زادراہ آپ	تائے فوقانی

دشمن جان ہین مرے شوخ پریزاد بہت	تشنۂ خون گنہگار ہین جلاد بہت
کہین شیرین سا حسین تو نظر آئے کوئی	اب بھی سر دینے کو موجود ہین فرہاد بہت
بیگناہی نے پس قتل اثر دکھلایا	ذبح کرکے مجھے رویا مرا جلاد بہت
دل جو دینا تو حسینو نکو سمجھ کر دینا	عشقبازی کی بری ہوتی ہی افتاد بہت
ابھی کچھ قدر شباب آپکو ای جان نہین	تھوڑے دن وہ نہین دن کیجیے گا یاد بہت
شجر ظلم نہین پھولتے پھلتے دیکھا	جور مجھپر نکر ای بانی بیداد بہت
جن مین تہذیب ہے معشوق بہت ہین کم	آدمیت نہین جنمین وہ پریزاد بہت

تھا ہمیں نہیں کیون سے خریدار محبت
نہیں عزت کے خریدار محبت
ثوابان نہیں [illegible] بازار محبت
تو فقیر ہو رسوا [illegible] بازار محبت
دل سے لے چلا ہو سوے بازار محبت
دلال ہو عمر ہ راہ [illegible] خریدار محبت
لوٹے وہ ہو سے فاش جو اسرار محبت
[illegible] حق کرین حشر [illegible] گنہگار محبت
وحشی سے ہوں کرتے ہین جو انکار محبت

مظہر عشق ۵۵

[illegible]

عشاق کب آرائش دنیا کے ہین پابند
آزاد تعلق ہین گرفتار محبت

مر کر غم گیسو مین ہوا ہمپہ یہ روشن
تاریکی مرقد ہی شب تار محبت

لیتی اثر سیر تو مول کسی لف کا سودا
ہین داغ جگر سکۂ بازار محبت

گل داغ ہین اس باغ کے بلبل ہی تمنا
ہر چاک جگر ہی در گلزار محبت

اُلفت مین کس امید پہ جان اپنی لڑاؤن
مشہور ہی بیقدری سرکار محبت

وہ عیسی دوران بھی غیرت سے اُٹھ جائے
جم جائے جو رنگ رخ بیمار محبت

بے پردہ وہ یوسف ہے تو حیران ہون خریدار
رخسار ہون آئینہ بازار محبت

یہ خاک کا پتلا نہ اگر حوصلہ کرتا
کونین سے اٹھتا نہ کبھی بار محبت

بیچ کے یہ مول لیا کرتے ہین سودا
ہوتے ہین عجب جنس خریدار محبت

اُس یوسف خودکام کی فیصل تو ہوئی قیمت
بیعانہ مین دل دینگے خریدار محبت

بھنے کی نہین ای قلق ان سیم برون سے
یہ طالب زر ہین ہین طلبگار محبت

ہے صیاد سے یہ کہکے محبوس کہن رخصت
ہوئے ہم پرندی تو نے کی سیر چمن رخصت

۵۶

اُس شعلہ رو کے دِل کو جو اک لو لگی رہی
مانند شمع کاٹی ہے رو رو کر تمام رات

فرقت مین مجکو نیند نہ آئی ترے بغیر
لوٹا کیا مین فرش پہ دن بھر تمام رات

یہ انتظار یار مین تھا حال صبح تک
باہر کبھی تھا مین کبھی اندر تمام رات

اللہ ری نزاکی کہ نہ مرجھایا ایک پھول
پھولون کا پہنے سوئے جو زیور تمام رات

وہ خفتہ بخت ہون کہ کبھی تا صبح تک
بچپایا اُس قمر کو جگا کر تمام رات

مین تنے گرمیان جو شب وصل ای قمر
کیا کیا جلا ہی چرخ ستمگر تمام رات

تم تو تمام روز بسر عیش مین کرو
تڑپا کرے یہ عاشق مضطر تمام رات

سر رکھکے سو گئے تھے کل ای جان جسپہ تم
تجپہ دھرا رہا وہی دل پر تمام رات

اُن ابروون کے دھیان مین سویا نہ صبح تک
تیغین کھنچی رہین مرے سر پر تمام رات

بیدار بخت ہمسے سوا ہی جہان مین کون
سوئے بغل مین یار کو لیکر تمام رات

ابکی نکالین دل کے سب ارمان ای قلق
صحبت جو یار سے ہو میسر تمام رات

یہ بولے جو اُن کو کہا اے مروت
مین کیا تمسے بھی ہون سوا بیمروت

ایسے ہم ایسی بلا میں ہیں گرفتار اے دل [illegible] دام عشق

[illegible] زلف [illegible] آرام عشق

دشمن جان ہے ہمارا وہ دل آرام [illegible]

[illegible] دام عشق [illegible]

داغ دل اپنا [illegible] بدنام عشق

[illegible] لازم ہے [illegible] نام عشق

[illegible] عاشق [illegible] دور عشق

وہ خفتہ بخت ہیں سویا جو ساتھ بھی یار		تو مثل طالع برگشتہ پھیر لی کروٹ
کہا جو وصل میں سو رہ لپٹ کے پیٹھ پہ پھیر		تو ضد سے بولا کہ ہم سوئینگے اسی کروٹ
مسافران عدم اسطرح عدم سو گئے		کہ پھر کبھی نے ادھر مڑ کے بھی نہ لی کروٹ
لپٹ کے سینے پہ منہ رکھکے سوئے ضد دیکھو		تمام رات نہ مجکو بدلنے دی کروٹ
سوال وصل پہ کس ناز سے جفا کے حجاب		مری طرف سے خفا ہو کے پھیر لی کروٹ
لپٹ کے سوتے تھے اس گل کے ساتھ جب پہلو		لحد میں بھی ہمیں چین آئیگا اسی کروٹ
ابھی کمال ہی الھڑ ہو وہ بت کم سن		لپٹ کے سونیکی عادت ہے ایک ہی کروٹ

ردیف	یہ آرزو ہے قلق گر نصیب ہو شب وصل لپٹ کے سوئیے تا صبح ایک ہی کروٹ	تائے مثلثہ

کر دیا دل نے ہمیں مورد الزام عبث		وہ بھلے تھوے ہم ہوے بدنام عبث
خوبرویان جفاکار سے الفت کر کے		بے زبانوں کو دیا کرتے ہو دشنام عبث
جسکی ہم سنتے ہیں جو چاہتے ہو کہتے ہو		بے زبانوں کو دیا کرتے ہو دشنام عبث
بندے اللہ کے پامال ہوے جاتے ہیں		اے تو فتنہ بپا کرتے ہو ہر گام عبث

[illegible]

دنیا و داغ عشق ... [illegible]

[illegible]

دیکھین گر چشم تصور سے کرین کچھ وہ حجاب تن بدن سوزش الفت سے پھکا جاتا ہی	پردہ دل میں ہا کرتے ہیں مستور عبث انکے دانتونپہ دھرا ہم کا فور عبث

ردیف	ای قلق ہو گئے انگشت نماے عالم چاہنے والونمین انکے ہوے مشہور عبث	جیم

دلکو ہی داغ الفت دلبر کی احتیاج	ہی بادشاہ جسم کو افسر کی احتیاج
ہر دم تلاش گوہر مضمون ہی طبع کو	ہی نو عروس فکر کو زیور کی احتیاج
دم بھر کو یاد کاوش مژگان کرم کرے	اپنے رگ جنونکو ہی نشتر کی احتیاج
تکیے ہی در پہ خاک نشینونکو چین ہی	انکو نہین ہی بالش و بستر کی احتیاج
داغ جنون ہی تاج دریا ہی سر پر	حاجت نہ تخت کی ہی نہ افسر کی احتیاج
عاقل ہو تو زیست ہی مین سندو بست کر	انسانکو بعد مرگ بھی ہی گھر کی احتیاج
خواہان بوسہ لب شیرین ہی بیزار	اس مور ناتوان کو ہی شکر کی احتیاج
انکو شکر گل ہی اروں شمیم عنا دل	خط بھیجنے کو ہی جو کبوتر کی احتیاج
یادنگاہ و دیدہ میگونسے مست ہین	ہمکو نہین ہی شیشہ و ساغر کی احتیاج

نمبر ۵۹

... زاری دل کی نہین آتی ہی آواز کچھ آج
روز اول سے بتون کو ہی خدائی دعوا
... نیازی پہ نظر ... ناز کچھ آج
[illegible]

[illegible]

۶۰

بے سبب نہین سرگوشی رباب وفا و
عشق صادق کا مرے فاش ہوا ز کچھ آج

امتحان کا مرے پھر شوق ہوا ہی شاید
مجتمع ہین در جلاد پہ جانباز کچھ آج

بے نیازی کی بدولت ہون ہمیشہ سے عزیز
کیا یہ معشوق اٹھاتے ہین مرے ناز کچھ آج

بر سر حرف ہی ہمسے جو وہ شوخ کم گو
بات بھی کر نہین سکتے ہین سخن ساز کچھ آج

دم رفتار قیامت ہوئی برپا ہر گام
صور سے کم نہین خلخال کی آواز کچھ آج

مرغ دل سے نگہ ناز پھری ہی بیوجہ
بیرخی کرتا ہی بیقدر انداز کچھ آج

تاڑ لیتے ہین مجھے ہمدم وہ دیکھکر بزم وصل
کل سے افزون ہی طبیعت کی نیا ساز کچھ آج

جذبۂ الفت ہی یہ کس تیر فگن کا دلکش
اور دلسے ہی سوا طاقت پرواز کچھ آج

میری غیبت پہ اٹھین یار نے جھڑ کا شاید
دم بخود ویسے بیٹھے ہین جو غماز کچھ آج

تھوڑی فرصت ہی بیٹھ جائینگے وہ سب کھو بلا مین
کل کچھ اعزاز ہوا ہوگے سرافراز کچھ آج

قطعہ
چشمکین کرتے ہین اغیار سنبھل بیٹھو
صحبت یار کا بے طور ہی انداز کچھ آج

پیدا ہوا ہون کیا مین اگی بلا سے رنج
رحمت کے نام سے نہین واقف سوائے رنج

دو خفتہ بخت ہین کہ نہ جاگے کبھی نصیب	دیکھا نہ خواب عیش بھی ہمنے سوائے ریخ

فرقت مین ایک قاتل بیرحم کی قلق
چورنگ دل کو کرتی ہو تیغ جفائے رنج

بیمار عشق اور تو سب کرچکا علاج	باقی فقط ہی اک ملک الموت کا علاج
جز وصل یار اور ہی بیفائدہ علاج	دردِ غم فراق طبیبو ہی لا علاج
آئے تھے کرنیکو ترے دیوانے کا علاج	اپنا ہر اک طبیب کو کرنا پڑا علاج
کیا کیجیے معالجۂ شرم چشم یار	کرتا ہو کون نرگس بیمار کا علاج
پھر عیادت آئے تو ہمراہ غیر کے	اپنے مریض عشق کا اچھا کیا علاج
کیونکر کہون اُمید شفا تو نہین مجھے	عیسی کرینگے عشق کے آزار کا علاج
اک دن ہماری جان ہی لیکر یہ جائیگا	دردِ جگر ہمارا طبیبو ہو لا علاج
احباب میرے ہوش کی اپنے دوا کرین	ہوگا طبیب سے دلِ بیمار کا علاج
خود سر کمال ہی دل دیوانہ ناصحا	ایسے جنون زدہ کا کرے کوئی کیا علاج
جانبر مریض عشق کو ہوتے نہین سُنا	کوئی کریگا کیا مرض الموت کا علاج

۹۱ بیکم عشق

ردیف حاء حطی

ردیف شین ٦٢

حیرت کا ہی مقام طلسم زمانہ دیکھ
غفلت مین جا بزیست ہین کرتے ہین چار سوچ

فکر مآل کار تو کچھ زیست بھر نہ کی
زاد سفر کا اب ہی دم احتضار سوچ

کشتے کی تیرے خاک ہی تو روند شوق سے
کرنا ہی آشنا کسلیے ای شہسوار سوچ

وعدہ کیا تھا ہم سے کسی بات کا کبھی
کچھ جی مین اپنے کب تک غفلت شعار سوچ

شاید کسی رقیب نے پھر بھر دیے ہین کان
خالی نہین ہی آپکا یہ بار بار سوچ

نے اس گلی کے بیٹھ لگے گی نہ قبر سے
ہی دفن کی جا مری نہ کہین او دیار سوچ

پہلا اسیر زلف جو ہوا اسکی قدر کر
اول بہا ہی مشک کہا جی مین یار سوچ

دی جان جسپہ فاتحہ کو بھی نہ آیا وہ
بعد فنا ہی یہ ہمین زیر مزار سوچ

دلکو عبث مقابلہ عشق کی ہی فکر
کرتے نہین ہین مرد دم کارزار سوچ

دل ہاتھ آگیا رقیبوں کے کب تک نہین خار
اپنے بجائے خود تو کچھ ای گلعذار سوچ

ہو گی کبھی نہ دام سے صیاد کے نجات
ای عندلیب وقت گل مین ہزار سوچ

کر عرض حال کھیل گئے جان ہی پہ جب
کس بات کا ہی پھر تجھے ای دلفگار سوچ

دل دیتے وقت مجھ سے نہ افشاء عشق کی
بیجا ہی اب یہ ای قلق دلفگار سوچ

جنون ہوا جب مجھے تیرے صبح عارض کا
صفائے دل سے تجھے حاصل ہے اسد مہ اغافل
ہماری قدر حسین اس سے کرتے ہین کہ ہمین
وہ آب و تاب بدن ہے جو جوہری دیکھے
بہانہ کرکے نہ آیا اندھیری راتون کا
کلیجا سنگ کا بھی آب ہو کے بہ جائے

ہمیشہ چاک گریبان ہا سحر کی طرح
سنان غم سے چھدے جب جگر گہر کی طرح
کمال عشق پہ ہو ناز ذی ہنر کی طرح
ترے پسینو کے قطرو نکوے گہر کی طرح
وہ ماہ پردۂ شب مین چھپا سحر کی طرح
اگر اُٹھائے وہ صدمے مرے جگر کی طرح

خیال رنگ طلائی کو یار جانی کے
جگہ دی دل مین قلق مین نے حب زر کی طرح

چہرہ وا ہوا اے مہ غبی جواب صبح
پیش نظر جو وصل مین تھا انقلاب صبح
تارِ شعاع مہر ہے فی وقت مین تارِ اشک
منزل ہماری غفلت پری بے کھوئی کی
آنچل ڈوپٹے کا رخِ پُر نور پر نہین

مہتاب شب ہین گال جبین آفتاب صبح
پوچھو نہ حال شب کا نہ کچھ اضطراب صبح
گریان ہے مرے حال پہ چشم پر آب صبح
وقت سحر گران ہے مسافر پہ خواب صبح
تار شعاع مہر بنے ہین نقاب صبح

یاد آئی ہین غربت مین بہت تشنہ لبی شوخ
اور وحشت دل قہر ہین طفلان وطن شوخ
دل بیٹھے ہین سو طرح کی کرتے ہین شرارت
الفت کے حسین ہوتے ہین اک شوخ ہی نہین شوخ
قرقی نگہ ہین جسے وہ عشق کرے ہین
رکھتی ہی کب ابھی ہی اور نعل ہین شوخ
آنکھون نے تری چوکڑی اپنی بھی بھلا دی
جب سے فلک سے بھی ہوا ہین یہ ہرن شوخ
کی کس کو خبر ہی اسکی لگاوٹ نے کیا ہی
کیا بہت غضب سے بھی زیادہ کوئی انکی شوخ
اب سرو خراماں بھی انداز سے ہین بہت چال
گرتا ہی اک کبک ہی طاوس چمن شوخ
کرجاتا ہی دم دے کے خیال آنکھون کا تیری
ای طفل ہی بین تجھے بھی زیادہ وہ ہرن شوخ
اشعار سناتا ہون قلق ہے یہ مین رنگین
کہتے ہین طبیعت کو مری اہل سخن شوخ
ہوتے ہین جسقدر اس تندخو سے ہم گستاخ

ضعیف ہو کے سمجھتا نہین تعجب ہی
کرون شباب مین ترک الفت بتان ناصح

کرم کیا ہی غم عشق نے رے دلمین
مین کسطرح نکرون پاس میہمان ناصح

ہم آپ بند کیا کرتے ہین ہزار و نکو
ہمارے سامنے کھولیگا کیا زبان ناصح

سو انکا کلمہ پڑھے تو ابھی ہمارےطرح
کمال عشق اگر پختہ ہو عیان ناصح

مین وہ ہون عاشق دیوانہ گر مجھے کی نہ
برنگ جیب اڑاوونگا دھجیان ناصح

کہین ہمارےطرح یہ بھی پھنس گیا شاید
کچھ آجکل ہی بہت ہمپہ مہربان ناصح

ردیف

قلق نہ حرف نصیحت زبان پہ لائے وہ پھر
جو سن لے میری محبت کی داستان ناصح

خاے معجمہ

ان شعلہ رخونکا ہی ہر اک عضو بدن شوخ
کیونکر نہ یہ بجلی کیطرح ہون ہمہ تن شوخ

آنکھین تری آفت کی ہین ای غنچہ دہن شوخ
کچھ ٹہکے نہین ایسے غزالان ختن شوخ

شیشے سے عیان دختر رز کی ہی شرارت
گھونگھٹ ہی مین ہو جاتی ہی معلوم دلھن شوخ

وہ فقر و نمین کرتے ہین دل لاکھ مکے بیچین
ان شوخ بیانونکا ہی انداز سخن شوخ

ور پکڑین بہت ہاتھ نہین لگتی ہی لیکن
پیری مین جوانونکی طرح سے ہی یہ زن شوخ

[illegible]

تمھارے کوچے مین جاکر یہ اب مچلتے ہین
حجاب وصل کو توڑا ہی جی کڑا کرکے

کبھی ہوے نہین ایسے رے قدم گستاخ
بہت تو ہین ہوے اُنسے آج ہم گستاخ

ردیف

لحاظ ہی مین شب وصل ہو گئی آخر
نہونے پائے **قلق** اُس سے کوئی دم گستاخ

دال مہملہ

ہوئی بلند جو اپنی شررفشان فریاد
وہ دل جلا ہون اگر پہونچے تا زبان فریاد
وہ عندلیب ہون آئے جو تا زبان فریاد
اگر یہی رہے بعد فنا بھی جور بتان
نہ نیند آتی ہی مجکو نہ موت آتی ہی
تمھارے اس دل بیرحم کو دکھا دیگی
تری گلی مین جو عاشق کمان افسر ہی
چمن کی سیر مبارک ہو ہمصفیر دیکھو
جلائیو نہ اسے اے فروغ آتش گل

کرے گا صوت اسے بند آسمان فریاد
جلائے نوک زبان میری شمع سان فریاد
فغان کرے ابھی صیاد و باغبان فریاد
کرینگے صوت ناقوس استخوان فریاد
خیال لُطف مین ہر کیا بلائے جان فریاد
ابھی سُنی نہین عاشق کی مہربان فریاد
زیادہ رونہ کا نالہ ہی پاسبان فریاد
یہان قفس مین ہی ورنہ ہان فغان فریاد
کرینگے مرغ چمن پہر آشیان فریاد

۲۵ تخمیس

بوا آیا ہے قلق لطف شب مہتاب وصل
صورت اپنی کیوں شب فرقت میں دکھلاتا ہے چاند

جہان ریختہ دو عقل کے سا ہزار بلند
کس قدر پیر مغان سے ہو بہار بلند
جو وہی کمال میں ہر ایک سے وہ جھکا میں
زمین زمین سے کم تیغ ہیں وہ دار بلند
کمند شوق میں پھینکا نظر نہیں آتی
میں پست و صل دیوار قصر یار بلند
ابھی سے جال وہ بھچال سے زیادہ ہے
خبر ... آ گئی ہو گا جو تن سے یار بلند
جو جلا ہوا ہی ہوا ہوں غش ضبط کے ساتھ
نہ درد آہ ہو سینے سے زینہار بلند
میں وہ ہوں سبزۂ پامال باغ عالم میں
ہوئے غلط سے جو ہو جو زینہار بلند
ہماری خاک سے دکھا بہت نشیب و فراز
ہزار بار ہوئے پست لاکھ بار بلند
یہی فنا بھی ہوتا بہت طالعی کا ہے

مرا نہال تمنا ہو بارور صیاد		جو آشیانے تمھیں شعلے آتش گل کے

قلق نصیب ہو کیا سیر باغ بے کھٹکے
عدوے جان ہیں ادھر باغبان ادھر صیاد

دیکھکر رخسار تاباں کو جو شرماتا ہے چاند	اے مہ مجھ شرمندہ بدلی میں چھپ جاتا ہے چاند
جستجو میں تیری چکر اسقدر کھاتا ہے چاند	آسمان پر شعلۂ جوالہ بنجاتا ہے چاند
تیرے تلوے سے جو کمتر آنکھ کو پاتا ہے چاند	دو ہی ہفتے میں وفور غم سے گھٹ جاتا ہے چاند
دیکھکر تیری سپر کے چاند کا قاتل فروغ	رنگ شب تاب گھٹکر غم سے بنجاتا ہے چاند
نام کیا رکھیں کسی پر اپنی اپنی ہے پسند	ہمکو وہ رخسار تاباں کبک کو بھاتا ہے چاند
جب الٹتا ہے وہ برق حسن چہرے سے نقاب	تاب نظارہ کہاں ہے چندھیا جاتا ہے چاند
دیکھکر تجھکو خرام ناز اس خورشید کا	چاندنی کے پردے میں آپ ہی چھپا جاتا ہے چاند
جستجوے شرط کیا گم لکھنؤ ہے مصر سے	اک شہ اک مغل مہ کنعان نظر آتا ہے چاند
روشنی بدر عارض دیکھکر اس ماہ کی	کبک کے مانند از خود وجد میں آتا ہے چاند
ہجر کی شب داغ عارض دلکو یاد آتی ہے جب	تیری تصویر اپنے آئینے میں دکھلاتا ہے چاند

[illegible] ۲۴

[illegible]

[illegible]

محیط عالم فانی مین فائدہ منعم شب فراق یہ ڈر تھا جلے نہ خرمن ماہ	سر غرور رہا گر حباب وار بلند ہوے جو نالہ سوزان کے کچھ شرار بلند

سر غرور ہوے سر کشون کے پست فلق
جو رزم مین ہوئی حیدر کی ذوالفقار بلند

اسیر کرکے تو لازم نہین جفا صیاد پھنسے نہین کسی نا آشنا کے پھندے مین رسا ہے قسمت نا نصیب اسکے باغ عالم مین دیا ہو دام نے زلفون کے مرغ دلکو گرے نہین ہے رنج اسیری کا کچھ مجھے لیکن نہ دلسے کر تا مین قطع امید آزادی دکھایا سیر چمن نے جو اسکو آئینہ ہنر دکھایا شکار افگنی کا اپنی خوب کسی کا موسم گل مین نہ آشیانہ اجاڑ	قفس چمن سے نہ کرنا مرا جدا صیاد ہزار شکر کہ ہے صورت آشنا صیاد ہوا جو صید ترے دام زلف کا صیاد فریب دانہ خال عذار کا صیاد یہ خوف ہے کہ ہو کم اس سے بہت مرا صیاد اسیر کرکے اگر پر نہ کاٹتا صیاد خود اپنے دام محبت مین پھنس گیا صیاد کہ ہم کو زندہ گرفتار کر لیا صیاد خدا سے ڈر نہین گھر بار کیا ترا صیاد

مخمس ۶۷

[illegible]

طوطی خط نے سیب ذقن کو لگایا عیب

[illegible]

سخت جانی مری بل اسکا نکالیگی ضرور
مجھسے کیا کرتی ہی قاتل تری تلوار گھمنڈ

عشق گل پر ہی تجھے ناز بہار آنے دے
دیکھ لینگے ترا ای بلبل گلزار گھمنڈ

خط نکلنے پہ یہ رہتی ہی صفا دیکھتے ہین
اور دو دن ہی یہ آئینۂ رخسار گھمنڈ

بیٹھو نہین کیا مری پرچھائین سے ہی اسکو گریز
مجھسے کرتا ہی ترا سایۂ دیوار گھمنڈ

ای بتو کبر و تکبر ہی خدا کو زیبا
کب ہی تم خاک کے پتلونکو سزاوار گھمنڈ

زور و زر کچھ نہین پھر ہوگا وہ تیرا کیونکر
تجکو کس بات پہ ہی ای دل نادار گھمنڈ

کان کھلکر کبھی واعظ کی نہین سنتے ہین
تیری رحمت پہ یہ کرتے ہین گنہگار گھمنڈ

ای قلق اپنی اطاعت پہ ہمین بھی ہی غرور
حسن پر اپنے جو کرتے ہین طرحدار گھمنڈ

ردیف ذال معجمہ

شہد و شکر نہین کبھی ایسے سوا لذیذ
معجون بوسۂ لب شیرین ہی کیا لذیذ

داغ ابتدائے عشق کا کیونکر نہو عزیز
ہوتا بہت ہی پہلے پہل پھل نیا لذیذ

پوچھے زبان زخم جگر سے مزہ کوئی
قاتل ہی کیا ہی پھل تری تلوار کا لذیذ

چوسی زبان یار جو مین نے شب وصال
شیرین کے لب سے تو زیادہ پائی سوا لذیذ

[illegible]

رائے مہملہ	درد دل کو قلق آرام ہوا دیکھتے ہی نامہ لایا نہیں قاصد کوئی لایا تعویذ	ردیف

الامان خدا ہی اُس بت ظالم کو راہ پر
چھائی ہوئی ہے برق اڑی گرد آہ پر

جائیگی جان سُرمہ چشم سیاہ پر
رکھی ہی باڑھ یار نے تیغ نگاہ پر

ہی زاہدوں کو مژدہ عبادت کی چشمداشت
میری نظر ہی اُس کے کرم کی نگاہ پر

کچھ اسکا اعتبار نہیں بیوفا ہی یہ
نازاں نہو جیو زن دُنیا کی چاہ پر

ہنگام دید سامنے اُس رشک ماہ کے
یوسف کبھی چڑھے نہ کسی کی نگاہ پر

پھر پیروی پہ اُس کی قدم مارنے لگے
طاؤس و کبک آئے ہیں کچھ کچھ تو راہ پر

خواہان نقد ہوش ہیں وقت عرض حال
جُرمانہ اُلٹے ہوتا ہی یاں دادخواہ پر

کب دھوپ میں ہی بچہ رنگین کی خیمہ آڑ
سورج مکھی لگی ہوئی ہی روئے ماہ پر

حمید انگلی میں ایک ہی تو دو رچشم بد
صدقے ہی مرغ دل ترے تیر نگاہ پر

دیکھا جو پھیر کے یار نے آنکھیں جھپک گئیں
بجلی کا شک ہوا مجھے اُسکی نگاہ پر

اس تیر کو خطا کبھی کرتے سُنا نہیں
عاشق اثر ہی درد رسیدہ کی آہ پر

۶۹

وعوت سگ حبیب کی ہو ضعف گیا رن / باقی نہین ہی پوست تلک استخوان پر

فرقت کا غم ملامت ناصح ملال غیر / سو طرح کے عذاب ہین اس ایک جان پر

دنیا مین اور خانۂ امید کون ہی / جاؤن یہ در مین چھوڑ کے کس آستان پر

پائے ثبات کو مرے اللہ دے قرار / مین سر بکف ہون طبع صنم امتحان پر

نقش قدم حضور کا جسپر ہی جلوہ گر / اوس سرزمین کا اب ہی دماغ آسمان پر

دیتی ہی صبح شام شفق آج شاہدی / ثابت ہی بیگناہ ہو نکا خون آسمان پر

بازار حسن مین جو وفا کی تلاش کی / دیکھی نہ ایسی جنس کسی کی دکان پر

آجائے دم بھی ہونٹوں پہ گر اوس سے وصل / لاؤن کبھی نہ حرف تمنا زبان پر

وہ تو نہ اوسکے دیتا ہی جان اپنی مرغ دل / گرتا ہی مثل سگ یہ ہما استخوان پر

حسن بیان ہی دلیل شرافت جہان مین / موقوف ہی بشر کی لیاقت زبان پر

لذت جتانے پاس سے پانی ہوا عقل / آتی ہی شکر بن کے شکایت زبان پر

دلکو کمال داغ محبت عزیز ہی / شفقت ہی میزبان کی بس میہمان پر

قدرت خدا کی دیکھیے انسان اور غرور / اک مشت خاک کا ہو دماغ آسمان پر

جنون برسائے پتھر آسمان نے مزرعِ جان پر
جفائے پیر سبقت لیگئی بیدادِ طفلان پر

لگایا عطر جب ہم نے لبِ رنگین جانان پر
تو گویا تیل چھڑکا آتشِ لعلِ بدخشان پر

نہین یہ معجزہ موقوف کچھ موسیٰ عمران پر
بنالیے ہین یدِ بیضا کفِ پُر نور مستان پر

کبھی چلتی نہین دو بہاری آئے گلشن مین
وہ بلبل ہون کہ وارفتہ ہون مین گلہائے حیران پر

ریاضِ کوچۂ جانان بلبلِ شیراز گر دیکھے
صفت مین نغمہ سنجی کی لکھے اوراقِ گلستان پر

کیا قتل اُسنے مجکو مینے کی قاتل کی آرائش
جمایا خون کا لاکھا لبِ شمشیرِ عُریان پر

پسِ دیوار تڑپو گے کہا تک شوق کہتا ہی
کمند آہ سے چڑھ جاؤ بامِ قصرِ جانان پر

تصور بندھ گیا وحشت مین کسکے روے روشن کا
کہ عالم وادیِ ایمن کا ہی اپنے بیابان پر

ہمیشہ سبز رہتا ہی گلستان جود و بخشش کا
کبھی بادِ خزان چلتے نہ دیکھی رخِ احسان پر

ہو جامے سے باہر کسقدر شوقِ شہادت ہی
پڑی جسدم نظر قاتل تری شمشیرِ عُریان پر

یہ کس مہر سپہرِ حسن نے رکھے قدم اپنے
گمان مہر ہی ہر ذرۂ خاکِ شہیدان پر

تمہارا مسکرا جانا ہون جان کھوئیگا
گرےگی ایکدن برقِ تبسم خرمنِ جان پر

چمن مین اب آجکل سلطانِ اقلیمِ شہادت ہین
ہو اپنے نام کا سکہ زرِ گنجِ شہیدان پر

شکل لڑاتے وقت وہ ہمکو اُڑاتے ہیں
اے ضعف گوشہ گیر بنے ہیں ہم اک طرح
تکل جو لکھکے ڈھاتے ہیں ان پاتے ہیں جواب
رفتار ناز دیکھ کے اُس رشک ماہ کی
لب امیر ہے اُس ملیح کے کب ہجوم خط

ڈر ہے پڑے نہ پیچ رگِ جان کی ڈور پر
آتی نہیں بلا کوئی روزن میں شور پر
پان بدلے تار کے خبر آتی ہے ڈور پر
چھائی ہے مثل آینہ حیرت چکور پر
میلا لگا ہے ساحل دریائے شور پر

اُس گل کے وصل کی جو مُراد آئے اے قلق
چادر چڑھاؤں پھولوں کی بلبل کی گور پر

بعد فنا ہے سوز دل اس زور شور پر
رکھے گلوں نے کان نہ بلبل کے شور پر
دی جان اک ملیح کے آغاز عشق میں
اک بوسے کا جتاؤ نہ احسان کسطرح
روشن ہو نام نیت ظاہر ہے سب عبث
اے چرخ پیر اپنی نہ قوت دکھا ہمیں

جل جاتی ہے جو اُگتی ہے گھاس اپنی گور پر
دیکھا نہ مہربان قمر کو چکور پر
ڈوبا جہاز ساحلِ دریائے شور پر
لات آج تمنے ماری ہے حاتم کی گور پر
جلتا نہیں چراغ بھی حاتم کی گور پر
کیا اعتبار عہد ضعیفی کے زور پر

۷۲

بیگم ۴۷

باڑھ رکھوتے ہین سفاک جو تلواروں پر
کیا چڑھائی ہے محبت کے گنہگاروں پر

جوش پھر لالہ و گل کا ہوا کہساروں پر
آنکھ پھر آبلوں کی پڑنے لگی خاروں پر

ابر مینا ہے گھر ادور مئے گلگوں ہے
کرم پیر خرابات ہے میخواروں پر

آدمی کرتا ہے کیوں نہ رہے محبت اتنی
نقش حب سگے کی جا ہوتا ہے بیماروں پر

دیکھکر ابر سیہ کو تمہے سمجھیں وہ گھٹا
رقص طاؤس کریں باغکی دیواروں پر

خرمن ماہ پر اک روز گریگی بجلی
گر یہی نور رہیگا ترے رخساروں پر

چوک مین جب کبھی یوسف کی سواری نکلی
چڑھ گئے لاکھوں بشر کوٹھوں پہ دیواروں پر

کمند کل چاہیے کا مجھے تمھیں منظور ہے سوار
چڑھے پھرتے ہین جو لوگ آج ہوا داروں پر

آپ کو مد نظر ہو اگر آرائش قصر
میری آنکھونکی سفیدی کھچے دیواروں پر

ابروئے یار کا سر پیچ کئے سودا کون
کسکا قبضہ ہوا ان برہنہ تلواروں پر

نے نیاز سے وہ اب رخ بھی ادھر کرتے نہیں
ناز ہر وقت کیا کرتے تھے جن یاروں پر

جلوہ گر ہوتا ہے وہ مہر شب ماہ میں جب
چاندنی دھوپ نظر آتی ہے دیواروں پر

آنکھ لڑتے ہی لگے میٹھے لڑانے ان سے جان
نقد دل کے ہو طلبگار تمھیں کس واروں پر

[illegible]

[illegible]

قسمت ہی آگئے وصل میسر ہو یا نہو
لے آئے تو منتوں سے وہ بارے پلنگ پر

ایذا میں صبح ہجر کی کٹنے بھی ہم نہ پائے
وہ شام ہی سے آج سدھارے پلنگ پر

باہر ہوا میں جامے سے اپنے شب وصال
کپڑے جو اُسنے اپنے اُتارے پلنگ پر

اُس ماہ رو کی دید کا اللہ رے اشتیاق
گردوں سے ٹوٹے پڑتے ہیں تارے پلنگ پر

شبکو خجل تھی اُسکی سفیدی سے چاندنی
چادر کسی تھی ایسی ہمارے پلنگ پر

فرقت کی رات رو کے دریا بہا دیے
تکیے سب نہنگ ہمارے پلنگ پر

ڈٹی کے تلے بیٹھا رہا رات بھر قلق
رکھا قدم نہ خوف کے مارے پلنگ پر

دم وصل اُس نے رکھ ادا کے آہنی دل پر
تباہی میں جہاز آیا ہمارا کے ساحل پر

قضا بولی پڑی جب آنکھ اسکی اپنے بسمل پر
وہ شاہین نگاہ ناز جھپٹا طائر دل پر

نگاہ ناز رکتی ہی نہ عامل پر نہ کامل پر
کوئی صیفی کبھی چلتے نہ دیکھی تیغ قاتل پر

خدا شرم اسکی رکھے صید گاہ دہر فانی میں
قدم ہاں ہی مرغ دل نے بھی رفتار بسمل پر

شب وصل اُسکا نور حسن تن میں نجش سا ہے
ستارونکی ہے افشاں لف و شمع محفل پر

[illegible]

جان اپنی دی جو اک بت شعلہ عذار پر
پروانون نے چڑھائی چراغی مزار پر

کیا منھ ہی عندلیب کا مجھسے کرے جو بحث
ہین ایک اس چمن مین ہمین بھاری ہزار پر

شمع وفا پہ جو ہے پروانہ عمر بھر
گھی کے چراغ جلتے ہین اُسکے مزار پر

کیونکر نہ انمین پھوٹ رہے ای جنون مدام
پروانے سارے آبلے ہین شمع خار پر

شان اُسکی دیکھو بس دل شیدا پہ انہین
مجبور کر دیا ہمین اس اختیار پر

ولکی کشش سے ہوتے ہین یہ سیمبر مطیع
مفلس پہ منحصر ہی نہ کچھ مالدار پر

منظور ہی کہ کیجیے در پردہ دیدار
تار نظر چڑھائیے اُسکے ستار پر

یون ہی ہجوم غم دل شیدا پہ ہجر مین
جسطرح دوڑ آتی ہی تقصیر وار پر

شبنم نے قطرے دیکھکے لالے پہ سمجھے ہم
پھالے پڑے ہین اُسکے دل داغدار پر

وہ ناتوان ہون بعد فنا پاے مور کی
زیر زمین بھی پہونچی دھمک جسم زار پر

ڈالی نہین ہی اس دل وحشی پہ اُسنے آنکھ
چھوڑا ہی شاہباز ہرن کے شکار پر

محو مژہ وہ پھر دل حق گو کو کر سکے مین
منصور کو دوبارہ چڑھاتے ہین دار پر

اک طور پر قلق نہین رہتا مزاج یار
دو پر ہین مہربان تو غصہ ہی چار پر

بیڑیاں زلف کی دیوانوں کا پہنا دیجے	بال مرنے کے جو رکھوائے ہیں جانان سر پر
بال بچتے ہیں مرے تار گریبان نہ سمجھ	دشت وحشت کہیں ہوتا ہو گریبان سر پر
تمنے غیرون کو دیے مصحف رخ کے بوسے	جھوٹ بولوگے تو رکھدونگا میں قرآن سر پر
چاند سورج تو ہیں پر چاہیے تارے ای ماہ	بدلے ماتھے کے چھڑک لیجیے افشان سر پر
سر قدم پر ہے اُس سنگ دری کے اپنا	نہیں درکار ہمیں چتر سلیمان سر پر
موت آئے کہیں ای کلش نہیں آئے نہ میں	جو بلا آنی ہو آئے شب ہجران سر پر
مجبو نکے بل نہ چلو خوب نہیں ہی یہ چلن	ٹیڑھی ٹوپی نہ رکھو ای مہ تابان سر پر
تیرا شیدا ہو جو مجنون لڑی رنگین	داغ جائے گل دستار ہو جانان سر پر
بجلی چمکائے لب یار مرا وحشت تو بھی	بارش سنگ ہو اور شورش طفلان سر پر
سچ ہو قول و قسم پر نہ کسی کے کوئی دے	جتنے جھوٹے ہیں لیے پھرتے ہیں قرآن سر پر
ہم ہمون دنیا میں شہ کشور ترک دنیا	عوض چتر ہو ظل شہ مردان سر پر

اب تملک گرم غزل کہنے کی کچھ فکر نہ کی
اور آپہونچی قلق فصل زمستان سر پر

ای جنون مجکو تیقن ہو گیا آئی بہار
کچھ تراوت سی گل داغ جگر مین دیکھکر

وصل کی شب طالع خوابیدہ جاگ اُٹھے مگر
سو گیا وہ ماہ جب صبح گجر مین دیکھکر

غنچۂ گل نافِ کو باندھین نشاء کس طرح
شاخ گُل کی سی لچک تیری کمر مین دیکھکر

جی مین تھا دیوار پھاندُون نکہت گل کی طرح
بدگمان کیا کیا ہو قفل اُسکے در مین دیکھکر

تھا جو شوق قتل سمجھا عید قربان کا ہلال
چاند اُس خورشید عالم کی سپر مین دیکھکر

ہمتو کیا ہر بے ہنر کو صبر آیا ای قلق
بھیک کا کاسہ کفِ اہلِ ہنر مین دیکھ کر

ہٹ گئے جب اُسکے آگے طایرِ دل چھوڑ کر
آپڑا بازِ نگاہِ یار کُندے جوڑ کر

سخت جانی نے کیا میرے ستم اچھا سلوک
تیغ قاتل بیٹھا ہے چلی مُنہ موڑ کر

کہہ دو آئے اب تصوّر اُس بُتِ بیباک کا
پردہ آنکھون نے کیا مژگان کی چلمن چھوڑ کر

پیاس اُلجھی ہو قاتل اور اک قطرۂ آبِ تیغ کا
مانگتا ہی خود وہانِ زخمِ تن مُنہ پھوڑ کر

جسکو اُس صیاد نے تاکا نہ کی ہرگز خطا
ناوکِ مژگان کو ابرو کی کمانمین جوڑ کر

ہو گیا غیرون سے آخر بزم خوبان مین بگاڑ
لیگئے تشریف تمتو ایک شوشا چھوڑ کر

حاشیہ

مہمان چند روزہ ہی فصل بہار باغ
گلچین کرے نہ بلبل گلزار سے بگاڑ

[illegible]

کافر سے ہی ملاپ نہ دیندار سے بگاڑ

وہ خفتہ بخت ہین کبھی سویا نہ ساتھ یار

[illegible]

ہم صحبتی غیر کی کیا ہی یہی جگہ
بعد فنا تو ہمکو نہ زیر مزار چھیڑ

وہ دل جلا ہون بعد فنا بھی جلو نگا مین
پروانو نسے کریگی جو شمع مزار چھیڑ

ابر سیاہ چھایا ہی ساقی شراب دے
بارش نے تار باندھا ہی مطرب ستار چھیڑ

شاید کسی رقیب کا پھر جوڑ پڑ گیا
کرتا ہی بات بات مین پھر وہ نگار چھیڑ

پہلو مین میرے بیٹھ کے ذکر وفائے غیر
مجھسے نئی یہ تو نے نکالی ہی یار چھیڑ

ممکن نہین جو عشق گل تر سے باز آئے
گلشن مین عندلیب کو گلچین ہزار چھیڑ

جی خوش ہو آدمی کا جو ہو دل لگی کا لطف
ہم اپنے غم مین ہین ہمین او نگار چھیڑ

دکھلا کے نقش پائے عدو کا گو نکا دے
بلبل کو چل کے باغ مین ای گلعذار چھیڑ

آزردہ ہو نجائے کہین پہلی شب ہی آج
اس بد مزاج کو نہ **قلق** بار بار چھیڑ

مول اپنی جنس دل کا نہ تکرار سے بگاڑ
سودا اپنا ہوا نہ خریدار سے بگاڑ

امیدوار رہتے تھے وابستہ وقت کے
غیر و نکی بن پڑی جو ہوا یار سے بگاڑ

لیسے بھی اپنے ہمسے صفائی نہ وہ رہی
جیسے ہوا اس آئنہ رخسار سے بگاڑ

[illegible]

ردیف ز

[illegible]

۷۹ تختی

گو صاف اُنھین کیا پہ کدورت نہین گئی — میری طرف سے دل مین ہین وہ بدگمان ہنوز
مر کر بھی عشق زلف کا چھوٹا نہ سلسلہ — ہوتے ہین صرف شانہ مرے استخوان ہنوز
گلشن مین مجھ اسیر قفس کے ہین یادگار — باقی جو کچھ ہین خار و خس آشیان ہنوز
چکھا ہی جب سے اُس لب شیرین کا ذائقہ — ہونٹھون پہ پھیرتے ہین ہم اپنی زبان ہنوز
پیوند خاک ہو گیا ہون نالہ کش — اک شور ہی زمین سے تا آسمان ہنوز
یہ نیلگون لباس مٹا نہین کبھی — کس غم زدے کے سوگ مین ہی آسمان ہنوز
اُسکی گلی مین قبر شہیدان ناز کے — باقی برائے نام ہین کچھ کچھ نشان ہنوز
گو بند کر چکا ہون مین سو بار اُنھین مگر — آمادہ بحث پہ ہین مرے ہمزبان ہنوز
تیغ نگاہ ناز سے قصہ تمام کر — قائل تڑپ رہے ہین ترے نیم جان ہنوز
باغ جہان مین ہم سا نہین خانمان خراب — پائی جگہ کہین نہ پئے آشیان ہنوز
ہون مشید رستاہ جنون مشق شکش — مجنون کی روح بھیجتی ہی ارمغان ہنوز
سو بار انقلاب زمانہ ہوا مگر — نا مہربان مرا نہوا مہربان ہنوز
بلبل سے مجھ سے نالون کی جب سے ہوئی ہی بحث — گلچین ہی چپ سکوت مین ہی باغبان ہنوز

[illegible]

وہ عاشق جانباز ہون گجان پہ کھیلون
پھندے سے تری زلف کے دل نکلے تو کیونکر

لاکھون پہ گرے یار کی شمشیر کا انداز
ہے معفدہ پرداز ادا فتنہ گر انداز

ہر رنگ کی صحبت مین قلق بیٹھے شب و روز
بدلا نہ طبیعت کا مگر عمر بھر انداز

کی یہ اطاعتِ دلِ دیوانہ چند روز
سمجھا کیا یگانہ مجھکو بیگانہ چند روز

رہنے بتو مجھکو دل مین جگہ دی تو کیا ہوا
کعبہ بھی تو رہا ہے صنمخانہ چند روز

لللہ ابھی دو دانہ کر دو آتی ہے بہار
رہنے دو مجھکو اور بھی دیوانہ چند روز

پھر داستان لیلی و مجنون کبھی نہ بھائے
سنیے اگر ہمارا بھی افسانہ چند روز

منھ لگ گئی تھی دخترِ رز کتنی ساقیا
چھوٹا نہ میرے ہاتھ سے پیمانہ چند روز

ہم بزم ہمکو یار سے رہنے نہ دیگا چرخ
مہمان ہے یہ رونق کاشانہ چند روز

بے یار زندگی مری کم موت سے نہ تھی
بدتر رہا لحد سے بھی کاشانہ چند روز

جلسے پری جمالو نکے رہتے تھے رات دن
اپنا بھی گھر رہا ہے پریخانہ چند روز

ہالہ ہے تا صفائی گل روے یار غیر
ہے کہکشان شمع ماہ کا پروانہ چند روز

[illegible]

[illegible]

کیا اُڑا لائی صبا تیرے بدن کی بوباس
کہ لباس گل میں ہو دلھن کی بوباس

بوسہ لے لیتے ہیں ہم بادہ کشی کے بدلے
مست کر دیتی ہو ساقی کے دہن کی بوباس

بے پئے مست ہوئے جاتے ہیں ہم بادہ پرست
ساقیا دختر رز میں ہو دلھن کی بوباس

صحبت گیسوئے مشکین کا تری ہو یہ اثر
نافۂ خال میں ہو مشک ختن کی بوباس

پھولونکی سیج مین خوشبو یہ کہان تھی توبہ
بچ گئی اب گل تر تیرے بدن کی بوباس

منھ پہ منھ رکھ کے ترے مر گئے یوسف کی طرح
جان دی سونگھتے ہی جیب قرن کی بوباس

اے نسیم نفس سرد کھلا دے ان کو
ہر گلی میں ہے مرے غنچہ دہن کی بوباس

گلشن حسن صنم میں تو کبھی لا صیاد
بلبلو کے ہو دماغوں میں چمن کی بوباس

ہمکنار ایسے میں اُس گل کے جو ہوں شادی مرگ
آئے آغوش لحد سے بھی دلھن کی بوباس

عرق جسم سے کیا تحفہ چمن سینچے ہیں
رخت گل میں ہو ترے جامۂ تن کی بوباس

کم لحد سے نہیں گلزار مجھے فرقت میں
گل نسرین یہاں ہو کافور کفن کی بوباس

کس گل تر کا تصور ہو کہ اے بلبل زار
بس گئی [illegible] چمن کی بوباس

ہو قلق اُلفت گیسو کو چھپاتے ہو عبث
کبھی چھپنے کی نہیں مشک ختن کی بوباس

[illegible]

از نتیجہ

[illegible]

سوتی ہے بزم کافر و دیندار بے ترے
خوش خون بیگناہ سے ہوتا نہیں کوئی
شاید مرے نصیب میں وصل صنم نہیں
سوتی ہے سیج پھولوں کی برہم ہے زلف پریش
صیاد بعد اپنے وہ رونق نہ پھر رہی

زاہد حرم میں دیر میں برہمن اداس
ہے مجھکو قتل کرکے مرا تیغ زن اداس
بیوجہ کب ہوا ہے رخ برہمن اداس
کمرا پڑا ہے ترے بے گلبدن اداس
سنسان ہو جو کنج قفس تو چمن اداس

کیا کوئی دل لگا کے کہے شعر ای قلق
ناقدری سخن سے ہیں اہل سخن اداس

لیگئے یوں مجھے من ہاتفی بیدادی کے پاس
حسرت قتل کا ہمسے نہ تقاضا اٹھا
دام الفت کی اسیری کا یہ تھا شوق مجھے
وقت اظہار غم وصد منہ وو رہی قاصد
قصد ہوا نہ خشم کے بجلی کھوے
کیسی تصویر کبھی ہاتھ سے اٹھا نہ قلم

جیسے لیجائیں گنہگار کو جلاد کے پاس
خود ہی سر بھیجدیا کاٹ کے جلاد کے پاس
گھر کرائے کو لیا خانہ صیاد کے پاس
رحم دل کوئی نہ تھا اس ستم ایجاد کے پاس
مژدہ بار سا نشتر جو ہو فصاد کے پاس
جا کے بیٹھے آئے کبھی وہ بہزاد کے پاس

یون تو ہین لاکھون ہی بازار حسن مین
ہو اپنے جنس دل کے خریدار کی تلاش

اُس بت پہ ہی دو ٹے ہین شیخ و برہمن
سبحے کی جستجو ہی نہ زنار کی تلاش

فرقت مین ڈھونڈھتے ہین دل گم شدہ **قلق**
پہلو مین اپنے کرتے ہین غمخوار کی تلاش

مثل فلک ہو منزلت و شان میفروش
ہو آفتاب شمسہ ایوان میفروش

جمشید اسکے کمین تو ہو شایان میفروش
جام جہان نما ہو کہ دکان میفروش

ظاہر اگر ہو رتبہ عرفان میفروش
واعظ ہون منبر و ثناخوان میفروش

رنگین گلا بونسے ہو دکان میفروش
پھولا پھلا ہے یہ گلستان میفروش

رنج خمار ہجر ذرے لب سے اب بلا
بنت عنب تجھے قسم جان میفروش

واعظ ہو امین صاحب کیفیت ایک ایک
کیا پوچھتا ہی حال مریدان میفروش

ہو دور چشم مست پڑھین لوگ خط جام
ہر مدرسے مین چاہیے دکان میفروش

کیا لاسکے آگے عقل فلاطون خم نشین
وہ بھی تھا ایک طفل دبستان میفروش

صحبت نصیب ہو تو وہ کیفیتین اٹھا مین
قاضی و محتسب ہین ثناخوان میفروش

بھری ہوئی ہے دل زار میں ہوائے قفس
چمن میں جی نہ لگا ہمیں سوائے قفس
لٹا اسیر ستم ہیں ہم مبتلائے قفس
کبھی نہ دیکھیں سوائے آشیان سوائے قفس
لیکن اسیری سے بہتر ہے اپنی آزادی
جو ساتھ اپنے رہا ہوں نہ آشنائے قفس
عندلیب خوش آواز ہوں جب آئی بہار
اسا قفس کے مرغ بیکار ہوں لگائے قفس
میں کیا بیان کروں لطف آشیانہ و باغ
کبھی آنکھ کھول کے دیکھا نہیں سوائے قفس
گیا نہ خار اسیری کا دل سے تا دم مرگ
ہزار چھوٹ کے صیاد سے بنائے قفس
نجات [illegible] سے صیاد دیا غلط نہیں
[illegible] نہ کبھی ہوا اب مجھے بجائے قفس
اسیر ہو کے [illegible] قلق اب دوا نہ سے
زیادہ کیوں نہ لگی سے مجھکو بجائے قفس
[illegible] شوق اسیری ہے کہ قدر صیاد

صاد مہملہ	ساقی کا لطف دیکھکے کہتے ہین جلکے غیر کرتا ہے آجکل **قلق** بادہ خوار عیش	**ردیف**

ہم مبتلا ہے رنج مین کرتا ہے یار عیش	کوئی مرے کوئی جیے پروا نہیں

لیتا نہ میں اُس ستم ایجاد سے قصاص
بلبل کا کون لیتا ہے صیاد سے قصاص

شیرین کو چاہیے تھا یہ تیشے سے پوچھتی
کس جرم کا لیا سر فرہاد سے قصاص

کرتا ہے یہ جو قد سے تمہارے برابری
لیتا ہے ارہ اسلیے شمشاد سے قصاص

برسوں ملال دیتا ہے دم بھر کی عیش کا
لیتا ہے آسمان دل ناشاد سے قصاص

لب پر دہان زخم جگر کے یہ شور ہے
کوئی نہ لے مرا مرے جلاد سے قصاص

فصل بہار آتے ہی پہنائیں بیڑیاں
لیتا ہے جنون مجھے آزاد سے قصاص

اے گل ہمیں چمن سے اُٹھوا کے پھینکدے
لے فاختہ کے خون کا شمشاد سے قصاص

انصاف کو نہ ہاتھ سے دے باغبان اگر
لے خون عندلیب کا صیاد سے قصاص

بدلے جفا کے کرتا ہون مہر و وفا **قلق**
کیا لون مین اپنے بانی بیداد سے قصاص

[illegible]

وہ عندلیب ہوں [illegible] جان بہار قفس
[illegible] اسیری [illegible] قفس
[illegible] قفس
[illegible] قفس
[illegible] قفس
[illegible]

۸۵

کیا جانیں کون روگ ہو عشق ہے بلا جان
سایہ ہو کوئی یا کہ چھپتا ہے یا مرض

عیسیٰ کے پاس بھی کوئی اسکی دوا نہیں
کہتے ہیں جسکو عشق وہ ہے موت کا مرض

وعدہ وصال کا نہ کوئی سچ کہا کبھی
تمکو بھی جھوٹ بولنے کا ہو گیا مرض

آئینہ رو جہان کوئی دیکھا پھسل پڑا
آئے ہمارے دل کو تو ایسا نہ تھا مرض

بقراط کیا مسیح بھی دیکھیں تو دیں جواب
تیرے مریض عشق کا ہو لا دوا مرض

دانتوں پہ شیفتہ تھے ہوئے اب فدا لب
تھا روگ ایک تو یہ ہوا دوسرا مرض

آرام درد عشق سے دل کو کمال ہے
صحت سے بھی عزیز مجھے ہے سوا مرض

واقف ہیں ہم نتیجہ آزار عشق سے
بے گور کے چھٹ کے کوئی تو یہ جا چکا مرض

الفت کے عارضی کی دوا ہو اجل کے پاس
جاتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا مرض

کیا کیا ترس کے نکلتی ہو جان زار
اس عشق کا ہو سب سے نرالا سوا مرض

دل کو ہمارے الفت عارض ہے عارضی
کیا اسے قلق رہا ہے کسی کا سدا مرض

لے قمر خط سے رہیگا نہ جمال عارض
مثل خورشید ہے اک روز زوال عارض

ردیف ضاد معجمہ

آفت ہین گل کی گرمی تو ہے بلبل ہزار ضبط
ہوتا نہین ہے میری طرح نوبہار ضبط
کیا تنگ کردن مین درد جگر بار بار ضبط
اک روز جان سے گیا اے گلعذار ضبط
دل کی بجز اس آتش مین رو کر نکال لے
اچھا نہین ہے اس قدر اے بیقرار ضبط
[illegible] خطا کا نہین وہ ستم بھی
غصے کے وقت دے [illegible] پردہ دار ضبط

[illegible]

اس قدر عاشق خیدا اسے ہوا ہے روپوش
خواب مین بھی نہین آتا ہے خیال عارض

ہو مقابل تو تری گرمی بازار ہو سرد
ہے یہ خورشید درخشان سے سوال عارض

ہے سے لینے مین جو کاٹا تو نشان دانتون کا
بن گیا حسن نزاکت سے ہلال عارض

سبزۂ رخ پہ ہے پروانہ شعاع خورشید
ماہ کی آنکھ کا تارا ہے وہ خال عارض

چشم یار آئینۂ رُخ مین ہر کب عکس فگن
کہتے ہین اہل نظر اُس کو غزال عارض

غیرت تار شعاعی ہے ترا سبزۂ خط
رو کش شمع تجلی ہے جمال عارض

جوہر آئینہ سے دیجے اسے کیا تشبیہ
سبزۂ خط ہے ترا گرد ملال عارض

فلک حسن و لطافت پہ زحل تابان ہی
یا سویدا ہے دل حور ہے خال عارض

مثل آئینہ ہے وہ چاند سا چہرہ شفاف
پرتو ابروے پُرخم ہے ہلال عارض

مہر و مہ پر نہین موقوف کچھ اُٹھے جو نقاب
شمع طور آج ہے مشتاق جمال عارض

خانۂ دل مین لگا دیتے ہین ہم آئینہ
فکر تزئین مین جو کرتے ہین خیال عارض

جل ہے چاہے خط سبزہ پہ قربان کرے
نقد دل عاشق رُخ کا تو ہے مال عارض

خط کی آمد مین تو باقی نہ رہی وہ رونق
اے قلق دیکھئے کیسا ہو مآل عارض

[illegible]

لب و دندان تیرے یاد آتے ہین صاف	جو کرتے ہین ہم شیر و شکر ربط
ضرر پہونچے مقرر اک نہ اک دن	کرے ناجنس سے انسان اگر ربط
دماغ اتنا کہان ہے بے جو احسان	نہ صندل سے کریگا درد سر ربط
بہت موزون ہے تیری بیت ابرو	بہم رکھتے ہین یہ مصراع تر ربط
جلاوے گی جگر کو آہ سوزان	کرے گا پینے سے کیونکر شرر ربط

ردیف	قلق کا اُن سے تھا جو رنگِ صحبت گل و بلبل مین کب ہے اس قدر ربط	طائے معجمہ

ہم تو آزاد ہوئے یان کبھی دم محظوظ	لوگ اس غمکدہ مین ہوتے ہین کیونکر محظوظ
جیسے زندان سے رہا ہو کے ہوے یوسف شاد	روح یون قید بدن سے ہوئی چھٹکر محظوظ
صبح عیش اپنی شب غم ہمین دکھلائیگی	رنج کے بعد ہوا کرتے ہین اکثر محظوظ
شادی قتل سے ہی دلمین ہر اک شادی مرگ	تیرے جانباز ہین کتنے تہ خنجر محظوظ
آتش عشق سے یہ دل سوزان کو ہاے چین	آگ مین جلنے سے ہوتا ہے سمندر محظوظ
دل مرا نفس کُشی کرکے ہوا یون شاباش	قتل دارا سے ہوا جیسے سکندر محظوظ

[illegible]

حرمت بڑی ہے اُس کی کرو ہجو اسقدر
نکلی نہ خم سے بزم جوانان مست مین
پھر مجھسے اسطرح کی نہ کیجیے گا دل لگی
بیخود شراب شوق نے شب کو یہ کر دیا
قربان اس حجاب کے اس شرم کے نثار

لازم ہے دُخت رز کا نہ تھے وہ عطا لحاظ
پیر مغان کا بنت عنب نے کیا لحاظ
پھر اس گھڑی تو آپ کا مین کر گیا لحاظ
اُن کو رہا حجاب نہ مجھکو رہا لحاظ
اتنا نہ عاشقون سے کرا ہو نہ تھا لحاظ

ردیف | محجوب ہے مزاج قلق اپنا اس قدر
کرتے ہین اپنے خُرد کا بھی ہم بڑا لحاظ | عین مہملہ

دل کو نہین ہے اور اب ایسی بہمبر طمع
وزات بڑھتی جاتی ہے دولت کے ساتھ حرص
ہو گا بغیر ذلت و خواری نہ کچھ حصول
چھاتی کے نیچے رکھتی ہے گنجینہ لے زر
مستغنی مزاج ہون ایسا کہ اہل زر
شوق جواب نامہ مین حاضر ہے نقد دل

ہے تیرے نقد وصل کی آنکھون پہ طمع
اللہ آدمی کو بھی ہے اس قدر طمع
تقدیر سے سوا جو کیے گا بشر طمع
او آسمان زمین کو بھی ہے کسقدر طمع
رکھتے ہین مجھ فقیر کی مانند زر طمع
لے سے اگر تجھے ہو کچھ نامہ بر طمع

[illegible]

یوں رہی عدم ہوئی بوصف عذار لنگ
محسوس آج تک ہوئے نقش پائے شمع

جلنے سے سوز عشق میں پروانے کے حصول
اسے تو کاش اتنی اُدھر کو لگائے شمع

اُس شعلہ رُو کی دیکھے جو عاشق سے گریبان
پروانوں کو نہ اپنے کبھی یوں جلائے شمع

میں جل رہا ہوں کہ رُخ روشن کی یاد میں
مجھ دل جلے کے سامنے کوئی نہ لائے شمع

جل جلکے ایک رات میں طے کی عدم کی راہ
سیکھی فراق یار میں یہ فنا پائے شمع

اک شاخ گل کے بزم میں بھرتا ہوں آہ گرم
باد سموم چلتی ہے گل ہو بجھائے شمع

اس درجہ ہے ہیبت جب آئے تو خوف سے
ظلمت کدے سے میرے وہیں بھاگ جائے شمع

شعلہ کی طرح عاشق آتش بجان ہوں میں
میرے جو منہ چڑھے تو بہت منہ کی کھائے شمع

پروانوں سے یہ کرتی ہے ہر بار گریبان
محفل میں یار کے نہ کوئی گل کھلائے شمع

ایسا فروغ آتش حسن صنم کا ہے
چاہے تو اپنے شعلۂ رخ سے جلائے شمع

کرتی وہ سوز غم سے قلق کیا برابری
عاشق کی طرح سے دل روشن تو لائے شمع

ہاتھ سے اپنے اگر روشن کرے وہ حور شمع
روشنی پیدا کرے مثل چراغ طور شمع

جو دیکھے تجکو تو ایسا ہو شرمسار چراغ
چھپے قمر نہیں پتنگو نکے بار بار چراغ

کرے اپنے داغ محبت سے دل مرا روشن
خدا کے گھر میں جلاتے ہیں ای نگار چراغ

حضور زلف صنم سوز داغ دل ہے کیا
جلے نہ سامنے کالے کے زینہار چراغ

وہ دل بجھا ہون کہ روشن کبھی ہوئی گل
جلا میں گر سر تربت ہزار بار چراغ

سموم آہ نے گل کر دیا اسے بھی ہاے
شب فراق میں تھا اک جو غمگسار چراغ

ہو یہ داغ تہ عشق زلف میں یون شاق
ہو جیسے گرمیکی راتوں میں ناگوار چراغ

تمھاری زلف کا سودا ہوا ہی گل ایسا اسے
حریر شعلہ کو کر ڈالے تار تار چراغ

یقین ہے آئے چکا چوندھ اسے بھی مہر لطح
جو بے نقاب تجھے دیکھے ای نگار چراغ

بہار بھی مری نظروں میں ہی خزان شب ہجر
چھٹے جو پھول میں سمجھا ہی شکبار چراغ

فروغ شمع خوب نہیں نہ کیونکر اسکا ہو
دیار حسن دل افروز کا ہی یار چراغ

نشان دولت الفت ہی داغ سر میرا
جلاتے ہیں سر بام اپنے مالدار چراغ

شب فراق بھر و نہیں جو آہ گرم کوئی
ہوا میں اڑتے پھریں صورت شرار چراغ

وہ نور حسن ہی تیرا کہ مثل پروانہ
خدا ہو شمع ترے چہرے پہ نثار چراغ

شعلے کے اضطراب سے روشن تھا بزم پر — تیغ فروغ حسن سے بسمل ہوا چراغ

کرتا ہی پیش شمع رخ یار گر میان — پروانو کو جلانے کے قابل ہوا چراغ

لالہ کا چمن مین تو تجکو یقین ہوا — روشن سر مزار عنادل ہوا چراغ

آہون سے داغ دلکو ہوتا تھا کچھ فروغ — روشن ہوا ہین گھر کا یہ مشکل ہوا چراغ

انگشت شعلہ پھر شہادت بلند کی — شب سکے نور حسن کا قائل ہوا چراغ

فانوس تک سے پڑنے کیے تجکو دیکھکر — دیوانہ ایسا ای مہ کامل ہوا چراغ

اُس مہوش کے پرتو نور عذار سے — چندے ہین رو کش مہ کامل ہوا چراغ

سمجھا مین نور خال فرقن اُسکا دیکھکر — روشن کوئی سرچہ بابل ہوا چراغ

بھڑکا یہ شعلہ حسن سراپاے یار کا — ہر رونگٹا فتیلہ ہر اک تل ہوا چراغ

نالہ شرر فشان وہ کیا شبکو مجھے لوگ — روشن میان کوچہ قاتل ہوا چراغ

بھلسایا تھوڑا ہجر کی شب یون جلا لئے — یان بھی جلانیکے لیے نازل ہوا چراغ

اُس شمع رو کا گرم نظارہ ہو جو مین — جلکر حسد سے بیچ مین حائل ہوا چراغ

توسے تو آفتاب سے دعوٰی ہمسری — اُسکے مقابلے کے بھی قابل ہوا چراغ

آب دیتی ہو اپنی فراموش ابھی اسے	خورشید حشر اپنا اگر دیکھ پائے داغ
نہیں کہاں یہ سوز ٹیس اور یہ تپاک	لالہ نہ میرے داغ سے اپنے ملائے داغ
زاہد کو ہو جو صحبت رندانہ کی ہوس	توبہ کا اپنی اس دل سے چھڑائے داغ
دم بھر یہاں بسر نہ ہوئی اپنی عیش سے	دست جفائے چرخ سے اغونہ کھائے داغ
سینے کو میرے تختۂ لالہ بنا دیا	اسکی بہار مین تو نیا رنگ لائے داغ
سوزش سے سکی ہتی ہو سینے مین دل لگی	حسرت رسان دل نہین کوئی سوائے داغ
بھڑکا رہا ہو آتش فرقت کو سینے مین	ڈر ہو کہین نہ آگ کوئی اور لگائے داغ
ہو جلوہ گر خیال رخ آتشین اگر	مشعل ہمارے خانۂ دل مین دکھائے داغ

دل میرا اور بلبل و لالہ کا ہی قلق
پیدا ہوا ہو باغ جہاں مین برائے داغ

ردیف ف

یہ مانگتا ہون دعا ہاتھ اٹھاکے سوئے نجف	مرا غبار آئی ہو خاک کوئے نجف
چلا ہون لیکے مین دنیا سے آرزوئے نجف	رہیگی مجکو جنان مین بھی جستجوئے نجف
انکھین دل مین تصور ہو زلف حیدر کا	ہمارا در نجف ہو گیا ہی موئے نجف

[illegible]

یکایک اُٹھے تپ غم کی کسطرح ایذا
کبھی ہوے نہین فصلی بخار سے واقف

خیال خط نہین آتا ہو دلمین بھولے سے بھی
خضر ہو نہین میرے دیار سے واقف

ہنوز عارض دلبر ہی گرد خط سے پاک
یہ آئنہ نہین اتبک غبار سے واقف

وہ ایک رات تو مجھسے الگ نہ سوئیگا
ہوا جو لذت بوس و کنار سے واقف

چڑھے گا جسپہ جن جان لیکے اُتریگا
نہین ہو نشۂ الفت اُتار سے واقف

وہ مست خواب ہو بلبل چمن مین شور نکر
نہین تو ناز کی خوے یار سے واقف

وہ ناتوان ہون مرے دم سے لاغری ہی زیست
اجل نہین ہو مرے جسم زار سے واقف

ہم ابتدا ہی سے دل کا کہا نہ کرتے قلق
جو ہوتے عشق کے انجام کار سے واقف

بولے گا کون عاشق نادار کی طرف
سارا زمانہ آج تو ہی یار کی طرف

جن آنکھ سے لیا تھا دل اُٹھ رہی آنکھ
حیرت سے دیکھتا ہون رخ یار کی طرف

دربان کبھی جو روکے وہ نازک مزاج ہین
مُنھ کرکے سوئین ہم نہ دیوار کی طرف

ہاے مجھے ہو بوسہ نکا کر لو ابھی حساب
فاضل ہو کچھ ہمارا ہی سرکار کی طرف

[illegible]

[illegible]
بادشاہ ہون سے مقابل مین ہی جاہ عاشق
[illegible]
عالم حشر کو کیا دیتا ہی سیاہ عاشق
[illegible]

مصر مین ایک ہی یوسف تھے مہاتی کہو
کچھ نئی رسم نہین کرتا ہی بیداد وہ شوخ
یون تو محبوب جفا کیش بہت ہین لیکن
عشق بازی پہ مری طعن نہ کر ای واعظ
زہر و تریاق کی ہو آنکھ مین جسکی تاثیر

لکھنو شہرہ ہی حسین ہین گھر گھر معشوق
ستم و جور کے سب ہوتے ہین خوگر معشوق
کوئی مرضی کے موافق ہو ستمگر معشوق
میرے اللہ کا ہی میر و پیمبر معشوق
ابتک ایسا نہ چڑھا کوئی نظر پر معشوق

اگ پریزاد کو تسخیر کیا ہی جب سے
اپنے مشتاق قلق رہتے ہین اکثر معشوق

دلمین ہی اُنکے غم حال تباہ عاشق
وہی ہی اللہ نے جن شوخ نگاہون کو کچھ آنکھ
دل معشوق تو کیا تم ابھی ناواقف ہو
قدر دان جتنے ہین خوش چشم یہ حال اُنکا ہی
اُنکو آتا ہی عیادت کو دم نزع تو آ مین
دور ہین روز تصور کی لگی رہتی ہی

بو تش کعبہ بنا بخت سیاہ عاشق
تاڑ لیتے ہین وہ لاکھون مین نگاہ عاشق
عرش اعظم کو ہلا دیتی ہی آہ عاشق
دیکھتے رہتے ہین ہر وقت نگاہ عاشق
کھوٹی کیون وقت سفر کرتے ہین راہ عاشق
حال معشوق کا ہی پیش نگاہ عاشق

[illegible]

۹۵

دل ہی مجہ مست کا دیوانۂ چشم ساقی
اس خرابات مین ہی جام پہ مینا عاشق

یاد کاکل مین شب ہجر سحر ہو کیونکر
تیرہ روزی پہ مری ہی شب یلدا عاشق

جام سان جور رہا کرتی ہی مستی مین مدام
جام ساقی پہ ہی کیا نشۂ صہبا عاشق

حال موسی کا نہین آنکھ سے دیکھا شاید
کسکے دیدار کا کرتے ہین تقاضا عاشق

جان پا جاتا ہی دو بات مین ہر دل مردہ
اس تکلم پہ ہوا اعجاز مسیحا عاشق

تیری بازار محبت کا نرالا ہی چلن
مول ہان لیتے ہین بیچ کے سودا عاشق

ہمسے مفلس کے لگے ہاتھ تو دکھلا مین مزا
مالدار دنیہ عبث ہی زن دنیا عاشق

طوطی گلشن اعجاز ہی تیرا خط لب
ہمتو کیا دیکھین تو ہون خضر و مسیحا عاشق

وہ ملے غیر سے تم اور حسین سے نہ ملو
جور معشوق کا لیتے نہین بدلا عاشق

چلبلے والو نہ بنیرنگ جہان ناز کرے
مین نہ معشوق کسیکا نہ کسی کا عاشق

دل تو پروانۂ شمع رخ دلبر ہو مرا
سوز حسرت ہی مرے داغ جگر کا عاشق

جگر ملبوس ہی کیا آپکے عریانون کو
کبھی ہوتے نہین آلودۂ دنیا عاشق

ہمنے تو سیکڑون کو دلسے فلق پیار کیا
کوئی معشوق مگر اپنا نہ پایا عاشق

[illegible]

ابتک نہ میرے ملنے کی پروا اسے ہوئی ۔ آتا ہے ننگ لیتے ہوے مجکو نام شوق

رہتی ہے صید لو کی اسے فکر ہر گھڑی ۔ صیاد مرغ دل ہے گرفتار دام شوق

رکھتا ہے راہ عشق مین اے کبک اگر قدم ۔ بسمل سے پہلے سیکھ لے طرز خرام شوق

وحشت جنون نہیں جاتے ہی دی پہلے یہ صدا ۔ دیوانگان عشق کو پہونچے سلام شوق

پڑھتا ہے وہی تو نہین کلمہ ہر اک حسین ۔ مانند معجزہ ہے ہمارا کلام شوق

دیتا نہ جان ابلق چشمان یار پر ۔ ہوتی جو اختیار مین میرے لگام شوق

باقی ہے عشق رفتہ کا یہ زمین بھی نشان

داغ دل و جگر ہین **قلق** نقش گام شوق

دیکھے جو اسکے شمع گلو مین ضیاے طوق ۔ پروانے کی طرح ہو نہ کیونکر فداے طوق

وحشت ہوئی ہے دیکھکے اسکی ادائے طوق ۔ حلقہ ساتھ بیڑیوں کے کیون نہ لائے طوق

جنبش کرون جگہ سے تو زنجیر کھڑکھڑائے ۔ نالہ کرون جنون مین تو گردن ہلائے طوق

لاغر جنون نے ہے زنگن مین ہون بکمال ۔ درکار اس پر ہے چھلا بنائے طوق

طفلی مین اے پری ترا دیوانہ ہون مجھے ۔ زیور کوئی پسند نہین ہے سوائے طوق

[illegible]

[illegible]

۹۷

آخر ای چرخ تجھے ہونا ہی پامال زوال	دیکھیں کھتا ہی بلندی پہ تو گردن کب تک
اا شہ اُٹھ جائیگا تو روح رہیگی باقی	کیا بتاؤں ترے کوچے میں ہی مسکن کب تک
فقے فقرے سے عیاں ہوتی ہی نرگس کی سال	جذب دل لائیگا اُسکو سر مدفن کب تک
صحبت بلبل و گل کے ہی عبث تو در پے	باغبان سبز رہیگا ترا گلشن کب تک
آخر اس شعلہ مزاجی کی بھی کچھ حد ہی حضور	رہیگا غیر کے بھڑکانے سے بدظن کب تک
کیا نسے لیجیے ہر تن سے جُدا کیجیے مرا	خم رہے تیغ کے مانند یہ گردن کب تک
ہر سخن میں ہی کنایہ تو ہر اک بات میں رمز	سبزہ آغاز ہی صاحب ترا لڑکپن کب تک
سبز کر کشت تمنا مری ای ابر وصال	آتش ہجر جلائے مرا خرمن کب تک
اک نظر دیر میں یا کعبہ میں دکھلادے جمال	بحث کرتے ہیں یہ شیخ و برہمن کب تک

قطعہ

اسد اللہ مدد کے لیے کافی ہیں

حیلے روبہ کیطرح ڈھونڈھینگے دشمن کب تک

اس خاکسار کو یہ ہوئی ہی پسند خاک	ہوتی نہیں زمین سے ہرگز بلند خاک
برباد اس جہاں میں ہی روز چند خاک	روندے کبھی تو آکے تمھارا سمند خاک

[illegible]

دامن تک اُسکے پہونچی ہو اُڑکر پسِ فنا
کس درجہ ہو **قلق** مری اقبالمند خاک

بارِ الم کے ہون متحمل کہان تلک
بوجھ اسقدر اُٹھائیے اُٹھے جہان تلک

یوسف کا میرے مول ٹھہیگا کہان تلک
بندے کو بھی عزیز نہین نقد جان تلک

اُس خوش نگہ کی گردش چشم سیاہ نے
پیسے برنگ سرمہ مرے استخوان تلک

لاغر وہ ہون جو سایۂ بال ہما پڑے
سارے بدن کی چور ہوئین ہڈیان تلک

کہنا کہ محو خال نے افیون کھائی ہی
لاؤ اُسی بہانے سے اُسکو یہان تلک

مانند شمع سوز نہانکا ہی یہ حال
داغ جگر سے لیکے ہماری زبان تلک

کیونکر ہمارے جائیگی اب کوئی نکلے راہ
اغیار سے گھسے ہوئے ہین پاسبان تلک

بدمست ہین مغبچے ہی ہمسے کیا ہین شاد
محو دعائے خیر ہی پیر مغان تلک

آتشو تجھے نہ بلبل نالان لگے ایک دن
آئی نہ برق خندۂ گل آشیان تلک

ایسی گریز رب کو ہی مجھسے کسطرح
آتی نہین قضا بھی ترے نیمجان تلک

چورنگ کرچکے جگر و دل تو میری جان
تیغ ادا کے ناز اُٹھاؤن کہان تلک

مخمس ۹۹

قدرت ایسی ہی ہو حق نے آپکو گر چاہیے — کیجیے ارض و سما زیر و زبر یا غوث پاک

صورت روباہ بھاگے سامنے سے شیر نر — ہو سگ در آپکا گر حملہ ور یا غوث پاک

مائل پرواز اگر ہو آپکا باز جلال — نسر طائر کے بھی کانپیں بال و پر یا غوث پاک

جن و انسان کیا میان مجلس وعظ حضور — کون تھا جسکا نہوتا تھا گذر یا غوث پاک

یہ توکل تھا سوائے فقر و فاقہ آپ نے — عمر بھر دیکھا نہ ہے مال و زر یا غوث پاک

فاسق و فاجر تھا کیسا ہی ہوا کامل ولی — پڑ گئی جسپر توجہ کی نظر یا غوث پاک

جن و انسان و ملائک سے بھی یہ ممکن نہیں — جو ریاضت آپنے کی عمر بھر یا غوث پاک

اولیا میں آپسا حاجت روا پاتا نہیں — آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہوں جدھر یا غوث پاک

بعد ائمہ کے خدا نے اپنے بندوں کے لیے — ختم کی حاجت روائی آپ پر یا غوث پاک

آپکے خوان کرم سے کیا ملک کیا جن و انس — کون تھا ہوتا نہ تھا جو بہرہ ور یا غوث پاک

فیض اسے کہتے ہیں تھا جسنے دامن آپکا — آرزو بر آئی اسکی جلد تر یا غوث پاک

غیر ممکن ہو وہ بھٹکے منزل مقصد کی راہ — جس کسی کا آپسا ہو راہبر یا غوث پاک

جو شرف اندوز درگاہ معلی ہوتے ہیں — ہو نہ غبطہ کیونکر انکے بخت پر یا غوث پاک

نامہربان ہین صدکی نمون ہی قمر کا
کیا ہی پھر فلک سے رنج بتان کا رنگ
جلتا ہوا ہی یار کی سی کا لگایا ہی
انجم مین جھلکا ہی وہ شب کے سما نکا رنگ
بلبل گل نفاق کا پایا ہزار دن کو
دیکھا نہ ہم نے کسی باغ جہان کا رنگ
دایم شگفتہ رہتی ہین گلہائی داغ دل
اس باغ مین ہی ایک بہار وخزان کا رنگ
یکسانی ہی ادو ہی ادو ہی تجھ تو بھی باقی
دکھلا گیا ہمین نثار خزان کا رنگ
رنج نقاب شب ہجر جو اس مہر حسن سے
فق ہو گیا رخ قمر آسمان کا رنگ
میر یہ طرح ہی یہ بھی کسی گل کی عندلیب
دیکھو جو زرد کب ہی رخ زعفران کا رنگ
رنگین بیان وہ ہین یہ جمن روزگار مین
سب مین کبھی سے ہماری زبان کا رنگ
اک وہ روش ہے دست حنائی کا گفتہ ہون

مخمس ۱۰۰

[illegible]

تیرے تھلے بلبل و گل منھ چڑھ چکے گیا
ودلو بھو کر چکا ہو نمین قائل الگ الگ

ہم و نفاق عشق سے مدت تلک رہا
مین دل سے اور بھسے مرا دل الگ الگ

تا ہو تمیز لذت بادام و شہد مین
بوسو نکا چشم و لب کے ہون سائل الگ الگ

کس کسکو دو نمین سخت مصیبت مین جان ہی
رخسار و زلف مانگتے ہین دل الگ الگ

کیا مہر و ماہ کیا گل و شمشاد و آئینہ
سب ہو چکے ہین تیرے مقابل الگ الگ

یکتا تو وہ ہی مومن و کافر یہود و گبر
وحدت کے تیرے سب مین یہ قائل الگ الگ

پائے نگاہ اہل نظر کے پڑے ہین نیل
رخسار ناز مین یہ نہین تل الگ الگ

آگے تو ساتھ رہتے تھے ہم ہالہ سان پہ اب
رہتا ہی ہمسے وہ مہ کامل الگ الگ

انداز و ناز و غمزہ و شوخی و کجروی
ہین ایک میرے دم کے یہ قاتل الگ الگ

قبضے پہ ہاتھ رکھکے **قلق** نے لڑائی آنکھ
کل ہر رقیب سے سر محفل الگ الگ

ہر گل کھلنے لا ئیگی ایسا بیان کا رنگ
بلبل ہزار اڑا لئے مری فغان کا رنگ

وہ تیر ہی جو دیکھ لے رخ تتا بکا رنگ
گھٹ جائے شرم سے شفق آسمان کا رنگ

[illegible]

۱۰۱

لاکھا ہو نہ پہ دیکھکے مجکو یہ شک ہوا
ہستی کی ہم عدم مین بہت دھوم سنتے تھے
نین آنکھو نکا ڈھلا ہو تمنائے دید مین
صحرا سے عزم کوچۂ قاتل ضرور ہو

لاکھی ہو سیر باغ کے درج دہا نکا رنگ
دیکھا وہان سے آ کے عجب کچھ بیانکا رنگ
بیطور کچھ ہو کل سے ترے غنچا نکا رنگ
اب چند روز دیکھیے جلکر وہا نکا رنگ

وصف مسی وہان عجب انداز سے کیا
محفل مین جم گیا قلق خوش بیانکا رنگ

ہمتو ہون دل لیے ور ہین اپ اور لوگ
واعظ ہمین ڈراتہ و فور گناہ سے
سودائے عشق یان تو ہو سر مین بھرا ہوا
آزادگان عشق ہر اک حال مین ہین شاد
ہین سیر بو بیائے توکل کے فاقہ مست
یان ہو فقط ہوس قد و دندانکے دید کی
سنجوگ ایک اپنا تمھارا ازل سے ہی

سونگھین گل عذار کی بو باس اور لوگ
اُسکے کرم سے ہوتے ہین بے آس اور لوگ
نام جنون سے کرتے ہین وسواس اور لوگ
ہو نگے اسیر رنج غم و یاس اور لوگ
ہوتے ہین مضطرب غم افلاس اور لوگ
کھلتے ہین اُسکے دانتو نپہ الماس اور لوگ
پوچھین بر ہمنو نسے تو راس اور لوگ

گلزار مین ہر سمت گھٹا چھا گئی ساقی
خار اُسنے دیا مجکو تو یون پھول گئے غیر
آیا جو گلگشت چمن جب وہ شہ حسن
ہو گل جو ترے گوہر دندان کا پڑے عکس
قرآنکی جا چاہیے کچھ شغل گلستان
مہر رخ انور سے جو اُٹھین گے نقاب آپ
مجھ مست کو گلشن مین صبوحی ہو جو درکار
جب کرتے ہین سیر چمنستان مضامین
خوش چشمو کی پڑتی نہین آنکھین گل نرگس
لکھی جو قسے رنگ طلائی کی صفت خوب
چڑیا ہی اگیا کی بھی بنجاتی ہی بلبل
ہو گی نہ کبھی اُس لب رنگین کے مقابل
کیونکر انہی آنکھ چمکتا جو شب لف مین ہی گل

غنچے مین گلابی مین بھرا ہی شفق مین پھول
مجذوم کا جسطرح سے جاتا ہی بدن پھول
بلبل نے تصدق مین لٹائے کئی من پھول
سمجھا مین ابھی موتیے کے در عدن پھول
بلبل کے گرین جبکہ جوانان چمن پھول
سمجھا مینگے سورج مکھی ای غنچہ دہن پھول
خورشید ہو ساقی شفق صبح چمن پھول
چن لاتے ہین گلچین کیطرح اہل سخن پھول
سنبر کے عوض چرتے ہین ای گل ترے ہرن پھول
سونے کے لٹا دونگا دم ذکر سخن پھول
محرم مین جو رکھتا ہی تو ای رشک چمن پھول
جس رنگ سے چاہ ای شفق شام مین پھول
کیا صبح ہما گوشہ کا مارا ہی کرن پھول

١٠٢

۱۰۳

لذتیں ہیں مجھے یہ پائی ہیں کہ سو بار ہوں قتل
زندہ کر دے جو خدا دو دو بارا قاتل

تیری تلوار کو رومال میں بھاری دونگا
سبکی سے سر اگر تن سے اُتارا قاتل

واحبب القتل وہ ہیں سر ہیں خمیدہ جنکے
تیغ ابرو کا تری ہے یہ اشارا قاتل

جیتے رہنے کی ندامت سے مئو ہیں بموت
سخت جانی سے **قلق** جب مری ہارا قاتل

سامنے ابر مژہ کے جو ہیں آئے بادل
عرق شرم میں غیرت سے نہائے بادل

ہجر دلدار میں ہر سمت جو چھائے بادل
تو مری آہ کے جھونکوں سے اڑائے بادل

چشم تر سے نہ مری آنکھ ملائے کہہ دو
آبرو اپنی بڑھا کر نہ گھٹائے بادل

ابر مژہ سے بھی بدتر نظر آئے مجکو
فرقت یار میں گھر گھر کے جو آئے بادل

در گلزار پہ برسا تیں مستو نکی ہر دو ک
سیر ہو باغ کی دیوار جو ڈھائے بادل

دوں جو تشبیہ تری ابرسی سے ای گل
چمن دہر میں پھولے نہ سمائے بادل

سرخی پانکی مسی پر نظر آجائے بہار
شفق شام کا عالم بھی دکھائے بادل

ہو وہ برسات کہ دامن سے ہوں زاہد کے
کیا عجب داغ جو تقوی کا چھڑائے بادل

[illegible]

داغ پر داغ محبت کے سہے اُف بھی نہ کی
میری درمان سے ہی پرہیز جو اُس عیسی کو
پاس گو کچھ نہیں جز درہم داغ سودا
سانپ دنیا کے بکھیڑوں سے چھڑایا مجکو

ہوگئی شہرۂ آفاق وفاداری دل
موت کے پاس تو ہی چارۂ بیماری دل
سوز اُلفت ہی مگر گرمی خریداری دل
لاکھ جانیں ہو ہیں ممنون گرفتاری دل

فائدہ ملتا ہی تریاق کا اس سم میں ہمیں
رحمت جان ہی قلق درد گرفتاری دل

اللہ رے حسن صنعت دو قد بنائے دل
ہو لطف وصل یار جو رونق فزائے دل
اور ان جفا شعار حسینوں پہ آئے دل
بھائی ازل سے آنکھ کو یہ دولت سرائے دل
دکھلائے جذب عشق میں کچھ کام آئے دل
شاید ہو کوچ قافلۂ عقل و ہوش کا
کہتے ہیں پیار کرنے پہ تو غش ہیں یہ مگر

وسعت میں بڑھ کے عرش سے ہی تنگنائے دل
عشرتکدہ بنے ابھی ماتم سرائے دل
اپنے کیے کی آپ سزا کچھ تو پائے دل
کوئی مکان پسند نہیں ہو سوائے دل
اسوقت میں تو آنکھ نہ تجھسے چرائے دل
آتی ہی میرے کان میں بانگ درائے دل
اپنی گرہ میں اور نہیں کچھ سوائے دل

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مثل زمین ہو عالمِ بالا کو زلزلہ	پہونچیں جو گوش عرش تلک نالہ ہاے دل

اشعار میرے کیون نہون پر درد اسقدر
موزون کیے ہین مین نے قلقؔ نالہ ہاے دل

نہ کل تک تھے وہ منھ لگانیکے قابل	ہوے آج باتین بنانے کے قابل
تری بندگی اور سیہ کار مجھسا	یہ سر اور ترے آستانے کے قابل
لبِ زخم دل پر یہ ہی شور قاتل	تری تیغ کا پھل ہی کھانے کے قابل
نکالے صنم پیٹ سے پانون تمنے	ہوے جب کہین آنے جانے کے قابل
دلِ بوالہوس لائق داغِ الفت	یہ درہم نہ تھے اس خزانے کے قابل
ان آئینہ رویونکی الفت نے اے دل	نہ رکھا ہمین منھ دکھانے کے قابل
کہان سے ہین کھٹکے چلو اس چمن سے	نہین یہ جگہ آشیانے کے قابل
ہٹینگے ہین گستاخ اے شمع پیکر	نہین تیری محفل مین آنے کے قابل
کوئی اُس کے دزدِ حنا سے یہ کہدے	مرا نقدِ دل ہی چرانے کے قابل
کبھی خون مین میرے بھی ہاتھ تر کر	یہ مہندی ہے تیرے لگانے کے قابل

بحر ۱۰۵

[illegible]

[illegible]

ردیف میم

غزل ۱۰۶

بدعہد اگر سمجھتے تو دیتے نہ دل کبھی / دم میں تمھارے آگئے قول و قسم سے ہم

پاتے ہیں ذرے ذرے میں اس مہر کا فروغ / اونی کو بھی نہ دیکھیں کبھی چشم کم سے ہم

جادو بیان ہیں قہر غضب کے ہیں حالیہ / اس شوخ کو گھر اپنے لگا لائے دم سے ہم

اقلیم عاشقی میں سلیمان وقت ہیں / تسخیر کرتے پریوں کو نقش و رقم سے ہم

پامالوں کا ہے پایہ افتادگی بلند / سیکھے یہ چال یار کے نقش قدم سے ہم

درد و جفا سے ہوتی ہے چشم وفا کمال / رحمت بہت اٹھاتے ہیں تیرے ستم سے ہم

بچتا ہے ہیں ترک ملاقات یار سے / خوش چھوٹ کے ایک ان کے ہوئے قید غم سے ہم

دل کو ہمارے الفت مژگان یار ہے / رکھتے ہیں کام خنجر قاتل کے دم سے ہم

جب تک نہ دینگے بوسہ تریاق خال لب / جانبر نہونگے افعی گیسو کے سم سے ہم

کرتے ہیں فیض بادہ سے سیر طلسم نشہ / جام اپنا کم سمجھتے نہیں جام جم سے ہم

عشق میان یار نے مارا ہمیں بے گناہ / نالش کرینگے حاکم ملک عدم سے ہم

روز جزا کا خوف نہیں کچھ ہمیں قلق / پائینگے خلد الفت شاہ امم سے ہم

[illegible]

ڈر یہی پیغامبر کا سر نہو تن سے جدا	بھیجکر پچھتا رہے ہین وصل کا پیغام ہم

جب کوئی نایاب ہاتھ آتا ہو مضمون دہن
ای **قلق** بیشک سمجھتے ہین اُسے الہام ہم

صاف باتون سے ہو گیا معلوم	ہوتے ہو مطلب آشنا معلوم
کشتۂ تیغ نگہ سے کیجیے گا	چشم و ابرو سے ہوگیا معلوم
ابتدائے محبت دل کی	یہ نہ تھی ہم کو انتہا معلوم
کچھ دہن ہی نہین ہو وہ ناپید	کمر یار بھی ہو نا معلوم
دور تک اُس کے مری رسائی ہو	تجھسے ای بخت نارسا معلوم
جب کہا روکے تجھپہ مرتے ہین	ہنس کے بولا وہ بُت خدا معلوم
مہربان آج کل ہو وہ سنے مہر	اسین ہوتی ہو کچھ دغا معلوم
تم سخن ساز ہو بڑے ای جان	طرز تقریر سے ہوا معلوم
جب مجمع مین ذکر وصل کیا	بولا مطلب نہ کچھ ہوا معلوم
بدگمان وحشت نہ رہے واعظ ہو	ہم کو ہوتی ہو پارسا معلوم

بحر ۱۰۷ غزل

[illegible]

قدر اپنی نہ جہان میں ہوئی باوصف کمال
شکوہ کرتا ہون بتا ہی کہ تو فرماتے ہین
جان نثاروں سے ہی تیغ نگہ یار کا قول
ہم شکایت نہین کچھ کرتے تمھین منصف ہو
ہم سمجھتے ہین پڑھائی ہوئی باتین کرو
گیسوے یار کے سودے نے کیا خانہ خراب

صفت کوگل ہی باغین برباد ہین ہم
خانہ بربادی عشاق کی بنیاد ہین ہم
دم مین لاکھون کو گرین قتل و جلاد ہین ہم
واجب الرحم ہین یا قابل بیداد ہین ہم
طفل مکتب ہو تم اے جان ابھی استاد ہین ہم
کیا ہوا خواہی صیاد مین برباد ہین ہم

ردیف	آج ہوتی ہی قلق قطع امید دیدار نگران اسلیے سب سے رخ جلاد ہین ہم	نون

کرینگے ہمسے وہ کیونکر نباہ دیکھتے ہین
گمان قاصد گم گشتہ ہمکو ہوتا ہی
تمھاری آنکھون کے گشتے بڑے مبصر ہین
ہزار لڑا تو ولے کی سن نہ واعظ کی
یقین ہوتا ہی برگشتگی قسمت کا

ہم ان کی تھوڑے دنون اور چاہ دیکھتے ہین
کبھی جو کوئی کبوتر تباہ دیکھتے ہین
یہ خوب صالت تیغ نگاہ دیکھتے ہین
کہین کریم بھی ہی دل گناہ دیکھتے ہین
پھرے ہی جو تمھاری نگاہ دیکھتے ہین

بقیہ صفحہ ۱۰۸

صفحہ

[illegible]

صفائے حسن جاناں حیرت افزائے زمانہ ہو
اٹھوں تا روز محشر سر خرو کشتوں میں قاتل کے

کریگا باندھ کر اُلٹا دھڑا صیاد قید اسکو
ہو شہرہ قاف سے تا قاف ہم جادیپانو نکا

ہدف وہ ہوں کہ اٹھا دو دل تعظیم کی خاطر
بیاباں مرگ ہوں ہمسایہ ہمدرد کا ہوگا

وہ ہوں آزادِ عشق قید لگا کر باغ میں بستر
دل سودا زدہ پہ پھیر آنکھ اسکی نہیں پڑتی

ہوا میں پانچوے ہے اثر باد بہاری کا

جوانی کیا جلا کر دیتی ہے آئینہ رو میں
لحد میں چھوٹی مہندی اسکی کھٹا تیر پہلو میں

زر گل تو لیگی لیبن جو نظرونکی ترازو میں
وہ انساں میں جو لیتے ہیں ترازو ونکو قابو میں

جب آیا ناوک قاتل جگہ دی میں نے پہلو میں
مرا مرقد بنایا تربت مجنوں کے پہلو میں

قفس قمری کے لٹکانے گئے سرو لب جو میں
زر داغ جنوں تلتا ہے نظروں کی ترازو میں

صدائے خندۂ گل ہے نری تی کے گھنگرو میں

مبارک دیر و کعبہ ہوں **قلق** شیخ و برہمن کو
بچھائیں گے مصلا جل کے ہم محراب ابرو میں

کیا جب ضبط گریہ فرقت ساقی میں
رہے ہیں انقلاب عشق سے سب اپنے بیگانے

نکل آئے برنگ شیشۂ می خشک آنکھو میں
لگے قابو میں دل تھا پہلے اب ہے انکے قابو میں

۱۰۹ [illegible]

[illegible]

امان جان نہیں پاتے ہیں کشتۂ دیدار
تمھاری تیغ نگہ کی کہیں پناہ نہیں

عبث ہی غفلت طفلانہ چونک ای غافل
یہ مہد دور جہان پھر خوابگاہ نہیں

وہ خوش نصیب ہیں جو ہیں سپلر نگ حنا
چھوٹیں وہ پاؤں ہیں تنی دستگاہ نہیں

ہیں یوسف دل گم گشتہ کی تلاش میں ہم
نہ جھانک آیا جسے کوئی ایسا چاہ نہیں

وہ ایسا قاتل بیرحم بے مروت ہے
کہ اسکی تیغ کے قبضے میں بھی پناہ نہیں

تمھاری آنکھ سے کب ہو وہ لگاوٹ نصیب
ہرن اگرچہ ہیں خوش چشم خوش نگاہ نہیں

طریق عشق میں ہی جا بجا نشیب و فراز
جو قطع تیز روی سے ہو یہ وہ راہ نہیں

فزوں حصیر توکل ہی تخت شاہی سے
کلاہ فقر کم از تاج بادشاہ نہیں

مرے کریم کی رحمت ہے بے حساب ای شیخ
نہو جو عفو وہ ایسا کوئی گناہ نہیں

نہیں ہیں قابل تکلیف شرع دیوانے
زمین شور سے سلطان بھی باج خواہ نہیں

اس آرزو پہ ہوا خاک بھی مگر ہیہات
مرے غبار کو دامن سے اسکے راہ نہیں

کرونگا عرض دم پرسش عمل اتنی
ترے کرم سے زیادہ مرے گناہ نہیں

ضرور چاہیے عاشق پہ شفقت معشوق
گدا نواز نہو جو وہ بادشاہ نہیں

قاتل ہی قتل عاشق کا

تھا عاشق بیدل ہی کا ای جان ہی

میں وہ شاخ خشک ہوں ... نہیں

۱۱۰

یون شب وصلت ہے ہر شب القدر ملتی نہین
جیسے صبح عید سے کوئی سحر ملتی نہین

سب تو قصر و باغ ہوا مین فلک منصف تو ہو
ایسے مردے کو زمین بالشت بھر ملتی نہین

ہمسا عاشق قسمتون سے پا گیا ہو قدر کر
جنس اک بیکار مفت ای بے خبر ملتی نہین

خوب دیکھا خوب ڈھونڈھا ہر سوا لکھنؤ
کوئی بستی صورت آباد ای نظر ملتی نہین

ہم بھی غیرون سے عوض لیتے لیکن کیا کرین
چارہ گرون کو بھی حکومت اسقدر ملتی نہین

دم بدم اٹھتے ہین شعلے دل سے ہجر یار مین
اک نفس آسودگی مثل شرر ملتی نہین

جان عالم ہے مرا سلطان عالم ہے فلق
حسن کی دولت کسیکو اسقدر ملتی نہین

دیکھکر جوبن مرا گلگشت چشم مست کا
آنکھ نرگس کی بھی گھر یون جھپک کر ملتی نہین

شام کو نسبت ہے عاد زلف دوتا سے نہین
صبح نور روئے اقدس سے سحر ملتی نہین

گوہر دندان عالی کی کرون کس منھ سے وصف
مجکو گلی کے لیئے آب گہر ملتی نہین

گو مشابہ چشم اقدس سے ہے کچھ آہو کی آنکھ
پر یہ چتون یہ لگاوٹ کی نظر ملتی نہین

نور گردرہ کے آگے چاندنی بھی گرد ہے
نقش پا سے بھی تو شکل قمر ملتی نہین

اسقدر رعب عدالت شہ کا ہو نہان تو کیا
شیر کی روباہ سے بھی اب نظر ملتی نہین

غزل ۱۱۱

[illegible] سکندر اس عہد مین ڈھونڈھا ہے کبھی
[illegible] اصلاح نے سلطان [illegible] ملتی نہین [illegible]
[illegible]

وہ نہین بھی اپنی طرح ہم اور دیکھے ہین
تو دورہ کریم ہو اک عمر کیا ہین دیکھے ہین
ابھی سے حال یہ ہین امیر وار دیکھے ہین
وہ اپنی جگہ یون کا فروا تھا دیکھا
ہزاردون شوق شمشاد [illegible]
کسی شمشاد کا [illegible]

[illegible]
قرن نصیب ہو فصل بہار [illegible] زمین
فلک ابھی سے لگاوٹ [illegible] دیکھے ہین
ہم بچے [illegible] ما اللہ [illegible] پانی مین
بھی نہین اوج کمال بھی [illegible] کان مین
پیدا ہوا ہے [illegible] آن بان مین
اعزاز مین ادا مین [illegible]
کوئی نہ پہنچ سکا بارسا دیکھا جہان مین

اچھا نہین ہر غیرونکا مجمع مکان مین
پڑے ہماری آنکھو نکے کمر مین ذیب تھے
مانند برق کوندتی ہی ابر زلف مین
اُس طفل کی جو دھیا نمین تھی توتلی زبان
لگاتا ہی جب بہار مرا غیرت چمن
قاتل ہمارا جیتے جی ہوتا نہ فیصلہ
میخوار و نکے ہجوم سے ہی تنگ مَے فروش
لکھا جب اپنی آبلہ پائی کا ماجرا
مر گیا مین ابرو پُر خم کو دیکھ کر
ایفاے وعدہ کرکے ہمین توجلا لیا
خود بینی آج کل ہی یہ مدنظر اُنھین
جلتے ہین میرے شعلہ آوازی سے رقیب
اے جان جان یہ شہرہ پرواز حُسن ہی

مطعون ہو بچاؤ کہین تم جہا نمین
چھالر مژہ کی چاہیے تھی سائبانمین
اے جان صاعقہ ہی کہ بجلی ہی کانمین
ہنگام ذبح ہوگئی لکنت دہانمین
کیا منہ سے پھول جھڑتے ہین اک ایک تانمین
پڑتی نہ تیری تیغ اگر درمیان مین
شیشو نکو بھی جگہ نہین ملتی دُکان مین
چھالے پڑے ہزار قلم کی زبان مین
کیا تیر کا ہی توڑ تمھاری کمان مین
اے جان تم جو آئے تو جان آئی جان مین
دیکھو کہ آئنہ ہی جدا خاصلہ نمین
مانند شمع رکھتا ہون آتش زبان مین
چھالا نہین ہی موتیو نکا تیر سکانمین

ولولہ آجائے ہو جلائے تہ و بالا زمین	ہین اگر ہی آسمان آمادہ فریاد ہون
کون تجھسے ٹرھکے ہی مشکلکشائے دوجہان	تیرے ہوتے غیر سے مین طالب امداد ہون
دم سلامت طفل اشک خون کا دنیا مین ہے	چار مین کہنے کو تو مین صاحب اولاد ہون
چاہتا ہون کوئی تربت کا نیا ہو بے مجاز	کشتہ انداز خوبان ستم ایجاد ہون
گفتن کیا ہی حسینون ہی مین میرا ذکر حسن	جسپہ پریان جان دیتی ہین وہ آدم زاد ہون

لاکھ پہ کھوٹے کرین مجھسے کھرا ہین اے قلق
دم مین لاکھون پرکھ لیتا ہون وہ نقاد ہون

سمائے حسن کے خورشید نور جان عالم ہین	ضیا بخش رخ ہر ماہ پیکر جان عالم ہین
خدا خود نا خدا ہے کشتی اقبال عالی ہی	جہاد بندگان حق کے لشکر جان عالم ہین
ہر اک نقش قدم ہی آشیان مرغ سعادت ہی	ہمائے اوج اقبال سکندر جان عالم ہین
منور بزم عالم شعلۂ رخ سے نہو کیونکر	کہ شمع محفل ہر ماہ پیکر جان عالم ہین
فروغ نام حاتم روبرو ایسون کے ہوتا ہی	سپہر بخشش و ہمت کے اختر جان عالم ہین
ملاحت اک نمک پروردہ سرکار عالی ہی	صباحت مین سمن رو سیمبر جان عالم ہین

لو ڈوبی سکے دل بھی اسے پوچھے نہ پھر کوئی
وہ شانہ زلف کی جو نہ ہو مشک ناب مین
تب دیکھئے وہ رخ ہوا عزت سے یہ بغیر
قطرہ رہا نہ خون تن ماہتاب مین
دل آ گیا ہے دیدۂ فولاد پیار
کیا ہو رہا جو صبر ہے چنگل عقاب مین
کیا کیا ذکین اٹھائے ہین اس دل کے واسطے
مجھ سو جھتا نہین ہے قلق اضطراب مین
دو گز زمین مین جہان خراب مین
دیکھا ہون نقش موج ہمارے سراب مین
ہم کی غیر سے سب کرتے عتاب مین
بلبل کا درد دل کا پڑھے کس عذاب مین

محتسب کے ہاتھ سے تنگ اسقدر ہین اے قلق
آ گئے ہین نالش کو سب میخوار قیصر باغ مین

پنہان ابھی ہے وہ رخ روشن نقاب مین
رعشہ گر پڑا ہے تن آفتاب مین

ہے جوش بحر اشک کا چشم پر آب مین
دریا مین ہے حباب کہ دریا حباب مین

کب ہے شباب بحر جہان خراب کو
دیکھا ہو ابھری ہے دماغ حباب مین

معشوق شہر گمین یہ کیون نکلے اپنی جان
بیبا کیون سے لطف اٹھا ہے حجاب مین

اس عشق سے بچا نہین کونین مین کوئی
انسان تو کیا فرشتے پڑے ہین عذاب مین

بے اذن کوئی گھر مین ہمارے نہ آنے پائے
دربان کو یہ حکم دیا میرے باب مین

دریا یہ بہر غسل گیا جب وہ آفتاب
آنسو بھر آئے دیکھ کے چشم حباب مین

اُسکے رخ صبح سے دعوی ہمسری
منھ دیکھے صبح آئینہ آفتاب مین

تب قائل کرامت پیر مغان ہو شیخ
قاضی کو حال آ گئے جو بزم شراب مین

جام جہان نما سے نہین کم یہ نیند بھی
دنیا کی سیر کرتا ہے انسان خواب مین

بجز رح ہے کے مست محبت ہوا ہوا
تلوار کیا اُجھائی تھی قاتل شراب مین

بیمار دل ... عذاب مین
[illegible]

پرتو فگن ہی آئنے مین یون رُخ حبیب | پڑتا ہی عکس ماہ کا جس طرح آب مین

پیری نے ہمسے سب کا عوض لے لیا قلق
جو جو مزے اُٹھائے تھے عہد شباب مین

دل ہی ملول یار رُخ بے نقاب مین
رکھتا ہی لعل خون جگر آفتاب مین

کیونکر نہ غصہ تیز ہو اُنکا شباب مین
آتی بہت ہی بو تپ تلخی گلاب مین

دل ہی امید وصل سے کس پیچ و تاب مین
گو خضر اسیر ہو گئے دام سراب مین

مجرے پہ جستار بجائے وہ زہرہ وش
جلتا ہی جل ترنگ کا قصر حباب مین

لاکھون بنا دئے ہیں مگر نیند نہ آنکھ مین
ملتا ہی کیا ہی لطف صنم کے عتاب مین

کیا شوق دید نشتر مژگان بیان کرون
مانند نبض ہی رگ جان اضطراب مین

کب ان جلون کی عشق مین ہوتی ہی چشم تر
گریان ہی جب تلک کہ ہی خامی کباب مین

ڈرتا نہیں کسی سے جو عاشق کا مست ہے
مستی ہی فیل مست کی کیا اس شراب مین

خوش صبح سے ہو گشتہ رنگ صبح کیا
پروانہ شاد ہو نہ شب ماہتاب مین

ہم رند مشرب ہین نہین خوف بازپرس
یکسان ہی اپنا حال خطا و صواب مین

115

مین اک غریب مہمان اور سات آسمان مین
کس سرزمین پہ جاؤن رہنے کو [illegible] ہے مشکل
آغاز عاشقی ہے اگر وہ امتحان مین
اے بت عبث ہے ترسا [illegible]
یاران رفتگان کی خبر کچھ تو دو کہان ہین
اہل عدم سے اتنا مین پوچھتا ہون
رونق تھی جنکے دم کی وہ لوگ اب کہان ہین
محفل مین دوستون کی [illegible] ڈھونڈھتی ہین
ہم سب جہان مین راضی وہ خوش ہین جہان مین
شکوہ نہین جو گھر مین غیر آکے مہمان ہین

غالب اپنی بعد مرون بھی دادی طلب مین	ریگ روان کی صورت ہر وقت ہے سفر مین
اے دل یہ وہ گیسو ہے پُر خطر نہایت	لٹ جاتے ہین مسافر اکثر اسی سفر مین
بنت العنب کی فرقت دلکو نہین گوارا	بوتل لگی ہوئی ہے آٹھون پہر کمر مین
برباد کر رہا ہے کیون میری خاک ظالم	کیا فائدہ فلک کا ہو گا مرے ضرر مین
سبکو ہے پاس مہمان تو دلکو لوٹتی ہے	اے لف یار اندھیرہ ہے تیرے ہی گھر مین
غیرون نے سب اخفا بھی ہوتے نہین کبھی وہ	آگے تو آہ میری مشہور تھی اثر مین
اے ماہ مصر خوبی آگے تمھارے کچھ بھی	حسن حجاب یوسف چھپتا نہین نظر مین
وہ برق حسن مستی کملے مین ہنس رہا ہے	بجلی چمک رہی ہے دامان ابر تر مین
معشوق کی تواضع عاشق کو نفع کردے	لب خشک ہین صدف کے گو آب ہے گہر مین
وہ آفتاب تابان آیا ہے کس چمک سے	ساقی مجھے صبوحی دے تو بھی جام زر مین
چھوڑ آئے یار پہلی منزل ہی مین یہ سچ ہے	سب حال دوستی کا کھل جاتا ہے سفر مین

حال دل قلق کیا ہر بار پوچھتے ہو
جسکی نہین دوا کچھ وہ درد ہے جگر مین

قلق ۱۲۶

[illegible]

سیر کرتا اُسے دیکھا ہو جو بازارون مین
مشتری ہوتے ہین یوسف کے خریدارون مین

چاہتے ہین کہ کوئی غیرت یوسف بھی جائے
کسقدر کھوٹے کھرے بکتے ہین بازارون مین

دو قدم چلکے جو تو چال دکھاوے اپنی
ٹھوکرین کھاتے پھرین کبک بھی کہسارون مین

خون عشاق سے لازم ہو یہ پرہیز کرین
کہ شمار آپکی آنکھون کا ہو بیمارون مین

شیخ کعبہ ہو دیا برہمن بتخانہ
ایک ہی در کے یہ دونون ہین پرستارون مین

دیکھیے کتنے خریدار ہین کیا اٹھتا ہو
جنس دل بیچکے اکھوائی ہو بازارون مین

فصل گل آئی خزان بھی ہے گزار اگر
طائر دل ہو ہنوز اُنکے گرفتارون مین

سیر کیواسطے نکلا جو وہ رشک یوسف
بند ہوتے ہوئے ٹھٹ لگ گئے بازارون مین

یہ نیا یار کی سرکار مین دیکھا انصاف
بے گنہ بھی گنے جاتے ہین گنہگارون مین

کہین ڈھونڈھے سے بھی ملتے تھے نہ ارباب کمال
جن دھون قدرشناسی تھی خریدارون مین

تیغ قاتل کے گلے ملتے ہین خوش ہو ہو کر
عید قربان ہو محبت کے گنہگارون مین

کسی ہمسے نہ اُٹھا ہونی صحبت گل
ہو ضعیفی تن زار اپنا ہو اُن خارون مین

قلق اثبات دہن مُنھ کے نہ کھلوائے کبھی
ہو بڑی بات اگر بات رہی یارون مین

آئیگا اُنکے کوئی مقرر نہین ہو دن	آ نکلے ایک بار کہین سال وماہ مین
چھینا گلی مین اپنے حسینون نے نقد دل	لوٹا ہو رہزنون نے مسافر کو راہ مین
کرتی ہو قتل بانکی ادا اسکی خلق کو	بیٹھا لگا ہو تیغ کا تیری کلاہ مین
رُکتے ہی اُس سے آنکھ فلک تھے حباب وار	بحر قضا کا گھاٹ ہو تیغ نگاہ مین
دل آ گیا وقن پہ تری یک بیک مرا	گرتا ہو کوئی دیدۂ دانستہ چاہ مین
خوش چشم تو وہ ہو کہ غزالان ختن و چین	آنکے ترے سماتے نہین ہین نگاہ مین
ہو شور آمد آمد قاتل جو دیر سے	ہنگامہ جان نثارونکا ہو قتل گاہ مین
کیا تمکو حظ زیست ہو آشنا تو پوچھتا	ہوتی اگر خضر سے ملاقات راہ مین
ای سرو قد گیا ہون جو سیر باغ جب	لپٹا ہون ہر شجر سے ترے اشتباہ مین
خورشید و ماہ کی بھی جھپکتی ہو اکثر آنکھ	ذرونکی وہ چمک ہو تری گرد راہ مین
آتا ہو او شکار فگن گر تجھے تو آ	امیدوار صید ہین نخچیر گاہ مین
سیندور اسکی مانگ مین دیتا ہو یون بہار	جیسے دھنک نکلتی ہو ابر سیاہ مین
غفلت یہ ہو کسیکو نہین قبر کا خیال	کوئی ہو فکر نام مین کوئی فکر جاہ مین

۱۱۹

اجر یہ ہو نہ جائے کہین خوف ہے کمال
رکھتے ہین طفل اشک کو اس سبب نگاہ مین

ہم صاف دل ہین صورت آئینہ اے فلق
سب نیک ہین ایک ہماری نگاہ مین

آراستہ ہوئی ہین گل سرو چمن مین
شاید چمن آرا کوئی وارد ہو چمن مین

بیہوش ہون اک چشم خمارین کا مین ساقی
مت ڈال قدح ناف غزالان ختن مین

پوچھا جو نکیرین نے تو شرم عمل سے
منھ ڈالدیا مین نے گریبان کفن مین

خجلت سے ترے آگے سفید ایسا ہوا ہے
اک بوند لہو کی نہین لالے کے بدن مین

صیاد نے کی ایک نئی طرح کی بیداد
لٹکایا قفس لاکے مرا نخل چمن مین

اُلفت نے بہت انکی کنوین مجکو جھکائے
جی چاہتا ہے ڈوب مرون چاہ ذقن مین

سنتے ہین سزا ہمسری قد کی وہ دینگے
شمشاد چنے جائینگے دیوار چمن مین

دیکھا دم گلگشت تو نقاش ازل نے
رنگ اُسکا بھرا چہرۂ گلہائے چمن مین

پہچانیگا منزل ہے کڑی دیکھے کہان ان
کچھ زاد سفر باندھ لے دامان کفن مین

دی ہے قد رعنا سے کسی نے انھین تشبیہ
بیوجہ اکڑتے نہین شمشاد چمن مین

کبھی [illegible] ہم دیکھی یہ حیرت ہی
بلبلو ادو سے کیو نگر ہم آدم زاد کرتے ہین
[illegible] دیوانے [illegible] دم قدم سے رونق زندان
[illegible] ہین تمام شہر کو آباد کرتے ہین
شکر کو قدر نعمت ہوتی ہی بعد زوال آیا
ضعیفی مین لبت عہد جوانی یاد کرتے ہین
تصور مین اٹھاتے ہین [illegible] کی لذت دیتے ہین
[illegible] چمن اسطح دلکو شاد کرتے ہین
بہار آئی ہو عشق نوبجز کا ہی شور نالون کا
ترے دیوانے زندان جنون آباد کرتے ہین
گذر جو ہو گیا ہی جب براہ ویرانہ صحرا مین
الگ اک جو ہے اپنی آہ کا اسناد کرتے ہین
اگر انصاف سے دیکھو تو وہم انکا غنیمت ہے
خرابات مغان کو بھی آباد کرتے ہین
قلق ہم [illegible] ہین [illegible] بعد گذر بت ہین
[illegible] ہین وہ امداد کرتے ہین
[illegible] ۱۹۰۹ [illegible] جنون تاریخ [illegible]

تو ہی منصف ہو عاشق کو کوئی اتنا ستاتا ہی
تجھی سے ہم ترے بیداد کی فریاد کرتے ہین

قلق ایسے ہوے ہین ہم فراموش انکی خاطر سے
کبھی بھولے سے بھی ہمکو نہین وہ یاد کرتے ہین

ستم وہ طرفہ کرتے ہین نئی بیداد کرتے ہین
اسیر اور دنکو کرتے ہین ہمین آزاد کرتے ہین

بہار آئی ہی مشق نالہ و فریاد کرتے ہین
مدرس ہی جنون اپنا سبق ہم یاد کرتے ہین

قلق جب دوستان رفتگان کو یاد کرتے ہین
مآل کار اپنا سوچکر فریاد کرتے ہین

بتون کے جور سے نالے جو ہم ناشاد کرتے ہین
فلک سے ساکنان عرش تک فریاد کرتے ہین

وہ ہمکو بیچکر گلشن مین گلچھرے اڑاتے ہین
قفس مین ہم تڑپتے ہین گرے صیاد کرتے ہین

کوئی مجھسا نہو گا کشتۂ ناشاد عالم مین
تاسف نوجوانی کا مری جلاد کرتے ہین

سمجھتے ہین جو دیوانہ مجھے زینت پسند ونکا
تکلف بیڑیو نمین ہر برس حداد کرتے ہین

الہی شکر نالون نے اثر اتنا تو دکھلایا
وہ دلکو تھام لیتے ہین جو ہم فریاد کرتے ہین

ترے نالون سے تنگ آئے ہین ایسے میرے ہمسائے
عدم التمیمن مری جا جاکے سب فریاد کرتے ہین

نہین دیکھا ہی شاید اس سہی قامت کو گلشن مین
یہ دعوی اتنی کا اپنی کیا شمشاد کرتے ہین

[illegible]

[illegible]

دل

دل ناشاد قلق کو بھی کبھی شاد کرو
ای شہ حسن فقیرون کی دعا لیتے ہین

روتے روتے ہجر مین بے نور آنکھین ہو گئین
رفتہ رفتہ صورت ناسور آنکھین ہو گئین

ضعف سے طاقت گئی بے نور آنکھین ہو گئین
دست و پا بیکار ہین معذور آنکھین ہو گئین

فرقت ساقی مین مژگان دار بست تاک ہین
آنسوؤن سے خوشۂ انگور آنکھین ہو گئین

کن نشیلی آنکھ والون سے لگی گلشن مین آنکھ
نرگس شہلا کی کیون مخمور آنکھین ہو گئین

نوح کی کشتی قد خم گشتہ میرا بن گیا
اشکون سے طوفان اٹھا تنور آنکھین ہو گئین

نارسا فرقت مین نالان ہین مرے تار نگاہ
دیکھ مطرب کاسۂ طنبور آنکھین ہو گئین

دیکھکر مین گر پڑا غش کھا کے موسی کیطرح
میری خاطر اسکی برق طور آنکھین ہو گئین

لوٹ لیتے ہین متاع دل ہر اک انسان کا
اسلیے رہزن تری مشہور آنکھین ہو گئین

خانہ ہائے چشم مین یہ سیم بر رہنے لگے
ہم فقیرون کی تو ذی مقدور آنکھین ہو گئین

دیکھکر آنکھین تری پیدا ہوا آزار دید
شکل نرگس میری بھی رنجور آنکھین ہو گئین

لوٹ مژگان پھری ہاتھ مین ہین دست ناز
حسن کی دولت سے کیا مغرور آنکھین ہو گئین

[illegible]

اسکے بوسوں میں مزا ملتا ہو کیسہ ہے جو قلق
لب شیرین نہیں مدت میں شکر پارے ہیں

اور بھی پیاری نظر آتی ہیں ہمارے آنکھیں
نشے میں جو ہیں لوچ تو بارے آنکھیں

گو کیا کرتے ہیں خوش چشمی کا دعوا آہو
آنکھیں کھل جائیں جو دیکھیں ترے پیارے آنکھیں

کہکشاں جا لگ ہر شب لعنت ہے مجھ ہلال
رخ جو ہو چاند کا مکھڑا تو ستارے آنکھیں

تیرے دانتوں کا تصور جو رہا پیش نظر
رات بھر ہجر میں گنتی رہیں تارے آنکھیں

نیچی نظروں نے مجھے دیکھتے ہیں وصل کی شب
اونچی کرتے نہیں وہ شرم کے مارے آنکھیں

کبھی مجھکو کبھی غیروں کو لگا دیتے ہیں
خوب سیکھیں ہیں لگاوٹ کے اشارے آنکھیں

دیکھو صاحب بینش نہیں ہوتے خود بین
اپنے کو سکتی نہیں آپ نظارے آنکھیں

تو وہ خوش چشم ہے جو دیدہ نرگس بھی خمار
تیری آنکھوں پہ ہرن صدقے اتارے آنکھیں

محض نادان ہیں تجھ سے جو کریں ہم چشمی
چشم انصاف سے دیکھیں تو بچارے آنکھیں

پھوٹ جائیں ہیں غیر دنکی آئی آنکھیں
تنگ ہے جو دیکھیں تری پیارے آنکھیں

ای قلق ہاں نہ وہ ماہ جو نشان چھپ کے
دیکھنے کے لیے بیچ جائیں ستارے آنکھیں

۱۲۲

بقیہ ۱۲۳

وحشت گراسے سیر سے تری ہو کے بھاگتی
دور ہوتے ای پتنگ جو شمع لگن کے پاؤن

خاک چمن پہ پاؤن جو رکھین بہار مین
قمری کیطرح سرخ ہو زاغ وزغن کے پاؤن

قدرت خدا کی بے سروپائی پہ یہ ستم
آئے ہاتھ مین نہ سر ہو نہ چرخ کہن کے پاؤن

دیکھا جو تیرا ہاتھ تو یہ مرتبہ ملا
بت تکدہ مین چومتے ہین برہمن کے پاؤن

ہاتھون نے میرے ہتھا ہر جگر مین رات دن
دست جنون سے ہے چرخ کہن کے پاؤن

نقش قدم پہ مینے اگر پاؤن پہ دھرین
مانند کبک سرخ ہون زاغ و زغن کے پاؤن

لیجائین کیمیا گر سے ہاتھون ہاتھ ابھی
روندین ہما ہی خاک جو اس سیمتن کے پاؤن

بیٹھا یہ پاؤن توڑ کے نقش قدم کیطرح
اٹھے نہ رہ طلب مین نہ مجھ خستہ تن کے پاؤن

آنکھون سے دیکھو دبھون جو سبو بھی ہو
بھبتی کہون کہ نکلے ہین سر پہ ہرن کے پاؤن

غیرت نکالا ہاتھ مین پھر وقت سیر جو
نکلے ہین فتنہ پھر اس کم سخن کے پاؤن

رسی سے کس کے مجھ عاشق زلف دراز ہون
مشتاق بیڑیون کے سو ہین ہر سن کے پاؤن

قیمت گھٹائی اور بھی مہندی کے رنگ نے
سونے کے ہو گئے ہین مرے سیمتن کے پاؤن

گلگشت کیا نسیم چمن کی اڑائی ہے
ہین بے صدا خرام مین اس کم سخن کے پاؤن

دیکھنا کیا کیا ابھی رسوا کریگا دل ہمین
وصل مین اُسکی جو خلوت سے نہ اک بوسہ ملا
ب ویسے ہی تیرے تنگی لب ساحل ہمین
کشتہ ہو جائین اگر ہر تیغ نگاہ ناز سے
جاننا دشمن اپنی کیون دیا ہو دل ہمین
ای انفعت حسن کی شہرت ہوئی
لیکن اسیر بھی نہ سمجھے وہ کسی قابل ہمین
چمن سے گذری نہ دم بھر بھی [illegible] مین

بھڑک گیا ہو اک ستم ایجاد پر مائل ہمین
داخل ہو ذوق حسن پہ بھی سرنوشت مین
کسطرح دیر بازی کا پیکا بہ ہمہ قلق
کسطرح جی سے لگا ہمارا [illegible] مین
ہم [illegible] گلشن کو سے فرصت کے ہین
[illegible] بنگ مین اور دو سا [illegible] مین
واقعی [illegible] ہو [illegible] مثال
ایسی ہی رو دکی تو کبھی ہو گرد بہشت مین
ایسے صنم کی طرح [illegible] بھی باز آئے

خال سیہ سبزۂ خط سے نہین عیان
دہقان نگہ یار کا مسکن ہی کشت مین

مین اک پریکا دیکھنے والا تھا اے قلق
حورونکو آنکھ اُٹھا کے نہ دیکھا بہشت مین

کو مین کے مزے ہین گی سرنوشت مین
پریان اگر یہان ہین تو حورین بہشت مین

بیفائدہ جھگڑتے ہین یہ شیخ و برہمن
کعبہ مین کیا ہو جو کہ نہین ہو کنشت مین

بعد فنا بھی یہ دل سوزان ہو اپنے ساتھ
دوزخ بغل مین لے کے چلے ہین بہشت مین

ہمسا کوئی جہان مین نہین ہو الم نصیب
آئی کبھی خوشی نہ دل غم سرشت مین

عریان وہ ہین جو جائینگے دیوانے آپکے
پلٹینگے چاک کرکے حلے بہشت مین

تاثیر دیکھو عشق بتان ملیح کی
لونی لگی مزار کی اک ایک خشت مین

طوبائے قد یار کی دھن مین ہین محو آہ
جھنڈا گڑا ہوا ہی ہمارا بہشت مین

دلمین کیا جو اُس لب جانبخش کا خیال
آب حیات ہمنے دیا اپنی کشت مین

زاہد تجھے بھٹکنے نہ دین گے گناہ گار
سب بند و بست ہوگا اُنہین کا بہشت مین

سوز درون ہی خرمن دل کا نگاہبان
پالا ہی ہمنے برق کو دامان کشت مین

[illegible]

[illegible] دل ہمین
[illegible] ہمین
[illegible] مین
[illegible] کرون

[illegible]

۱۲۵

کسطرح تڑپوں تہ تیغ دم قتل اے شوخ
ادب دامن جلاد کروں یا نہ کروں

اس سہی قد کی محبت میں ہے کہ جدکا حال
ذکر قمری کا شمشاد کروں یا نہ کروں

صدمۂ بے پروبالی سے قفس میں صیاد
لطف پرواز چمن یاد کروں یا نہ کروں

قصر ہستی کو کہیں سعی زدروں پھونک نہ دے
ضبط آہ دل ناشاد کروں یا نہ کروں

پھر کبھی سعی قفس بھولے سے بھی آ نہ پھرا
شکوۂ غفلت صیاد کروں یا نہ کروں

کیوں نہ تیشے سے سر کوہ رقابت کاٹے
رنج بے عقلیے فرہاد کروں یا نہ کروں

بیڑیاں بجاری پہنتا ہی بہار آتی ہی
پہلے سے خاطر حداد کروں یا نہ کروں

پھر گھڑی صف ماتم میں نہ زبان گیری کر
بات بھی داستم ایجاد کروں یا نہ کروں

محو یاد لب رنگیں ہوں عوض اشکوں کے
صرف خون دل ناشاد کروں یا نہ کروں

دل دیوانۂ الفت پہ جفا ڈالتا ہی خوف
کوئی تسخیر پریزاد کروں یا نہ کروں

نہ خنجر بھی **فلق** فرصت نظارہ نہ دی
غم بے رحمی جلاد کروں یا نہ کروں

زبان دانان عالم کا کیا ہی امتحان پر ہوں
زبان غیر کیا آتی نہیں اپنی زبان پر ہوں

[illegible]

دیوانہ ہون جستی جانو تاک سننے آئے ہین
پری وحشت کی مجنون نے کہی جو داستان برسون

ڈرین میرے حبیب کم سخن کا ننگ ایسا ہو
رہے ہین جستجو مین جسکی تا جرعہ غیب دان برسون

مرا قصہ ہوا جو سیکے پیراب کئی دن سے
رہا ہو عہد وحشت مین تیغ و لی میکان برسون

زبان دل سے ظاہر کی اُلفت پیر عالم پر
رہی ان محبت کی خموشی ترجمان برسون

سبک روحی کی رکھا دانہ پروش یک مدت تک
رہے یا اپنے بال پر ہی مثل آشیان برسون

نہ مستی مین کیا لیا دختر رز آٹھا لے گئے ہین
جوانی مین رہی ہو صحبت پیر مغان برسون

گلا نکو مرے نغمے نے سبب کرتے نہین لگے
اٹھا ہو عنادل نے مرا طرز زبان برسون

مٹے پر بھی رہی ہو جستجو یہ اپنے یوسف کی
غبار اپنا رہا ہو سد راہ کاروان برسون

عزیز از جان قلق ہو گا غم عشق بتان دلکو
کریگا پاس ہی مہمان کا یہ میزبان برسون

مشتاق دید ہین سب ٹھہرہ ہو مرد وزن
خلوت کدہ سے لاؤ تشریف انجمن مین

عطر بہار ملکر جو آ گئے وہ چمن مین
تو بوئے گل سما ہی گیا اپنے پیرہن مین

گل شمع کا جو مہکے گلزار انجمن مین
بلبل بھی جھومے پروانے کے بدن مین

126

بس گرون وہ چاہت اپنی گو پر چلتے ہین
نہین تو بو مبین ہو اُٹھنے دیتے بیٹھ جاتے ہین

آتی جان میری پڑ گئی ہر کس کشاکش مین
ادو حسرت آزمائی ہو وہ دم آزماتے ہین

اُنھین کو عاشق اپنے مصحف رخ کا سمجھتے ہین
جو اتنے ملکے پر جاکے جو قرآن اُٹھاتے ہین

جو ٹوٹے محتسب آگے ظرف مو تو یہ سمجھے
اشارہ ہو یونہی ہم توڑنے تو بھی آتے ہین

یہ ڈر ہو بیٹھنے کی ہو نہ جائے پھر کہین عادت
ہم اُنکو اسلئے پہلو مین اپنے کم بٹھاتے ہین

تمنا صبح وصلت کی شب فرقت جلاتی ہی
یہ سنتے ہین کہ بعد رنج راحت بھی اٹھاتے ہین

لحد مین کیا اُتارا ہو کہ سر کا بوجھ اُتارا ہی
اندھیری گور مین تنہا مجھے سب چھوڑے جاتے ہین

جاتا ہون جو مین عشق و ہنر [illegible] کہتے ہین
جلانے چاہنے [illegible] نکہت بھی [illegible] جاتے ہین

ارادہ ہی کسی عاشق کے جا کر پوچھیے اک دن
پریزاد آدمی سے کسطرح جدا [illegible] آتے ہین

زیادہ جاننے والے محبت ہو عزیزان کو
اطبا کیا تیرے بیمار عیسیٰ سے چھپاتے ہین

چلے ہین جانب ہم کھیلکر شوق شہادت مین
نصیبو جو ملتا ہو تو قاتل ڈھونڈ لاتے ہین

کہان وہ مسکراہٹ وہ کہان اُنکی جھجک تو بہ
دہان [illegible] رنگین لب کا غنچے منہ چڑھاتے ہین

حسد اُس سے [?] جیسے جان آئی ہی
نہ مر لیتا ہو ظالم نہ تب ہم مر نہ آتے ہین

جو بلندی پر ہے دیکھے گا وہ پستی ایک دن
اہل دولت کیجئے جو تنگدستی ایک دن

بیچ سے اُنکے حقیقت مین ہے نکچنا شکل — مین تو کیا دام مین گیسو کے بلا مین آمین
جانکر شگفتۂ زلف ہلاکت کو مری — قفس مین ہجر کی راتونکے بلا مین آمین
منفعل اپنی جفاؤن سے ہوئے مجھسے وہ جب — عاقبت کام کرے میری وفا مین آمین
ہوتے ہی گیسوئے دلدار کا سودا مجھکو — گھر مرا پوچھتی گردش کے بلا مین آمین
رو کے مین نے جو دم سرد بھری ہنسکے کہا — پانی برسا کہین کیا ٹھنڈی ہوا مین آمین
ہو نہ پیغام وصال اُنکے دم نزع مجھے — جب زبان بند ہوئی شب صدا مین آمین
لگ گئی آنکھ تصور مین جو اُن گیسو کے — خواب مین سیر دکھانے کو بلا مین آمین
کیا شفا بخش ہین سیب و قن و پستہ و لب — تیرے بیمار کو یہ راس دوا مین آمین
نعمتین کھاتے ہین سب کھاتا ہون مین غصہ و غم — میرے حصے مین اول سے یہ غذا مین آمین
بے حساب اُسنے کرم ہمپہ کیے روز شمار — جبکہ گنتی مین ہماری خطا مین آمین
دیکھکر بوتلونکو طاق پہ میخانے کے — نشے مین مین نے یہ جانا کہ گھٹا مین آمین
مغتنم عمر دو روزہ کو سمجھ کچھ کر لے — یہ مجھے گور غریبان سے صدا مین آمین
کچھ ہو مین خاک تو کچھ خود ہی سسک کر ہو مین — دست وحشت سے یہ تنگ اپنی قبا مین آمین

۱۲۸

سرخ

غزل ۱۲۹ نمبر

کرتا دہان یار کی تنگی نہیں تو کا وصف	مجہو ہی کہ غنچہ کے منہہ میں زبان نہیں
کیا اعتبار ایسے تلون مزاج کا	جو مہربان کبھی ہی کبھی مہربان نہیں
اس غیرت مسیح کی گلی کیو اسطے	طیار ہی فلک پہ مگر کہکشان نہیں
چھوٹے ہمائے غم سے میں دعوت کرون کیا	قابل سگ حبیب کے یہ استخوان نہیں
وہ دل اسیر دام بلا رہتا ہی مدام	جو گوچہ گرد گیسوی عنبر فشان نہیں
کیون دیکے نقد ہوش تک آئے جو کے ہاتھ	ایسا تو زلف یار کا سودا گران نہیں
نظرون میں غیر کے جو سبک ہون تو کیا عجب	صد شکر طبع یار پہ تو مین گران نہیں
جلوہ کو تیرے کس لیے ہی مجھسے دشمنی	ای ماہ رو یہ جو دل عاشق کتان نہیں
کیفیت آئے مینکدہ مین دیکھ جائے وہ	جو قائل کرامت پیرِ مغان نہیں
محو نظارہ دل ہی وہ بت ہی حجاب مین	حیران ہی آئنہ رُخ جانان عیان نہیں
ویسے بھلا دیا ہی گلون نے کیا مجھے	اب تک تو کبھی یاد مرا آشیان نہیں
وہ دل ہین اور لگتے ہین جو کوڑی کوڑی پر	اپنا ہما فریفتۂ استخوان نہیں
کس لالہ رو کے دل میں نہیں گھر مرا قلق	وہ کونسا چمن ہی جہان آشیان نہیں

۱۳۰

بگڑے کیے ہو جو ہو میرے قتل کی تدبیر مین
بل نہین بیوجہ قاتل ابرو شمشیر مین

مین بھی مجنون ایک لیلی کا ہون ای صورتگرو
رنگ روے قیس بھرنا تھا مری تصویر مین

کیا اسیر گیسوے دلدار کوئی جل بسا
کس لیے ماتم پڑا ہو خانۂ زنجیر مین

دل ازل سے ہو ہمارا کشتۂ ابروے یار
پرورش پائی ہو ہمنے دہن شمشیر مین

زلف جاناں نے نظر آتی ہو یون چشم سیاہ
جسطرح پھنستا ہو آہو دام آہوگیر مین

وہ دہان ہو کونسی تیری معروف جو نہین
شرح اک قرآن کی لکھی ہو تفسیر مین

دلکے آئینے مین اک جہان جاکی ہو شبیہ
چوکھٹا اربع عناصر کا ہو اس تصویر مین

کب ٹہی ہو گوشۂ ابروے قاتل مین گرہ
نقد دل میرا بندھا ہو دہن شمشیر مین

کون وہ معشوق ہو جو تابع فرمان نہین
ای پری میرا عمل ہو کشور تسخیر مین

شوق کاکلسے علاقہ عقل پند آموز دل
او شہ خوبان وصلہ ہو مری زنجیر مین

طائر دل نام سنتا ہو مگر دیکھا نہین
کیا پر عنقا ہین ای صیاد تیرے تیر مین

گر ہجوم شوق آزادی ٹلی نہین بر رم رہا
ایک دن ٹوٹا کا پڑیگا خانۂ زنجیر مین

آب دندان نہین ہے یہ لب رنگین کا عکس
لال مچھلی تیرتی پھرتی ہو جوے شیر مین

یہ ساتے کاٹ ... بسمل سے ... کر فکر ہو تا
تجھسے زیادہ ناز ترسا ... مین کیا
... کوئی ایسا ... ہو کیا
ٹوٹا عشق شیرین مین کیا ہو ...

... وصل ... مین ... لطف ... اثنا ... مین
... مین ... تیر ... مین

سنیے تو تھام لیجیے دل آگئی نہ تاب
نقرے عدو نے ہوش مری استانے کے ہین

یہ اہل قبلہ ہی نہیں کرتے تری ثنا
ناقوس کی زبان پہ بھی کلمے اذان کے ہین

مشہور جسکا صاعقہ و برق نام ہی
دو ایک شرر مرے سوز نہان کے ہین

ارباب فہم جو کہ ہیں ساکن کہیں کے ہون
وہ سب مقلد آج ہماری زبان کے ہین

کوثر پہ چلکے دیکھیے گا انکی آبرو
جو معترف کرامت پیر مغان کے ہین

پوچھو نہ کچھ خرابہ نشینوں کا حال زار
ہم خاک مین ملائے ہوے آسمان کے ہین

ملک سخن کو تیغ زبان سے کیا ہی سر
سکے چڑھے ہوے مرے حسن بیان کے ہین

بعد فنا بھی رنج و غم ہجر یار ہی
زیر زمین بھی جور وہی آسمان کے ہین

ردیف واو	اہل زبان کو ناز ہی میری زبان پر سب قائل اے قلق مرے حسن بیان کے ہین	کیسے کیسے مضمون

بہار عیش ہوتی ہی خزان پیری ہی آنے کو
جوانی روٹھی جاتی ہی کہین کس سے منانیکو

مرے بیخانمانی کچھ نہ پوچھو مین وہ بلبل ہون
جگہ دل مین گلوں کے ڈھونڈھتا ہون آشیانیکو

مرے تیر نگاہ ناز سے تا کار قیبون کو
اکھی چوک جائے ناوک انداز اس نشانیکو

جاتی
کتنی ہی

خال رخ خضر رہ کفر بہوتا جو ترا
دام مین لا ہی چکے تھے یہ مسلمان مجکو

چشم خونخوار کا آغوش مژہ مین ہی یہ قول
زیب ہی کہیے اگر شیر نیستان مجکو

جسمین کچھ ہوتی ہی امید وصال محبوب
اتنی کہلتی نہین وہ گردش دوران مجکو

یہ نہ معلوم تھا اس تنگ سے آئیگی بہار
توبہ تونے کیا سخت پشیمان مجکو

عشق نے منصب عشاق جو تقسیم کیے
باغ بلبل کو دیا کوچۂ جانان مجکو

سوزش دل لے یہ پروانیکی صورت تڑپا
دیکھکر رونے لگی شمع شبستان مجکو

مجھ گرانبار کے محشر مین تھین جب اعمال
نہ سبک کیجیو ای پلۂ میزان مجکو

کون اندیشۂ فردا کا ملال آج کرے
موسم گل مین نہین فکر زمستان مجکو

تیرے ہوتے ہوے ای غیرت خورشید نہ کون
کھوٹے داموں بھی لے گریہ کنعان مجکو

صف کشی اپنی دکھاتا ہی مجھے کیا عشر
یاد ہی اسکی صف آرائی مژگان مجکو

لب جانبخش صنم کا ہون جو عاشق تو لوگ
جانتے ہین خضر چشمۂ حیوان مجکو

ناتوان وہ ہون عجب کیا صفت پائے ملخ
مور لیجائے اگر پیش سلیمان مجکو

ہے ظلمت کدہ مین لائین جو روشن کرکے
گرم شب آئے نظر شمع شبستان مجکو

چشم بتان دہر کی آفت ہین شوخیان
صحرا لئے حسن کے بھی ہرن دیکھتے چلو

کیا کر رہی ہو جو بہتہ مشاطگی بہار
آرائش عروس چمن دیکھتے چلو

کرتی ہو راہ شوق مین کس کسکو پائمال
رفتار یار کے بھی چلن دیکھتے چلو

آئے ہو صیدگاہ جہان مین تو ای قلق
طرز شکار تیر فگن دیکھتے چلو

غمزدہ ہجر سے ای کشتۂ بیداد نہو
کون حسرت زدہ ایسا ہو کہ جو شاد نہو

جان دینے مین تو ای ہمنفسو باک نہین
پاس اتنا ہو کہ رسوائی صیاد نہو

حسرت آزادی کی پوچھے کوئی اُسکے دلسے
جس گرفتار قفس کی کوئی فریاد نہو

ہم اسیران قفس مین نہ اگر زمزمہ سنج
اسقدر رونق کاشانۂ صیاد نہو

شوق کا تو یہ تقاضا ہو کہ کٹواؤ گلا
قول ہمت ہو کہ منت کش جلاد نہو

شکر کی جا ہو سزاوار جفا تو سمجھا
مرغ دل شاکی بیرحمی صیاد نہو

آنکھیں بیکار ہین وہ جنکو نہین حسرت دید
دل وہ کس کام کا جو کشتۂ بیداد نہو

وحشت مین ہو جو جوشش خون سودا
کھولدین فصد مری خار جو فصاد نہو

میری پاؤن کیطرح گردش ہی چشم یار کی

صورت پتنگ جل جائین رقیب روسیاہ

چشم بد سے دیکھین گر اوس آتشین رخسار کو

باغ مین میری طرح نالہ موزون کرے

گر تری غربت مین سکھا دو عندلیب زار کو

مجکو عریانی کا خلعت ای جنون تونے دیا

دیکھ ظالم وصل مین آنکھین دکھاتا ہی قلق

ایک تیر انداز کی آنکھ ہی نگاہ یار کو

زور دق گردون نظر آتی ہی مانند حباب

دیکھ او گردون ستانا اسقدر اچھا نہین	ضبط کرتا ہون ابھی آہ دل ناشاد کو
ایسی کیا خوبی ہی ہمین کیا شرف ہی ننگ ہون	کیون پری سے دیتے ہین تشبیہ آدمزاد کو
سیر کی باغ جہان کی اُسنے کیا جسنے بغور	چشم عبرت سے نہ دیکھا عالم ایجاد کو
گل کو بخشا رنگ پر تونے تمہارے رخسار کے	راستی تعلیم کی قدنے ترے شمشاد کو
کیا سنے نالے مرے دل اُسکے وہ شوخ سنگدل	کوئی بت سنتا نہین ناقوس کی فریاد کو

جب ہجوم یاس نے فرقت مین گھیرا ای قلق
لشکر طفلان اشک آیا مبارکباد کو

انکی آنکھین ڈھونڈھتی ہین طالب دیدار کو	قدردان کیواسطے گردش ہی چشم یار کو
کیون جلایا کرتے ہین گل پیرہن اسرار کو	آتش گل سے ضرر ہوتا نہین ہی خار کو
تشنگی اوقات عالم بجھانے آئے ہین	آبدار اپنا سمجھتے ہین تری تلوار کو
ای جنون یاد مژہ لیسے رے جاتی نہین	عمر بھر اس آبلے مین ہمنے دیکھا خار کو
او شکر لب کسقدر شیرین ہی تیرا آب تیغ	حاجت بخیہ نہین ہی زخم و امندار کو
دیکھکر بیہوش ہو جاتا ہون موسی کیطرح	صاعقہ کہیے تمہارے پرتو رخسار کو

[illegible]

بجا ہے

۱۳۵

بنجائے مثل بستر خار اپنے واسطے
فرقت مین مخملی بھی اگر فرش خواب ہو

بیمار ہجر دختر رز سے ہون ای طبیب
نسخے مین مغز تخم کدو سے شراب ہو

نالہ کرون تو کان ہون کر و بیون کے کر
ہل جائے عرش دلکو اگر اضطراب ہو

مولا مرے تو کو مری جلد آئیو
مجھسے لحد مین جبکہ سوال و جواب ہو

دیکھے فروغ حسن جو ساقی کا آفتاب
مرغ نگاہ آتش رخ سے کباب ہو

لائی ہو تو اڑا کے صبا کوے یار سے
ڈر ہے نہ میری خاک کی مٹی خراب ہو

کرین حضور کے کف پا سے مقابلہ
اسمین کوئی ہو ماہ کوئی آفتاب ہو

اس غیرت چمن کا اگر سونگھ لے عرق
بلبل تو اک طرف ہے ابھی غش گلاب ہو

سونے نہ دوگی یاد شب لف یار کی
آنکھو نمین میری آکے پریشان نہ خواب ہو

زیب بغل ہو یار زبان پر ہے یہ دعا
یارب زمانے کو نہ کبھی انقلاب ہو

کھولے کلید شوق ابھی قفل در مراد
گو سد راہ وصل نہ انکا حجاب ہو

ٹوٹا کبھی بوریا نہین رکھتے ہین ہم فقیر
اہل دول کو دغدغہ انقلاب ہو

کچھ اس سے دور ہے کہ زلیخا کی طرح سے
گر اے قلق بڑھاپے مین عود شباب ہو

اتنا احسان کرے ضعف تمہیں آئے مری
میں تو دیکھوں تمہیں دیکھو نہ مگر تم مجکو

سوز الفت سے پھکی جاتی ہے ہڈی ہڈی
نہ جلا اور تو اے برق تبسم مجکو

تخلیہ غیر سے جب دو دو پہر ہو ہر روز
تمہیں بتلاؤ شکر کیونکر ہو تو ہم مجکو

یاد میں گیسو و ابرو کی جو سویا شب بھر
خواب میں آئے نظر افعی و کژدم مجکو

کر دیا ایک تری آنکھ کے پھر جانے نے
ہدف ناوک نظارہ مردم مجکو

سبقت ہے تری رحمت کو غضب پر تیرے
تجھسے ہر وقت ہے امید ترحم مجکو

ڈھونڈھے سے اپنے کو پاتا نہیں میں اے قلق
کر دیا عشق کرنے یہ ز خود گم مجکو

نگہ مہر سے دیکھو جو ذرا تم مجکو
آنکھ کا تارا سمجھنے لگیں مردم مجکو

لاکے نے پاس مجھے بزم طرب میں دیکھا
سم ہوئی سنتے ہی آواز ترنم مجکو

آشنا جسکی مروت سے نہیں آنکھ اصلا
ایسے بے دید سے اور چشم ترحم مجکو

نشے میں عالم بالا کی بھی کچھ دیکھو تو سیر
ساقیا آج تو دے درد تہ خم مجکو

بھائی اللہ کو موسی کی تو ہاتھی لکنت
بھاتا ہے یار کا ہکلا کے تکلم مجکو

[illegible]

کوئی کہدے یہ طبیبوں نے خطا کرتے ہو کیا
یان مرض اور ہو تم اور دوا کرتے ہو

اپنے اعمال سے تم کچھ بھی حیا کرتے ہو
مغفرت کیلیے کس منہ سے دعا کرتے ہو

دل جفا کار و نکو دیتے ہو برا کرتے ہو
اپنے غمخوار کو پہلو سے جدا کرتے ہو

ہم چلے جب تو کیا آپنے قصد آنیکا
وعدہ پورا ہو تب عہد وفا کرتے ہو

رشک کسطرح سے مجکو نہو ای جان جہان
کہ ہوتے رقیبونپہ جفا کرتے ہو

دل میں جا دیتے ہو عشق صنم خود بین کو
بتکدہ پہلوے مسجد میں بنا کرتے ہو

دیکھو جلاد و نہیں ہو جاؤگے بدنام ای جان
اپنے جانباز کو ممنون قضا کرتے ہو

دستیاب اسکو تو پابوس ہے محروم ہیں ہم
اٹھکے پامالوں نے توقیر حنا کرتے ہو

کتنے صیاد جفا پیشہ ہو تم بھی ای جان
جان ہی لیتے ہو میری جو رہا کرتے ہو

حسن اعجاز تکلم جو دکھاتے ہو کبھی
مرغ تصویر کو بھی نغمہ سرا کرتے ہو

صبح ہوتے ہوے گھر آتے ہو ہم سنتے ہیں
آجکل شب کو کہاں [illegible] رہا کرتے ہو

نکہت جسم سے ہو جاتے ہیں پیراہن گل
وا جو گلزار میں تم بند قبا کرتے ہو

ہم بھلے کیلیے کہتے ہیں تمہارے ای جان
ساتھ بد وضعوں کے پھرتے ہو برا کرتے ہو

مخمس [illegible]

[illegible]

بے طلب آیا کرین خوبان گنہ ہم گون قلق
ایسی کچھ تاثیر اسم حضرت رزاق ہو

غش ہو عالم گر درخشان برق نور ساق ہو
پھر نظارہ تجلی طور کی مشتاق ہو

نقد دل کے لوٹنے مین شہرہ آفاق ہو
سخت بیدرد ہو ہجران ہو یا فراق ہو

سر جو کٹ جائے تو مثل شمع پھر پیدا کرو
حضرت شوق شہادت تم بھی کیا چلاق ہو

خو گیسوے سیاہی کا تعلق چاہیے
عاشق خطاسیہ کو خدمت اطلاق ہو

لکھے وصف رنگین خون اگر روغنے لگون
جدول شنجرف گرد صفحہ اوراق ہو

غم یہان مطرب جام نیہ ترجلترنگ
بزم فرقت مین سرود نالہ عشاق ہو

آدمی تو کیا فرشتو نکے بھی دلمین گھر کیا
گھر سے گو نکلے نہین پر شہرہ آفاق ہو

اسمین کچھ شیوہ رقم ہی حسرت دیدار یار
آنکھ کا ڈورا پھر شیرازہ اوراق ہو

یہ قمار عشق مین بازی بدی ہی یار سے
جفت ہو تو وصل معشوقہ سے گر طاق ہو

بے بصر کو کرے بینا حسرت دیدار یار
آنکھ کی پتلی سویدائے دل مشتاق ہو

آنکھ کے تل سے لگائے گولیان ہنگام صید
دور بین ان جنگجو کے ہاتھ مین چقماق ہو

غزل ۱۳۵

شاد کیسے ہوں گر اس قاتل ظالم نے خود آج | کہکے او عاشق ناشاد پکارا مجکو

جان دی عشق مین اس مرحلے مین جو قلق
قبر مین آکے فرشتون نے اُتارا مجکو

کہتے ہین طالب ہے ایک نظر دیکھین تو
ترچھی نظرون ہی سے دیکھین وہ ادھر دیکھین تو

دل ہو جو رنگ ہمارا کہ جگر دیکھین تو
کوئی جوہر ترا اے تیغ نظر دیکھین تو

جانہ پر کھینچے ہوے بیٹھے ہین ہم بھی شب بھر
آج کب تک نہین بجتا ہے گجر دیکھین تو

ہم تو اس سن مین بھی دل انکو حاضر ہین
شہر مین کوئی طرحدار بشر دیکھین تو

بے زبان کر کے اس بت کے سوا ہو کوئی اور
چشم انصاف سے ارباب نظر دیکھین تو

بند ہوتے ہین ہم نہ کسی طرح در اندازو سے
دل مین اس خانہ بر انداز کے گھر دیکھین تو

عیب بننے کے سوا کوئی نہین پیسان اور
آپ بربادی ارباب ہنر دیکھین تو

بوسہ سیب زنخدان سے نہ منہ موڑین آپ
کیسے لذت کے یہ ہوتے ہین ثمر دیکھین تو

کچھ کئی روز سے ہین ٹھیکے ہی شور بہت دل
کیا اُن آنکھونکو ہے منظور نظر دیکھین تو

وہ دوپہر پر رخ انور سے اٹھا ہے نقاب
کسطرح ہوش مین رہتے ہین بشر دیکھین تو

وہ کمان کھنچ قفس میں وا کئے ہیں نکالا دہ
موت بہتر اے جو تھے اگر تم نہ ہو تست
خضر کو کیا ہے حیات جاودانی کا مزہ

تو جوانی سے کیا ہے زندگانی کا مزہ
آب نہ کھانے کی حلاوت کچھ بتانی کا مزہ
دیکھا کرو جو فلک نے ہجر کی ساعت ہی سے
شیخ ہیں توبہ تو ڑی قلق نے ہجر کی بلا
دو دن میں اے حسن کی تھیں اے جان ابھی نہیں
فریب شیخ حسن کی تھیں اے جان ابھی نہیں
لگ جائیں چار چاند رخ آفتاب کی
رشک ہو دن جو چہرہ تاباں یار سے

ہم آخر ہوتے ہیں آنے میں تم تاخیر کرتے ہو		ہمارے بعد آؤگے تو کیا اے نامہ بر کہنا
	خط رخ کی صفت میں رٹ لگی رہتی ہے جو تم کو قلق کیا حفظ قرآن کا مع تغیر کرتے ہو	

ساقی نے منہ لگایا نہ جام شراب کو
اس چاند میں شرف نہوا آفتاب کو

اے جان الٹو مصحف رخ سے نقاب کو
رکھو غلاف میں نہ خدا کی کتاب کو

واعظ نہ دے تو ہاتھ سے کار ثواب کو
یوں تل اتار طاق پہ رکھدے کتاب کو

کم ظرفی کے اتنی نہ بد مستیاں کرو
رسوا تمھیں تو کرتے ہو نام شراب کو

چھپے جو تم اسی سے تو رسوا یہاں ہوئے ہیں
کچھ شرم بھی نہ آئی تمھارے حجاب کو

ساقی سے لپٹے اس نے جو انکار کیے و صف
انگاروں پر لٹا یا ہو گیا کباب کو

وہ حجروں میں آنکھوں سے دریا بہائے ہیں
دیکھا ہے آبدیدہ جو چشم حباب کو

بیمار عشق عارض تاباں ہوں اے طبیب
معجون میں ملا ورق آفتاب کو

عاشق سبب ہیں گرمی بازار یار کے
ذروں سے یاں فروغ ہوا آفتاب کو

واعظ اشارہ ہے یہ کلو اور شر بو لے صاحب
پینے کباب کھاؤ پیو تم شراب کو

بیت کے زبان پر اب بوسہ لبوں کا ذائقہ ہوا نہیں
تب کہا اے ہم ملک جی بدزبانی کا مزہ
بیچول جو اسیر ہی کیفیت سے خالی نہیں
ہوا ہے مطلب مختصر جو معنی فوائی کا مزہ

ہم اسیر

کہ ساقی کی جو بات جام دل سے...

ملک کیان

[illegible]

گالیان بھی ہین لب شیرین کی لذت بخش ہین	اُس قمر کے غیظ مین ہی مہربانی کا مزہ

کیا ملی ہی لذت اُسکی خوش بیانی سے قلق
ہونٹ چوستا ہی اُس شیرین زبانیکا مزا

رُخ روشن سے جا حجب کی آنکھ
جھپکی آئینۂ حلب کی آنکھ

یار کی اس نے آنکھ دیکھی ہین
چشمکین سیکھی ہی غضب کی آنکھ

وہ نظر باز ہین کہ لاکھون مین
تاک لیتے ہین اپنے ڈھب کی آنکھ

ابرو آفت کے بد بلا گیسو
چتوین قہر کی غضب کی آنکھ

سراپا ہین نور ہم نے مگر
سارے اعضا مین منتخب کی آنکھ

آفتاب اور ماہتاب نہین
دن کی وہ آنکھ ہی یہ شب کی آنکھ

نظر کم سے دیکھتا ہی ہمین
چشم حاسد ہی بولہب کی آنکھ

ابتو پردہ نہ کر تو او بے دید
بہ گئی اشک سے کب کی آنکھ

رات کو ٹوٹتے نہین تارے
رہتی ہی اشکبار شب کی آنکھ

شب کو غم مین نہ چاند تک نکلا
پھر گئی آج ہم سے سب کی آنکھ

[illegible]

اب تک یہ بادہ کش تو آ نہیں سکتی توبہ
ہین وہ سرکش کہ پھری آہ بھٹکتی توبہ
کسی ترسا کا دل تو نہیں توڑا واعظ
مین تو آمادہ ہون پر کیا کرون ای واعظ پیر
توبہ بادہ کشی کی ہی بھلا مین نے تو
شرم آئیگی مجھے پیر مغان سے واعظ
بادہ خواری کا کیا قبر مغان پر جلسہ
لب حسرت سے صدا آتی ہی آمین آمین
مست ہو جاتا ہون اُٹھ خود جو بہار آتی ہی
توڑ ڈالا ہی وفا نے مجھے اے واعظ
مسکشی مجھسے تو دو دن بھی نہین چھٹ سکتی
وال توبہ شکنی پر ہی شکستہ حالی
دیکھ لے تو جو کبھی دختر رز کا جوبن

پہنے ہی موج مئے ناب کی بیڑی توبہ
بہ گئی بار جابت تلک اپنی توبہ
کیا خطا ہمسے ہوئی مے جو توڑی توبہ
کرنے دیتے نہین ایام جوانی توبہ
کی ہی کیا تونے پلانے کی بھی ساقی توبہ
مین نے ایام جوانی مین اگر کی توبہ
ہمنے احسان بڑی دھوم سے توڑی توبہ
خوف عصیان سے جو کرتا ہی یہ عاصی توبہ
چار دن بھی نہین مجھ رند سے نبھتی توبہ
ورنہ خرمستی سے ٹوٹی نہین میری توبہ
ساقیا جام کے دکھلانے کو کر لی توبہ
رند محتاج کی ثابت نہین رہتی توبہ
واعظا تو بھی مری طرح سے توڑ بھی توبہ

[illegible]

پھولون نے اُسکے جبکہ چمن مین ملائے ہونٹھ
نازک زبان وہ برگ سمن سے بھی پائے ہونٹھ

سمجھا مین خضر چشمۂ آبِ حیات ہون
ہونٹھون سے میرے اُسنے جو اپنے ملائے ہونٹھ

مانگا جو بوسہ یار سے مین نے شبِ وصال
از خود غصے مین آکے مرے کاٹ کھائے ہونٹھ

کیا کیا صفت زبانِ سوسن کی بھی تھی
لکر مسی چمن مین جو اُسنے دکھائے ہونٹھ

سُرخی نے اُن لبونکی کیا عاشقونکا خون
لالی جمی جمیا تھی تو کیا رنگ لائے ہونٹھ

ہونٹھون مین وا اگر جو گلوری دی یار نے
کیا دہن تپ سے غیر نے کیا کیا چبائے ہونٹھ

پانی بھر آئے مصریونکے منھ مین وقتِ دید
شیرین کی رال ٹپکے جو وہ دیکھ پائے ہونٹھ

دم آگیا لبونپہ یہ ڈھکایا یار نے
سونٹھ پاس ہونٹھونکے لاکر ہٹائے ہونٹھ

شیرین لبی تو دیکھنا وہ شکر بنی
قلیا تھی قریب اُسنے جو اپنے لگائے ہونٹھ

بوسے دہن کے اُسکے نہین چھو لیے قلق
کہتا ہون ہائے حسرت کبھی گاہ ہائے ہونٹھ

ردیف یاے تحتانی

ٹوٹے مزے جو ہم نے تمھارے گال کے
مر رہ گئے رقیب لہو ڈال ڈال کے

[illegible] یارو دو دلکار سے آسمان بنا
ساقی بنا دے ماہ پیالہ اچھال کے

[illegible]

جان دی بیچے تو وہ نازنیں زمانے [illegible]
سنتے ہیں آج ہوا عاشق ناشاد کوئی
[illegible] نہ ہو جائے امید داد کوئی
[illegible] باز و ہیں مت صیاد کوئی
قفس کی آئی تو بلبل سے کہا کیوں صیاد
بندی کچھ قفس کی بھی ہے بیداد کوئی
دور سے باغ دکھا کر ہمیں ترسانا ہے
دیکھے انصاف سے پھر بھی صیاد کوئی
[illegible] یوسف سے ہیں آج لئے اسیر الفت
[illegible] نہیں نام کو آزاد کوئی
دھوم یاروں چمن میں ہے کہ چلا سنتے ہیں
[illegible] رہا کرتا ہے صیاد کوئی
یاد آتے ہیں ستم [illegible] اور ضبط [illegible]
[illegible] ہم پھر [illegible] بیداد کوئی
[illegible] الجھن ہوا [illegible] پھنسے ہیں [illegible]
تیری زلف کی ہوئی نہیں صیاد کوئی
[illegible]

وہ مے پرست ہوں کہ پیئنگے بادہ خوار	شیشے کا سیر گنبد مدفن بنائیں گے
سیکھینگے خط سبز سے ہم بھی کوئی فسون	گر آپ مار زلف کو رہزن بنائیں گے
وقت اگر وہ ہونگے مرے شوق قتل سے	نقاش بھی جھکی ہوئی گردن بنائیں گے
دکھلا کے دانت اپنے جلائینگے خوب سا	اس طرح ہو تو نکا وہ منجن بنائیں گے
کچھ رنگ لائینگے جو وہ مسی لگاتے ہیں	گل سے دہن کو غنچۂ سوسن بنائیں گے
بعد فنا تصور دندان یار سے	مدفن کو اپنے ہیرے کی معدن بنائیں گے
وادی و ساں دکھائینگے وحشت میں معجزے	آہن کو موم موم کو آہن بنائیں گے

چھانینگے خاک وادی وحشت کی اے قلق
تلوؤں سے اپنے پاؤں میں روزن بنائیں گے

اُسپہ تے ہیں کرے تازہ جو بیداد کوئی	ہم ستم سہتے ہیں گر ہو ستم ایجاد کوئی
ایسی ہیں اُسکو دعائیں کہ سلیمان کردیں	ہم کو دیوانہ بنائے جو پریزاد کوئی
جان بیچیں نہیں پاتے ہیں خریدار ایسا	سر پٹکتے پھرتے ہیں ملتا نہیں جلاد کوئی
ہم بھی جانباز ہیں کیا ڈھنگ نکالینگے نیا	آپ بھی کیجیے طرز ستم ایجاد کوئی

[illegible]

[illegible]

وہ نالان ہون کہ فرقت مین صدائے صور ہی نالہ	ہر اک داغ جگر چشم خورشید قیامت ہی
رم آہو سے ظاہر ہی یہ خود رفتگی اپنی	عیان نقش سم آہو سے اپنی چشم حیرت ہی
وہ لاغر ہون جو چادر اوڑھون تو قبر کی سمجھین جا	نگینی بستر غم پر مرے تعویذ تربت ہی
اُگین گے دانہائے اشک سے نخل امید اک دن	ہمارا ابر مژگان بھی برنگ ابر رحمت ہی
تکلف میکشی مین ساقیا کم ظرف کرتے ہین	پلائے جب مجھے جلوے سے کیا ساغر کی حاجت ہی
جنون اسواسطے باندھا ہی چلا شاخ آہو مین	پھر اس خوش چشم کو دیکھون یہ مطلب ہی یہ منت ہی

قلق اس نغمہ آرائی کا کب مجکو سلیقہ تھا
وزیر عندلیب ہند کی فیضان صحبت ہی

عارض مین تمھارے کیا صفا ہی	منھ آئینہ اپنا دیکھتا ہی
دنبالہ جو سرمے کا بنا ہی	یہ تیغ نگہ کا پرتلا ہی
بیمار جو تیری چشم کا ہی	نرگس پہ کب آنکھ ڈالتا ہی
دو لاکھ فریب حضرت عشق	بندہ نہ کہے گا بت خدا ہی
سب کہتے ہین جس کو ماہ کامل	نقشہ کف پائے یار کا ہی

صفحہ ۱۵

طائر رنگ حنا کا مرغ جان ہوتا جلیس
اب نگینے کے شجر پر آشیانا چاہیے

خط مین لکھی ہو حقیقت شرت گردی اگر
نامہ بر جنگلی کبوتر کو بنانا چاہیے

جوش وحشت کہہ رہا ہی نکہت گل کیطرح
آج تو دیوار گلشن پھاند جانا چاہیے

وصف دندان مین مضمون نکی ہی ہمکو تلاش
بحر فکرت مین دلا غوطہ لگانا چاہیے

چھین گیسو سے دکھا دو خال عارض کی بہار
میرے مرغ روح کو یہ دام دانا چاہیے

اس تمنا پر ہوا ہون خاک مین اوجنگجو
میری مٹی کے تجھے مینڈھے اڑانا چاہیے

عارض تابان کے تل پر بہر دفع چشم بد
خال رخسار پریکا کالا دانا چاہیے

صفحہ دل سے خیال غیر اے جان جہان
صورت حرف غلط تجکو اٹھانا چاہیے

پھنس گیا ہو دام کاکل مین بتان ہند کے
طائر دلکو ہمارے رام دانا چاہیے

پنجہ گلگون نکے دگل ہم ہوے ہین عندلیب
پنجۂ شاخ پر ہمارا آشیانا چاہیے

چل نہین سکتا ہمارا توسن عمر روان
بارڈھ کے ٹھور پریکا قاتل تازیانا چاہیے

بند مرغ نے یہ ترت کہلو ہوا ہی وہ پری
آج تو اے دل تجھے بغلین بجانا چاہیے

ہو شین اے جراح زخمی تیغ ناز یار کا
ٹانکے بھی گر دو نکے ڈورے لگانا چاہیے

دیکھے عارض کو اگر شرم سے بیٹھے وہ پری — عکس خط جوہر آئینۂ زرا ہو جائے

شمع روشن ہو تجلی رخ انور سے — بزم مین آپکے پروانہ بھی جگنو ہو جائے

میرے رونے پہ تشوق مردم آبی ہو دین

موتی چشم صدف بحر مین آنسو ہو جائے

ا جو ہو لف تو کچھ اور ہی خوشبو ہو جائے — گل رخسار تمھارا گل شبو ہو جائے

کھولدے گیسوے شبرنگ جو وہ غیرت گل — تو کرن پھولن رنگ گل شبو ہو جائے

پھر پیمایش رخ گرد وہ لگائے غازہ — عارض یار چراغ شب گیسو ہو جائے

ہو وہ محجوب جو مشاطہ چھوے غیر تو کیا — کان کا پتا بھی شرما کے لجا لو ہو جائے

دست رنگین ہے جو تو بال بنائے ای جان — انگلی انگلی تری شمع شب گیسو ہو جائے

حسن لللہ جو میزان نگہ مین تولون — آنکھ کا ڈھیلا ہر اک سنگ ترازو ہو جائے

حال لکھ لکھ کے اگر بھیجے مرا اس بت کو — یا خدا مثل قلم غیر سیہ رو ہو جائے

یاد ساقی جو کرون مین قدح نوشی مین — جوش رقت سے لب جام لب جو ہو جائے

شوق چشم مین بھٹکین جو نہین صحو کا کھا کر — دشت مین دام گل دیدہ آہو ہو جائے

[illegible]

شہرت ہی میرے نالہ و چشم پر آب کی
پھبتی ہی ایک کہتا ہی برق و سحاب کی

رحمت اُٹھاؤن مہر و شو نسے محال ہی
سونگھی ہی بو کسی نے گل آفتاب کی

قد نخل گل ہی یار کا مینی ہی شاخ گل
لب گل گل ہین رنگت ہین کلیان گلاب کی

او شہسوار زیب ہی پاپوش مین کسن
پلکین ضرور چاہیے چشم رکاب کی

مرنیسے میرے محفل ماتم ہی بزم مے
ساقی سیاہ پوش ہی بوتل شراب کی

سویا نہ تبکو آپ نہ سونے دیا مجھے
کیا بیحجابیان کہون اُس بیحجاب کی

اشک کباب اشک ہین لخت جگر کباب
پلکین بنی ہین ہجر مین سیخین کباب کی

کیا کیا تڑپ تڑپ کے کٹی ہی شب فراق
ایسی ہی رات قبر مین ہو گی عذاب کی

ولیکن کبھی کبھی مری آنکھو نمین رہتا ہی
شوخی تو دیکھنا مرے خانہ خراب کی

دریا پہ کس پری نے کیا عزم میکشی
ہی درت مسیح مین جو پیالی حباب کی

تبدیل رنگ ہو گا نہ منہ جام کر مین دیکھ
مرجھاتی ہی گلو نکو طپش آفتاب کی

کیا دخل کوئی دیکھے تماشائے روے یار
خورشید حشر بنگئی جالی نقاب کی

اُس کوچے سے اُڑا کے پھراتی ہی دربدر
کیا تو نے اے صبا مری مٹی خراب کی

۱۴۸

[illegible]

آنکھوں کی راہ دل میں مرے آتے جاتے ہو
افتادگان خاک سے پہونچے کہاں گزند
کہتے ہیں وہ زبان دُرِ دندانپہ پھیر کر
آخر زمین نے مری مٹی عزیز کی
کیا خوب فرق عاشق و معشوق میں ہوا
کسکو بجز شراب خوش آتا ہو آفتاب
دریا پانی ہو کے بنا صاف ستی چھیل

اہر جان ہو اس آمد و شد کی خبر کسے
... رنج یار جادۂ راہ سفر کسے
جز لسکے کیسے ماہی آب گہر کسے
اے آسمان پھر آئیگا اب دربدر کسے
طوق آہنی ملا ہے کسے طوق زر کسے
بھاتی ہو غیر مئے مینا سحر کسے
درکار بہر غسل ہی آب گہر کسے

مقتل میں ہم بھی سر بکف آئے ہیں ای **قلق**
کرتا ہے قتل دیکھیں وہ بیدادگر کسے

یہ دو عاشق کے دریا سے ہم رات چلے
یا خدا آج تو غیروں کی نہ کچھ گھات چلے
لیگیا عشق بتان پھیر کے وعظ سوے دیر
ساقیا تجکو مبارک رہے آزردہ نہو

خانہ آباد کہ مشتاق ملاقات چلے
... کے ساتھ مرے وہ بت بدذات چلے
طرف کعبہ جو ای قبلۂ حاجات چلے
تیرے میخانہ سے ہم رند خرابات چلے

اگر ہو احتیاج اس [illegible] دہن کی
مسلماں ہی نہیں ہیں [illegible] کافر [illegible] لبی کی
کہ کھولے ہیں بخانے میں بت [illegible]
ستم ایسا پرے [illegible] نہیں بجلی [illegible] باتوں کی
عیاں تار نفس [illegible] صفاتِ [illegible] کی
فلق [illegible] سو [illegible] نظام اگر ہو عندلیبو [illegible]
گل [illegible] چمن جھگڑا بیاں بیجا میں گلشن کی
نظارہ [illegible] سادگی میں بھی یہ افزایش ہو جوبن کی

ابھی بردار [illegible] عطا ہوتی [illegible] شمع کے گل کا
ظالم [illegible] کی صورت [illegible] سب دہن کی
[illegible] آتش رنگ [illegible] ہیں بہ
عمرت [illegible] حلقے [illegible]
باغ [illegible] نظر [illegible] سمن [illegible] گل [illegible]
ابھی جو [illegible] گلچیں زمیں [illegible] گلشن کی
[illegible] دل [illegible] بلبل [illegible] دولت دعا [illegible]
بنا [illegible] حجم الاعضا [illegible] دو [illegible]
جلا [illegible] تو پھنی کی [illegible] کو دیوار بنا [illegible]

وحشت نے اپنی اُنکو بھی جگنو بنا دیا
گلگشت باغ کو جو گیا وہ گلِ فرنگ

اور اُڑ گئے چراغ ہمارے مزار کے
غنچے سلام کرتے تھے ٹوپی اُتار کے

تڑپا یہ سوز دل سے پس مرگ اے **قلق**
آنسو ٹپک پڑے مری شمع مزار پر

روش ہے صاف چلنے میں نسیم صبح گلشن کی
صلائے نغمۂ بلبل ہے صدائے آوازِ گلشن کی
ستارے [illegible] ہر بلبل چہکتی ہے
تری دو لت سے ہم اے عشق مالا مال رہتے ہیں
ہیوج سکتا نہیں پروانۂ دل گر دیکھتا ہے
کھونگا اے یاض حسن چھپتی عشق [illegible] کی
یہ بھبکا ہے سودا آپکا موباف گیسو کا
نشانہ ہو گیا غیرہ آہ اُسنے جب بیدم تاکا
لب نازک پہ تبخالہ پڑا مِسی کے ملنے سے

یقیں ہوتا ہے کھلجانیگی کلیاں اُنکے دہن کی
اُترتی ہے سلامی باغ میں کس شاخ گلشن کی
تری مضراب کیا منقار ہے مرغ نوازن کی
زر داغ جنوں لپٹا ہو اک اشرفی لگن کی
گلو بند آپکا فانوس ہے کیا شمع گردن کی
ترے بوٹا سا قامت پہ چڑھی ہے بیل چکن کی
کھٹرا اک جاوہ مجھکو پیچلی ہے مار رہزن کی
یہ اپنی اپنی قسمت ہے خطا کیا ناوکِ افگن کی
مجھے دھوکا ہوا گویا کلی پھولی ہے سوسن کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گل عارض کے گلگون نے یہ کب موقوف ہو زینت
پھڑک جاتا ہو دو صیاد عالم مرغ نظارہ
دہن مسی لگانے سے بنا ہو غنچۂ سوسن
پھڑک نتھنو کی آفت ہو یونہی بھی قیامت ہو
لیا جراح کا احسان گرہ دو بند ہو قاتل
صنم خانیکے جلسے یاد دلوا کر رُلاتی ہو
کہان ایسی وہ گرما گرم توبہ گو کہ ناری ہین

چراغ لالہ حمر کو کیا حاجت ہو روغن کی
قفس کی تیلیان کیلیلیان ہین کی جلبن کی
ہنسو گر کھلکھلا کر تو کلی کھلجائے سوسن کی
ستم ابرو کی جنبش ہو غضب شوخی ہو چتون کی
گلوبند اپنا پٹی بنگیا ہو زخم گردن کی
دکھا دیتی ہو دل فریاد ناقوس برہمن کی
قسم کھاتی ہین یہان بھی تمھارے ڈومنی پن کی

وہ منصف ہون جو وصل یار جانیکی مراد آئی
علق پروانیکی تربت پہ پہلے شمع روشن کی

مخمس ۱۵۱

قد ترا دیکھکے طوبا کو بھی ہم بھول گئے
یاد دلوائے انکو جو کبھی وعدۂ وصل
نہ رہا بعد مرے ناز اٹھانیوالا
کبھی سرسبز مرا نخل تمنا ہوا

رو برو رخ کے گل باغ ارم بھول گئے
تو وہ کس ناز سے فرماتے ہین ہم بھول گئے
خوبرو ناز و ادا جور و ستم بھول گئے
کشت امید مری ابر کرم بھول گئے

[illegible]

صفحہ ۱۵۲

بعد سوزش کے بھی ہو کوچۂ جانا کی تلاش	دل لیے میرے ہوس باغ جنان دور رہے
ملکے داغونسے نہ کسطرح اٹھے دود سیاہ	غیر ممکن ہے چراغونسے دھوان دور رہے
وہی کمرا ہو وہی بت جو تصور بندھ جائے	نہ مکین دور رہے اور نہ مکان دور رہے
خط سے خس پوش ہوا چاہ ذقن قہر ہوا	یوسف دل سے اکہی یہ کنوان دور رہے
سوجھی ہے اسکے رُلانیکی یہ تدبیر ملول	چشم گردونسے نہ آہونکا دھوان دور رہے
کچھ علاج ایسا بتا دو کہ یہ درد دل بھی	اسکی طرح مسیحا کے دہان دور رہے
کچھ وہ انصاف پہ تھے شکوہ دوری جو کیا	منفعل ہو کے کہا واقعی ہان دور رہے
یہ جوانی یہ دل اس دور مین انصاف تو کر	دختر رز پاس ہے اے پیر مغان دور رہے
چشم خوبان میں ترا حسن ہمیشہ کھٹکے	نظر بد سے تو اے آفت جان دور رہے
نگہ گرم سے بلبل کے نہ غنچے مرجھا مین	خرمن گل سے الٰہی یہ خزان دور رہے
رشتۂ جان نہ اسے کہتے نہ پڑتا یہ پیچ	اب کیون نظرونسے وہ موے میان دور رہے

اغم وقت ہے پہونچ جاتے ہین مرنیکے قریب
اے قلق یار سے دو دن بھی جہان دور رہے

نہین ہے یہ سینے مین ہمارا درد انجم سے
تجلی آئی تڑپ کر برق آغوش تبسم مین
روز تجھے باتین اور مین باتین کرون ہے
کلیم اللہ ہو جاؤن مین اعجاز تکلم سے
صدا لے کن ترانی آئی ہر غنچۂ گل سے
گرا دین طور دیکھ صاعقہ برق تبسم سے
فلک کو وجد ہوگا دیکھ یہ تماشا بزم انجم سے
زہرہ بھی زہرہ رقص کرتی بزم انجم سے
یہ شوق بیا کی مجنون بنا کر بھی کو لایا
نکلتے ہی کہین لیلی کے بھی محمل خالی [illegible]

جو بیچے تا فلک شہرہ تمہاری خود فروشی کا — خریدار کو آئے مشتری بازار انجم سے

عوض چونے کے گارا لائے مے کا چاہیے ساقی — ہماری قبر اگر پکی ہو تو خشت خم سے

ہمیشہ خاک چھنواؤ گے مثلِ قیس صحرا کی
قلق کو یہ نہ تھی امید اے لیلی فش تم سے

تاثیر جذب مستی بھی ہر ہر غزل مین ہی — اعجاز نثر مین ہی تو کرامت غزل مین ہی

دلمین جو اپنے یار ہو تو دل بغل مین ہی — پھر کیون ہی غم کہ صاحب خانہ محل مین ہی

کتنا غرور ہی تمھین حسن و جمال پر — گویا دیار حسن تمھارے عمل مین ہی

ہی یاد دلمین پنجۂ رنگین یار کی — مہندی کے چور کا گذر اپنے محل مین ہی

بد تر خزانے ہی ہمین اس باغ کی بہار — بوئے نفاق پھول مین ہی ہر پھل مین ہی

لیتے ہین مجھسے اُن لب و گیسو کے رات دن — ٹکمک مین سے تا ختن اپنے عمل مین ہی

منعم یہ کارخانے ہین دُنیا کے کر نہ فکر — کوئی ہی جھوپڑے مین تو کوئی محل مین ہی

جوبن گیا وہ پیچ مگر انکے ہین وہی — رسی کا بل حضور کی نخوت کے بل مین ہی

پہلو مین مجھ حزین کے پھڑکتا ہی رات دن — یارب یہ دل ہی یا کوئی پھوڑا بغل مین ہی

۱۵۳

بہار حسن کے گاہک ہزار دیکھ چکے
خزاں مین بلبل و گل کا بھی پیار دیکھ چکے

بس اُٹھو فاتحہ پڑھ لو بہت نہین روتے
شہید ناز کا اپنے مزار دیکھ چکے

زوال حسن مین کیا ترک کیجیے اُلفت
خزان بھی دیکھ لین جسکی بہار دیکھ چکے

محبت اُنکو نہین ہو فریب کرتے ہین
ہم آزما کے اُنھین لاکھ بار دیکھ چکے

پلاؤ جام شہادت بجھاؤ دل کی لگی
بس آب خنجرِ آبدار دیکھ چکے

عیان ہو نالہ شبگیر کی تو بے اثری
تجھے بھی آہ دل بیقرار دیکھ چکے

کمال چڑھ ہو زیادہ حجاب بیجا ہو
بس اک نگہ ہو پہ وہ ہزار دیکھ چکے

خزان باغ کا کسکو خطر ہو آنے دو
ہزار رنگ سے سیر بہار دیکھ چکے

تجھے بھی قاتل نے لکھ لیا ہمنے
ترا بھی جانزہ او شہسوار دیکھ چکے

حضور پہلی ملاقات او نہ بنا کے ستم
ہم ابتدا ہی مین انجام کار دیکھ چکے

زمین قہر بھی جو چاہے اب وہ ظلم کرے
فلک کے تو ستم بے شمار دیکھ چکے

یقین ہو ہارے اب تو کنارہ کر جائین
رقیب اُسکو ہمین ہمکنار دیکھ چکے

گلے کرو گے تو کیا ہو گا دیکھنے والے
تمہارے طور ہمارا اشعار دیکھ چکے

۱۵۱

پوچھو بتو نہ حال قلق وہ تو آجکل
آوارہ کوچہ گرد خدائی خراب ہے

در گوش صنم پیش نظر ہے — ہر اک آنسو مرا رشک گہر ہے
تلاش راہ مضمون کمر ہے — سوے ملک عدم اپنا سفر ہے
زبان وصف دُر دندان مین تر ہے — یہ گویا ماہی بحر گہر ہے
وہ مہ پارہ جو شب سے جلوہ گر ہے — مرا گھر غیرت برج قمر ہے
شہادت پائی کھایا تیغ کا پھل — مرا نخل تمنا بار ور ہے
تڑپتا ہون پڑا آتی نہین نیند — شب فرقت کی بھی یارب سحر ہے
نہ پلکے سامنے سے زلفون کے کیونکر — کہ پتلی بال سے بھی وہ کمر ہے
کہان تک صدمۂ اغیار اُٹھے — فرشتہ تو نہین بندہ بشر ہے
وہ غمدیدہ ہون پریشان ہر اک سے — کہ راہ کشور راحت کدھر ہے
جسے کہتے ہین سب دنیا مین پیری — یہی شام جوانی کی سحر ہے
نہ اب ہمکو نگار راہ وحشت — مرا غول بیابان راہبر ہے

باغ مراد کی مرے کھل نہ سکی کوئی کلی
کیا ترے ہاتھ آگئی کر کے مجھے غبار دل
کوئی ادھر نسیم صبح سے میری طرف سے یہ کہے
صبح وصال آئی اب جان بھی جا چکی
ہجر کی شب تھی کیا غضب جلکے سے غم زدہ ہے
ہمدمی چھوٹی نہ ہاتھ سے نزع تن کی
سوگئی میں پہلے زار سے یار وفا شعار کے
باعث درد ہم ہوئے ہاتھ سے بس صندلی
کیا ہو اثر شیخ تند و تاب نہیں و باغ کو
تیغ نظر بھی چل گئی دل گاہ بھی نبھی چلی
گو تھی اک آگ شعلہ بھی تھا پڑا ابھی مصحفی

کس سا صنم سے کیوں صبا خاک مری اڑا چلی
دل ہی نہیں رہا ہے اب کے قلق پاس ہے
آنکھ ہم کبھی قلق آنکھوں سے اڑ چلی
ساقی یہ وقت ہے کہ دل میں لگا ہے
آ چلی جو یہ دیدہ تر

	جہاں جاکر نہیں پھرتا مسافر قلق وہ پہلی منزل کا سفر ہے	

عشق میں تیرے جان آہ حیف ہے مفت میں گئی
کوئی بلا پھر آئیگی مفت میں جان جائیگی
آتے ہی فصل دلپذیر ہوئے قفس میں ہم صفیر
اے گل گلشن وفا بے ترے نیند آئے کیا
خواہش جستجوئے یار جسے بھی کچھ تھی بیشمار
دانش و طاقت و بصر بڑھ گئے سارے ہمسفر
لاؤ پیالہ شراب گھر کے پھر آیا ہے سحاب
اے مہ آسمان جاہ تجھسا نہیں ہے کج کلاہ
ہوئے سفید آگیا دھبا خضاب کا لگا
کبک کا دل ہوا فگار ہو نے جانکی نثار
بھولکے کوئی دوست جاہیے ان حسینوں کو

تو نے پر او ستم شعار اب بھی مری خبر نہ لی
پیچ میں ہمکو لاگئی زلف سیاہ بڑھ چلی
جسمیں پڑے تھے ہم اسیر لو وہی پھر ہوا چلی
بستر خار سے سوا ہمکو ہے فرش مخملی
بعد فنا مر اغبار ڈھونڈھ پھر ا گلی گلی
زاد سفر کی فکر کر لگ ہی ہے چلا چلی
اب نہیں میکدے لگو تاب باد بہار پھر چلی
لیکے فلک چراغ ماہ ڈھونڈھ پھر اگلی گلی
فصل شباب بیوفا داغ فراق دے چلی
تیغ خرام ناز یار چال نئی نئی چلی
اب ڈھونڈھ پھر و لکھنؤ میں گلی گلی

اور بھی عاشق ... کا کون کہ ...
دل سے ... نہیں ... ابرو
سوز الفت ... جو ... چل رہا ہے
وہ بہ ... ہیں قدم ... چل رہا ہے

آرزو الفت ... کی محبت ... رہا ہے
شمع کی طرح ... سر ... ابر ہے
سینہ ... جو دل ... بہار ... ہے
دل و ... سفر ... جا رہا ہے
جب

۱۵۷

جب بگڑتے ہین تو من ہیکا وہ لیتے نہین نام
پہیلا باندہینگے سواری ہین کس گل کے یہ کیا
ہین وہ دیوانہ ہون جب فصل بہار آتی ہی
وصل کی شب بہی نہین چین ہے کٹنے پاتی
دیکہنے والے سمجہتے ہین عبث تار نظر

پہرون اپنا قدم یار پہ سر رہتا ہی
غنچون کی مٹہیون مین کس لیے زر رہتا ہی
میرے ویرانے مین پریونکا گذر رہتا ہی
ہر دم آزردگی یار کا ڈر رہتا ہی
میری آنکہون مین ترا موے کمر رہتا ہی

غیر کے بس مین **قلق** کیون ہو وہ سیمبدن
قابو یار مین گنجینۂ زر رہتا ہی

شعلہ انگیز جو یہ سوز جگر رہتا ہی
اس لیے باز در چاک جگر رہتا ہی
برہمن بتکدہ مین شیخ حرم کعبے مین
سانپ کے کاٹے کی سی لہر آ جاتی ہی
خاک کو بہی مرے صحرائے طلب مین ہی مرگ
وحشت عشق نے دی تیغ حوادث سے نجات

خانۂ دلمین نہ ہے آگ کا ڈر رہتا ہی
دلمین آنکا سی رستے سے گذر رہتا ہی
جسکے جویان ہین وہ پاس آٹہ پہر رہتا ہی
زہر گیسو کا بہی تا زیست اثر رہتا ہی
صورت ریگ رواں روز سفر رہتا ہی
داغ دل آٹہ پہر سینہ سپر رہتا ہی

شہید تیغ جفا کرکے جسکو فرمایا
ہمارا خون بہا کر نہ رایگان کیجیے
علاج ہو نہ سکے اُسکے درد مند کا
تو وہ جو جان نچھاور کرے بجز غسل

بہانہ ایک شگن کی چاہیے قضا کے لیے
ہمیشہ ملتے لگا بس ہاتھ اس حنا کے لیے
فلک سے اُتریں مسیحا بھی گر دوا کے لیے
جو لا میں حور بھی رخسار رنگ پا کے لیے

قلق ہر آجکل ایسا زوال بیدردی
کہ درد ڈھونڈھے سے ملتا نہیں دوا کے لیے

کس طرح سے شب فرقت کا یہ دم گھٹتا ہی
گھن لگا دیتا ہی یہ دگ بلا لئے بد ہی
پر ٹپکتے تھے ہی نہیں اہل ہوس کا دیکھا
پرتو رخ کے تصور میں ترے اے خورشید
اُس بت شوخ کو اللہ رے شوق زینت
جب کوئی ہاتھ بڑھاتا ہی کسی کے آگے
تیز رنگت وہ ترے . کھلی ہی اے غنچہ دہن

وکھیں بڑھتی ہی پہلے کہ جگر پھٹتا ہی
عشق گیسو میں بہت جلد بشر لٹتا ہی
یہ گرہ وہ ہی جو ہاتھ سے نہیں کٹتا ہی
دل مرا مثل گریبان سحر پھٹتا ہی
آئنہ ابتو نہیں سامنے سے ہٹتا ہی
فرط غیرت سے مرا سیر دن لہو گھٹتا ہی
باغ میں رشک سے رنگ گل تر گھٹتا ہی

۱۵۹

[illegible]

اہل کمال مجھ سے ہیں بے فیض بھی بہت
دیکھو گل قمر میں نہ بو ہے نہ باس ہے

دعوی ہے اے رفیق مجھے ارباب فہم سے
اُس سے گلا نہیں جو سخن ناشناس ہے

فرط گنہ سے کچھ نہیں دل کو ہراس ہے
ہم کو بہت بڑی تری رحمت کی آس ہے

شاید مجھے رقیب وہ ہم بغل کہیں
پہلو میں دل کچھ آج ہمارا اُداس ہے

معشوق سے ہنسی بھی نہیں خالی از نداق
یہ بھی تو ایک طرح کا صاحب مجلس ہے

بہتا جو فصل گل میں سبب بے مزہ مزاج
توبہ نہیں شراب کی پینے کو راس ہے

کرتا نثار اُس چمن آرا پہ یہ مگر
کیا اور دشت نزر کے سوا گل کے پاس ہے

جب بہر سیر اُبھارتے ہیں ہم تو کہتے ہیں
جی سست ہے کمال طبیعت اُداس ہے

ہم کو صاحب لحاظ ہے یہ بزم غیر میں
میر اگر سے وہ پاس بعید لقیاس ہے

میکش یہ کہہ کے پیتے ہیں دور اخیر میں
ساقی سلامتی کا یہ تیری گلاس ہے

آیا جی پہ شک کے بعد کا ظاہر سے ہوتا ہے
دنیا میں پردہ پوش بشر کا لباس ہے

فرقت میں بھی گذرتی ہے اپنی تو ٹھاٹھ سے
اندوہ ہمنشین ہے مصاحب ہراس ہے

[illegible]

جھٹلا کے ہمکو کرتے ہو سرسبز اپنی بات
آگے بھی تو تم ایسے کبھی ہٹ دھرم نہ تھے

کیونکر مین اُنکے دلمین نہ دیتا انھین جگہ
قابل تو انکے رہنے کے دیر و حرم نہ تھے

اور دونکو تو شہید کیا تیغ ناز سے
کیا ہم کیے ہوئے سر تسلیم خم نہ تھے

اسطرح شمع بزم نے طے کی عدم کی راہ
دیکھا تو راہ مین کہین نقش قدم نہ تھے

دلمین رہے جنونکی بدولت ہمیشہ داغ
ای عشق اس خزانے مین کب درم نہ تھے

اسطرح دلکو پھندے مین لانا نہ یاد تھا
آگے تمھارے زلف مین پیچ و خم نہ تھے

نالان تھے ہم جو ایک سہی قد کی یاد مین
نالے ہمارے سرو گلستان سے کم نہ تھے

جب آپ نے آزمایا ہمین پایا سر بکف
منھ موڑ جاتے وقت پہ ایسے تو ہم نہ تھے

کھلجاتا حال سابقہ پڑنے سے مہربان
کچھ ہم مقابلے مین رقیبوں سے کم نہ تھے

کچھ رحم بھی مزاج مبارک مین قبل تھا
ایسے تو آپ مائل جور و ستم نہ تھے

جانے بلا تمھاری جو صدمے گذر گئے
دن ہجر کے بھی روز قیامت سے کم نہ تھے

لیتا ضمانت اور دونکی کیونکر مین آپ سے
کیا معتبر حضور کے قول و قسم نہ تھے

آگئی ہمین نہ یاد تمھین امتحان کیوقت
آخر تمھارے چاہنے والوں مین ہم نہ تھے

١٦٠

[illegible]

آتی بال سے بھی اہ ہو باریک تر جس کی
چمن ہے اُسکے فریب اُڑائے جو رنگ گل آکسو

قیامت مین آ ہا مباقی گنہ رجاؤنین اُس کے
ہوا کو کیا جذوت تھی ہاتھی خاک بُلبل ہے

قطعہ کچھ اور پڑھا اسمین یہ اہل بزم کہتے ہین
نہین ہم سُننے پائے شعر سب تعریف کے غل سے

جب ابرو گل ہمسری کرتا ہے تیری دام کاکل سے
ہوائے گلشن عالم رہ انصاف اگر چلتی
ہتا ہو جاتے ہین رگ گاہ وہ سنت بڑھا نیکو
صریر خامہ رنگین رقم کیا لطف دیتی ہے
نکلتا ہے جوا مرشاک چمن تو سیر کو گھر سے
اگر فریاد رس کے کان تک پہونچے تو سُن لینا
خزان ہو کر بہار حسن خوبان پھر نہین آتی
رہا کرتی ہے فرقت سے ہمین حسن کی دولت
وہ دیوانہ ہون تیرا لاہی یہ جانی جو وحشت مین

عنادل اُکے طرف کنگھی جھڑتی ہے جو سنبل سے
جلاتی آشیانہ بلبلونکا آتش گل سے
سواری آج تو نکلی ہے آنکی کس تجمل سے
سُنے نغمے جو کوئی تو مرے گلشن کے بلبل سے
گلی کوچے مہک جاتے ہین کی کوشش کے گل سے
کوئی پھولا شگوفہ باغمین فریاد بلبل سے
ترقی کی نہین امید ہرگز اس تنزل سے
زرگل کھولنے پایا کوئی کب دامن گل سے
گریزان شیر صحرا ہون گی نخچیر کے غل سے

بھاری شادمانی میں بھی طرز غم نکلتا ہے
گل کئے ہیں شاید آنکھوں نے وقت گریہ نکلتا ہے
کہ محبوب خنجر کا بیٹھا ہے ان کی
بنا دی ہے سبھا کہ تیغ غم عیدم ہیں
فلک پر بھی چمک سے کبھی غم کا بھی دم نکلتا ہے
نکھر کو تو بھی ایک خنجر سے ایک دم نکلتا ہے
زلف جاناں کی شب فرقت جانی اتنا قاتل کا نہیں رکتا ہے
کر لے گئے پانی بہ ادب ہی عالم نکلتا ہے
اور بیٹا اس عمر کی نہ تلوار میں چلیں کیونکر

جو نہ گئے خیر دے اللہ اس سفاک عالم کو	بھرنے لگی لگی اُسنے بجھائی آب خنجر سے
ارادہ تھا کہ ہیں اُن کو عشق و دین بھی کھو کے	گئے تھے لینے اُٹھے اور کچھ دینا پڑا گھر سے
بہت پچھتائے ہیں اس سنگدل کو دیکے دل اپنا	مثل مشہور ہے یہ لعل کو پھوڑا ہے پتھر سے
تو بہت بہ رعونت تاکتے ہیں رندار او دم ہی	چھپاؤں خت رز کو لیکے پردہ چشم ساغر سے
تری اوشوخ بے پردے دلمیں بھر نصف فدا	جو دیکھے نہ دم بھر میں وہ دیدگو تر سے

قلق سنتے ہی لذت شب غم ہو گئی وحشت
ڈرائے تھے بہت واعظ عذاب روز محشر سے

بجائے اشک آنکھوں سے لہو ہیہم نکلتا ہے	گے سینے میں شاید حسرت تو بکاد دم نکلتا ہے
دل ناشاد سے یوں نالۂ پر غم نکلتا ہے	عزاخانہ سے جیسے صاحب ماتم نکلتا ہے
بہت اُس شوخ کا آنکھیں لڑانا یاد آتا ہے	کوئی بادم یاد ہو نہیں جب تیری امم نکلتا ہے
جگہ دینا بہت دلمیں نہ یاد نوک مژگاں کو	یہ وہ کانٹا ہے جو ٹوٹے جگر سے کم نکلتا ہے
یہ عیب حسن ہے جب وہ مخاطب مجھ سے ہوتا ہے	جواب اُسکے جھوٹے زباں سے کم نکلتا ہے
گذرتا ہے جہاں سے جب تمہاری یہ کاکشت	تو اسکا آنکھوں کے رستے سے اکثر دم نکلتا ہے

بہت شرما ہے
نہیں کوئی سمجھ میں نہیں آتا
ساتھ رو رو دل کو دیکھا ہے
جو ہونا ہے سو ہو رہے گا
لیکن اس کا بھی ہم نکلتا ہے
شکستہ ہوں مگر اپنا ہی جی نکلتا ہے
طلب کا ہم سے کچھ نکلتا ہے

سوال وصل پر ان کا طلب میں برہم ہونا نکلتا ہے
کہ طالب ہوں جیب جو دو تجھ سے پیاری کی ہی ایک خلق سے
وہ بہت ہوں اُن کی شکل دیکھ کر دل شاد ہوتا ہے
اور مہیں ملو جو زندہ ہے دم بھر کبھی
خدا بہتر جانتا ہے کہ کیا ہو نکلتا ہے

کرسکیگی مجھے میزان قیامت سبک
میرے پلے پہ اگر آپکی رحمت ہوگی

دل بلبل کیطرح پھونک دے صیاد کا گھر
اتنی بھی آتش گل مین نہ حرارت ہوگی

سر محفل مری جانب سے شکایت نکرو
شرم آئیگی مجھے انکو ندامت ہوگی

ہم تو بیمار کے دم بھر بھی ہونگے جانبر
رنج ہجر انسے اٹھیگا جنھین جلوت ہوگی

پوچھتا پھرتا ہون ایک ایک سے مضطر ہوکر
زندگی مین مری صبح شب فرقت ہوگی

کب تلک اس مغان کا بڑی ہرجائی ہی
وحشت ہاتھ سے دونگے فضیحت ہوگی

اپنے بسمل کا نہ تسا بھی لگا رکھے گا
میرے قاتل مین اگر کچھ بھی مروت ہوگی

جب تلمینگے مرے اعمال وہ تر دامن ہون
سرد سب گرمی خورشید قیامت ہوگی

شام وصلت ہے تو دھڑکا ہے مجھے وقت کا
صبح ہوگی تو کہو کیا مری نوبت ہوگی

اتنی گھبرا کے شکوہ اہل دل مین شقت نہ کرون
خواہش خلد مین مجھسے نہ رغبت ہوگی

جسقدر چاہین یہان مجھپہ وہ بیداد کرین
کیا مرے آگے وہان بھی نہ عدالت ہوگی

خشک اگر دامن تر مہر کرم سے ہوا
تجھسے شرمندگی ابر کو شک بہت ہوگی

مین تو یہ جان بھی دین تجھکو سمجھون فریب
ان بتون سے تمھین امید محبت ہوگی

مخمس ۱۶۴۳

[illegible]

اے صنم تیری نزاکت سے یہ اندیشہ ہے
یوں گیا پھاند کے اُس گھر میں ہے اگر نکہت
کبھی قابو میں طبیعت ہے کبھی بے قابو
چشم سیگون تری ان کرتی ہے گردش میں کبھی
کچھ نہیں فکر نجات عمل بد انکو
برہم ہوا میں قیس نے جو مجھ سے بگڑے
دل مجھے دیکے بلا اور بھی اک سر پہ لی

نہ کہیں موے کمر سے ترے زنار اُلجھے
میرے دامن سے نہ خار سر دیوار اُلجھے
ہر گھڑی مرد سپاہی سے نہ سردار اُلجھے
مست ہے چلنے میں جیسے کہ مے خوار اُلجھے
کسقدر جال میں دنیا کے ہیں زردار اُلجھے
صاف دو چار طرح دیکے دو چار اُلجھے
دام کاکل میں ترے ہیں گرفتار اُلجھے

کبھی یکسو نہ ہوا گیسو و رُخ کا جھگڑا
سالہا سال قلق کافر و دیندار اُلجھے

بنا کے بیٹھے ہیں ہم اک انجمن زمین کے تلے
گئے ہزاروں ہی غنچہ دہن زمین کے تلے
عدم ہے کوچ کی جا اور رہ ہے منزل گاہ
گئے وہ دن کہ پہاڑ اُنسے ٹھوکر پہ پھینکے

کہ مجتمع ہیں سب اہل سخن زمین کے تلے
کھلائے چرخ نے کیا کیا چمن زمین کے تلے
مسافروں کے لیے ہے وطن زمین کے تلے
پڑا ہے خاک میں اب کوہکن زمین کے تلے

[illegible]

طالب دیدار رخ ہو نہیں تو وہ زلفیں دکھائیں
گر کہوں تمہی میں آتے تو وہ سمجھیں رات کی

باتیں سنوتا ہے سارے گر خوشی دل اُٹھیں
تا اب تی تھی کبھی جنکو نہ آدھی رات کی

اے قمر آغاز نو حسن خط پہ کر نہ ناز
چاندنی رہتی ہے تھوڑی سی پہلی رات کی

ضبط آہ سرد و گریہ سے نہ کیوں دم ہو بند
بیچ ہے گیا تکلیف تھی ہے اُمس برسات کی

بیٹھتے کعبے ہی میں یا دیر میں کرتے مقام
اے قلق کیا مفت تم نے اُٹھائیں اوقات کی

تو آسمان سمجھ کے ذرا کچھ ملال دے
ظالم ہماری حسرت دل تو نکال دے

آغاز کا نہ دھیان نہ فکر مآل ہے
مونس کو تجھ سے خدا تو بس اتنا خیال دے

جتنی محبت اُنسے ہے ہمکو اُنھیں نہیں
کیونکر کسی کے دل میں کوئی دل کو ڈال دے

شاعر طبع یاں یہ دم فکر شعر ہے
شمع سخن کو نور کے سانچے میں ڈھال دے

اُسکی جفا نے ہیں فنا میں رہی سوا
یا تو مقر ہو یا وہ جواب سوال دے

عشاق آسمان و زمین مہر اگر کرے
مانند بدر رو سے کو اوج کمال دے

طاؤس و کبک کہتے ہیں وہ دیکھکر خرام
اللہ رے تو شکن کس چال ڈھال دے

۱۲۹۵ ہجری

۱۶۶ فلق

[illegible]
نہ ہو اتنا تو قدر جان قاتل کو سمجھے تیغ قاتل کے
[illegible]
[illegible]
[illegible]

چھپانے سے نہیں چھپتا ہے حسن دلکش عالم
سکھا دیتا ہے اقبال آدمی کو نیک و بد آخر
توجہ منعمون کی نفع سے خالی نہیں ہوتی

کہیں ہو دیکھنے میں اچھی صورت آہی جاتی ہے
یہ دولت ہے وہ شوشان بلست آہی جاتی ہے
ہوا کے گوشۂ دامان دولت آہی جاتی ہے

ستم دیدہ جو ہیں وہ ذکر آفت سے بھی ڈرتے ہیں
فلق نام شب فرقت سے دہشت آہی جاتی ہے

حال پرسان کبھی بھولے سے بھی پیارے نہ ہوے
جائے انصاف ہے شکوہ نہیں اونا انصاف
کب میں خمخانے میں سو یا کہ نظر آیا تو یاد
غرق اشکوں میں مرے کب نہ ہوئی کشتی چرخ
کو نسے دن نہ بھرا دامن گلچین نگاہ
تیری افشان پہ تصدق انجمن کرتا ہوا
غرق گرداب بلا ہوتے ہزاروں غواص
اے **فلق** تم رہو ثابت قدم راہ وفا

غیر پیارے ہوے تم حیف ہمارے نہ ہوے
غیر پیارے ہوے اور ہم تمھیں پیارے نہ ہوے
کب رواں دیدۂ گریان کے ہزارے نہ ہوے
ہمسر ماہ کب آہو نکے شرارے نہ ہوے
کب میسر گل عارض کے نظارے نہ ہوے
آسمان کے مرے قابو میں ستارے نہ ہوے
شکر صد شکر وہ دریا کے کنارے نہ ہوے
خیر پاپوش سے وہ گرچہ تمھارے نہ ہوے

[illegible]

[illegible]

کہو ہنگامہ کیون برپا کیا ہی شور محشر نے — تھکے ماندے مسافر سو رہے ہین پہلی منزل کے

چھوڑی ہی گئی ہی قتل کر کے بجھتا مجھکو — لعوب لگ گیا ہی منہ کو تیغ ناز قاتل کے

مجھے چشم سیہ کا اُس پریرو کے جو سودا ہی — برنگ چشم آہو بن گئے حلقے سلاسل کے

تجلی بخش ہی اُس شمع رو کا نور حسن ایسا — پتنگے بن گئے ہین کس شب تا اُسکی محفل کے

تماشائے شہادت مین ہجوم جان نثاران ہی — پیاری روئی نوک مقتل ہجوم سے تیغ قاتل کے

نہین ہوتی تسلی اس دل بیتاب کو حاصل — مری کشتی کبھی لیتی نہین جہان ساحل کے

ہمارے ساتھ کیا یہ بھی شب فرقت مین ونہی — ستارے ہین کہ قطرے اشک چشم ماہ کامل کے

ذرا او ساربان ناقے کو ٹھہراتا ہوا لیچل — کہ خاک کی ناتوان کی بھی ہی پیچھے پیچھے محمل کے

بجھی تھی رن یہ سر کٹتے ہین کب جان نثارونکے — سر مقتل اُترتے ہین تصدق تیغ قاتل کے

لگے ٹوٹے دل اُس ظالم سے کوئی حکم حاکم ہی — ڈھونڈھے پھرتے ہین شہر مین بیداد قاتل کے

حسینونکے نہین لب مین تبسم ہی تقاضا اس سے — ہمارے ناز اٹھاتا ہی دل ناشاد ہم دل کے

وہ کشتہ ہون کہ تیغ بار نے چشمان جوہر سے — دم رخصت بہائے اشک خون میرے گلے ملکے

بکھر ٹک جاتا ہو یہ خوب جب مجھے مجروح کرتا ہی — لگے ہین کیا ٹھکانے تیر مین یہ مرغ بسمل کے

زمین کا فرد مومن سے کے دعا خیر ہے
وقت نور بساط و نقش اسلام ہے
سرکار حسن و محبت سے کے جا نہیں جو ہے
ہے انتہا عشق ہے اور نہ وہ نا متناہی ہے
دم فلک عجیب طرح کی وہ چال ہے
ملک و طاہ دل یہ نظر من ہر اک کا ہے
یہ من سے ایک طرح بزم جہاں میں نہ تھی
ظلم اشفاق و طرب حسرت و الام ہے
تیغ و وفا یار پر کی بخت ہی اپنا ہے
[illegible] عشق میں گم نام ہے
[illegible] ناامید و شہ حسن
[illegible] کار میں نا کام ہے
[illegible] جاب اور قریب او باش
[illegible] دن بھی وہ بہت دل بر ہے
[illegible] وحشت میں کی محبت جنون
[illegible] جائے احرام ہے
[illegible] دل رہیں وابستہ زلف حسینا

صفحہ ۱۷۸

انپے سا کے ہیبت مغرور ہے تو اسقدر
صحبت سلطان نے دل از بسکہ آئینہ کیا
ہمت حب و عدالت کی صفت کیا لکھوں
فی الحقیقۃ ہے زیارت سند گانی کا سبب
طول گیسو رسائی ہو سکے کیونکر صفت
جانتے ہیں شاہ کے جانباز جانبازی سر کو کھیل
جان کسکی ہے جو ٹھہرے روبرو ہنگام غیظ
مثل موسی غش کریں کیونکر نہ خوبان جہان

ای ہما سلطان عالم اپنا ظل اللہ ہے
سادہ رو یوں میں تبرک بندہ درگاہ ہے
عدل کسری جود حاتم حکم نادر شاہ ہے
دولت دربار سلطان یاں زر تنخواہ ہے
جسکے آگے رشتہ عمر خضر کوتاہ ہے
جنگ کا میدان بھی گویا ایک بازیگاہ ہے
شیر گردون کو بھی عزم حیلۂ روباہ ہے
عشق منزل طور کے صورت تجلی گاہ ہے

دلے ہوں جان نثار جان عالم اے قلق
نیت خالص سے بندے کی خدا آگاہ ہے

مبتلائے ستم و حسرت و آلام رہے
ساقیا ایک ہمیں تشنۂ جام رہے
عمر بھر محو رخ و زلف سیہ فام رہے

شاد وہ دن بھی نہ ہم اے غم ایام رہے
مست دور میں ترے خاص سے تا عام رہے
کبھی کافر تو کبھی صاحب اسلام رہے

جان بیدل کی امید و وصال [illegible]
اپنے یوسف سے جدا [illegible]
[illegible] عشق میں اسلام [illegible]
دیکھیں نہ ہو [illegible]
ہمیں نہ [illegible]
[illegible] ساقیا [illegible] زلف
[illegible]

وہی فرصت اُسے آرائشِ زلف و رخ سے
چمنِ دہر مین ہاتھ آیا کرے صید مراد
بعد مردن بھی فلک درپئے آزار رہا
بیخودِ حسنِ دل آرام ہون ایسا ہی شوق
دلکو خواہش نہو کچھ اور بجز بادہ شوق
دشت و کہسار مین دھوم ہے مچا دو وحشت
قرض دے لینا بہار آتی ہے مفلس موبہت
سوکھے ٹکڑو نپہ بسر کرتے رہے اہل خشک
باغ عالم مین آج حسرت ہے مین اے ساقی
اپنی تربت سے اگا سنبل تر مر کر بھی
فیض جاری رہے عالم مین ترا او ساقی
ایکدن کوٹھے پہ آکر نہ جھلک دکھلائی
مرتے دم دلکو اسلام ہے سبحان اللہ

منتظر یار کے ہم صبح سے تا شام رہے
وحشی صیاد پہ تا گیسوؤنکا دام رہے
ہم تہ خاک بھی اکدن نہ بآرام رہے
دلکو مجھسے نہ مجھے دلسے ذرا کام رہے
نشۂ اُلفت ساقی گل اندام رہے
قیس و فرہاد کا باقی نہ ذرا نام رہے
میفروشوں سے یہ وا دو ستدو ام رہے
عیش مین مست سدا نہ سحر و شام رہے
تو بغل مین رہے کیف مے گلفام رہے
بستۂ سلسلۂ زلف سیہ فام رہے
نور سے اور زمانے مین ترا نام رہے
نگراں دیر تلک ہم طرف بام رہے
زندگی بھر تو قلق بندۂ اصنام رہے

۱۶۹

جان بیکار دورِ آسمان ہے
ہمارا خاتمہ بالخیر ہوگا

وہ قاتل تیرے کوچے کی زمین ہے
یہی اپنا ختم المرسلین ہے

جدا جب سے مرا جان جہان ہے
نہایت دل **قلق** اندوہگین ہے

بوسہ لون چشم مست کا وقت خمار ہے
ساغر چڑھاؤں نشہ مے کا اُتار ہے

پستان یار کا بھی قیامت اُبھار ہے
گویا نہال قد شجر میوہ دار ہے

دل اپنا بلبل چمن روے یار ہے
یہ باغ وہ ہے جس مین ہمیشہ بہار ہے

سرسبز خط سے کیا چمن روے یار ہے
ہے طرفہ ماجرا کہ خزان مین بہار ہے

جلتے ہین بعد مرگ بھی ٹھکرا کے قبر کو
ہم خاک مین ملے اُنھین اتنا غبار ہے

آنکھون مین ہو یہ تشنۂ دیدار ہون کمال
پیاسی ہے گو صدف مین گہر آبدار ہے

اے گریہ چشم تر کی حفاظت ضرور ہے
یہ کاسۂ گدائی دیدار یار ہے

نیرنگ دہر سے نہین حیرت زدون کو ڈر
تصویر کے چمن مین ہمیشہ بہار ہے

جو مژہ سمجھ کے ہین آمادۂ خلش
کانٹون کو میرے آبلۂ پا سے خار ہے

بجا ہی حال سیکا یا لقہ بڑھنے کھلتا ہی [illegible]

زبان بند وقت آزمائش [illegible]

[illegible]

۱۷۱ بحر عشق

لینے مین جلس دلکے تو عجلت کمال ہی
دینے مین نقد وصل کے برسون جھکائین گے

گرم خرام ہونگے اگر صحن باغ مین
انگار وہ بہر وہ کبک چمن کو لٹائین گے

سینہ سپر ہین عاشق جانباز سیکڑون
تیغ نگاہ ناز وہ کب آزمائین گے

ابکی تو ہجر یار مین ہم گور جھانک آئے
جیتے ہین تو کبھی نہ پھر دل لگائین گے

ای شہسوار ناز یہ مٹتا ہی بار بار
تیرے سمند حسن کو ہم خود بنائین گے

ہم کیون اطاعت انکی کرین فائدہ قلق
کیا یہ بتان دہر خدا سے ملائین گے

جدھر سے ہوکے ای خورشید لکھ ہم تم ہم نکلے
ہزارون شکوے سے بسمل ہوئے لاکھون کے دم نکلے

نہ تھے آگاہ سم جو سے خانہ نشینی مین
نکلے ایا بون ہمنے گھر سے جب باہر قدم نکلے

تحرم مین تمنا تھی زیارت ہوگی جی بھر کے
الم لاکھون اٹھائے ہم نے جب انکے علم نکلے

لیے ہین ہم وضع کیسا بنا جیتے جی جنون مین بھی
نہ اپنے خانہ زنجیر سے باہر قدم نکلے

کیا جب امتحان قاتل نے اپنے سرفروشون کا
رہا پالا انھین کے ہاتھ جو ثابت قدم نکلے

مقابل کرکے انکے جوہری سب تیغ نکلے
گھر پیش در زندان بہت تیم کے کم نکلے

[illegible]

[illegible]

قلق احسان کسی کا نہ گوارا کیجیے

[illegible]

یقین ہو اُسے اک دن مجھسے مطلب کی بھی غرض نکلیگا
سراسر ہو یہاں سودائے زلف یار میں یہ دل
وصال اک سمت محروم آخری دیدار سے رکھا
لگے کس دن تیرے رندو درگاہ کو حسرت
بھلا صبح شب وصلت نہ کرا اتنا غم فرقت

وہ اُسکے آڑے آیا ہو تجھے جس نے پکارا ہو
تجارت میں متاع عشقبازی کے خسارا ہو
فراق یار نے کیا کیا ہمیں ترسا کے مارا ہو
جسے تو نے بگاڑا ہو اُسے کس نے سنوارا ہو
ابھی تھا تیرے پہلو میں ابھی تو وہ سدھارا ہو

نہ قتل اُسنے کیا تو آپ کاٹینگے گلا اپنا
قلق قاتل سے اپنے آج ہی بس وارا نیارا ہو

وہ پری جان بھی لے لے تو گوارا کیجیے
سخت جانی کا بھی احسان گوارا کیجیے
جان ہونٹھوں پہ ہو وقفہ نہ خدارا کیجیے
چشم زخم آپکی شمشیر نگہ سے ہے دور
ہم وہ ہیں عاشق جانباز کہ جسموں کی قسم
چشم باطن اگر اعجاز تصور سے کھلے

نقد دل بھی ہو کوئی جان جو پیارا کیجیے
آج جلاد کا جی بھر کے نظارا کیجیے
عیسی لب کو ذرا اپنے اشارا کیجیے
سر عاشق جو تصدق میں اُتارا کیجیے
سر ابھی کاٹ کے قدموں پہ جو اشارا کیجیے
بند آنکھیں رہیں اور اُنکا نظارا کیجیے

۱۷۲

[illegible]

ایک دن مجبور سے اپنے نہ خوش ہو کر ملے
خاک میں سارے مرے ارمان اے دلبر ملے

کیا وہ خوش قسمت ہیں جنکو عمر دو دن دلبر ملے
ہم کو تو بے مہر جو بیوفا اکثر ملے

اسقدر مشتاق قتل و قاتل عالم ہیں ہم
عید قربان ہو گلے سے گر ترا خنجر ملے

حد سے بڑھکر عجز بھی انسانکو کرتا ہی خراب
کی اُنھی نے سرکشی جس سے بہت جھک کر ملے

قامت موزون جانانکا جو میں دیوانہ تھا
خاک سے میرے بگولے سرو قد ہو کر ملے

لکھ چکا جب اُس سپہر حسن کو میں خط شوق
چاند اور سورج لفافے کیلیے لیکر ملے

پائی جنسیت جو صحرا گرد لاغر ہیں ترے
بید مجنون جب ملے مجھسے بہت جھک کر ملے

کیا چمک افشانکی ہمیشے سیاہ یار پر
اس سپہر حسن کو کس روز کے اختر ملے

بلکے اٹھا تو دکھایا جذبۂ دل نے اثر
آپ ہی روٹھے وہ مجھسے آپ ہی آ کر ملے

ہم وہ منصف گلشن عالم میں ہیں او باغبان
دین کفن بلبل کو پھولونکی اگر چادر ملے

رند مشرب ہیں کہ محشر میں بھی یہ چلائینگے
کوئی ساغر ہمکو بھی یا ساقی کوثر ملے

وصف معراج شہ رسل کا جب نظم ہوا
میرے مرغ فکر کو جبریل کے شہپر ملے

کھنچ سکے ہم سے بیان پاکی اُس سے شبیہ
میرے بہزاد تصور سا جو صورتگر ملے

ہمیں بخشے نہ بخشے دخل کیا مرضی میں مالک کی
وگرنہ اسکی رحمت کو تو درکار اک بہانہ ہے

ہمیشہ بیار رہتے ہیں جرم مالک جن بشر تو کیا
در دولت لئے یار کا وہ آستانہ ہے

عنادل کی صدا کیا بوم بھی ہے جس جگہ عنقا
قلق اس گلشن ویران میں اپنا آشیانہ ہے

قفس میں درد دل سے نالہ و فریاد کیا کیجیے
پراگندہ دماغ نازک صیاد کیا کیجیے

قفس میں عندلیبان چمن کو یاد کیا کیجیے
دل ناشاد کو عمر بھر کی خاطر شاد کیا کیجیے

ہزاروں قتل کروا لے ہمیں سے کیا عداوت ہے
قضا آئی ہو تو شکوہ جلاد کیا کیجیے

غنیمت ہم نہ سمجھا مجھ اسیر نغمہ پیرا کا
کسی سے شکوہ بیقدری صیاد کیا کیجیے

تو رحم کرکے عاشق پر وہ بت یہ ہمسے کہتا ہے
گلے لگ جائیے بوسہ فقط امداد کیا کیجیے

ہمسے مجنوں کی فصد میں چھوٹا ہے اسکو سودا ہے
تغیر آرد علاج و خشیت فصاد کیا کیجیے

دکھا دیتے ہمارا کچھ بھی لیر بس اگر چلتا
اگر مجبور ہیں او بانی بیداد کیا کیجیے

دم عرض رہائی ہنسکے وہ صیاد کہتا ہے
گرفتار آکے جو خود ہو اسے آزاد کیا کیجیے

طلسم نوجوانی تھا عجب اک وقت او پیری
زمانہ خود فراموشی کا اپنے یاد کیا کیجیے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

خاطر پیر مغاں توڑ کے بہر واعظ
باز گشت اُنکے سوا اور کہاں تھی میری
دشت میں قیس سے شوریدہ سری گھٹ رہتی
جان ہونٹھوں پہ تو آ آ گئی دم گھٹ گھٹکر
کونسا خاک در میکدہ پر لطف نہ تھا

توبہ مَے کی نہ کہاتے جو قسم کیا کرتے
تجھسے مجرم پہ نہ کرتے جو کرم کیا کرتے
معرکہ تھا جو بڑھاتے نہ قدم کیا کرتے
اور تم اس سے سوا خاک میں غم کیا کرتے
ہم خراباتی نشین مسند جم کیا کرتے

جان دی عشق میں اُس شوخ کے تنگ آکے قلق
یہ نہ کرتے تو بتا تو تجھیں ہم کیا کرتے

ادھر سے جاتے ہیں سوزاکھ جو جی اے ہوے
ہمارا کاٹ کے سر وہ کمال نادم ہیں
عبیر و عنبر و مشک و بنفشہ و ریحان
سرکے دہر یہ دم لینے کا مقام نہیں
ہماری خاک کی حسرت تھی دیدنی اُس وقت
تمہارا کشتۂ مژگاں کوئی نہیں بچتا

اُنھیں کا تیر نگہ ہم میں لب کھائے ہوے
کھڑے ہیں تجھ سے مقتل میں جھکائے ہوے
تمہارے سبزۂ خط پر ہیں ہر کھائے ہوے
عدم کے قافلے والو قدم بڑھائے ہوے
چلے جو ناز سے وہ پائچے اُٹھائے ہوے
یہ تیر ظلم ہیں کس نے ہر میں بجھائے ہوے

[illegible]

کس چمن سے گذرتی ہے نسیم بہار کی
عرف خزان سے سوکھ گئے خار کی طرح
وہ رند بادہ کش ہیں کہ ہمنے برابری
جسنے وہ بات بات پہ ہمسے بگڑتے ہیں
سینہ سپر وہ ہم ہیں کہ قاتل نے بارہا
سب بکف ہیں قبضے پہ کون سرخرو
چشمان یار جو ہیں مستی میں کسقدر
لایا نہ کچھ جواب پیام اوپیامبر
خالی ہے اپنے جلوے پر آنکھ اُنے بارہا
بچتائے چھیڑ کر مہرباز ارہم اُنہیں
برسہ دیا کبھی تو جلانے کے واسطے
گرمی عشق دیکھ ہوئے تر بغیر غسل
خالی ہے ہیں اس طفلان جو ہے جنون

سونے ہیں خشت خم کو سرہانے دھرے ہوئے
جب موسم بہار میں کچھ ہم ہرے ہوئے
خالی کیے ہیں خم کے خم اکثر بھرے ہوئے
کھوڑے نیے اُتنے وہ نہ کسی دن کھرے ہوئے
خالی کیے ہیں ہمیشہ تنچے بھرے ہوئے
قبضے پہ ہاتھ ہے وہ ستمگر دھرے ہوئے
کیا سہرا ہیں سبزۂ مینا چرے ہوئے
کیا گھنگنیاں تھے منھ میں وہ اپنے بھرے ہوئے
ہیں چاندنی کا کھیت یہ آہو چرے ہوئے
وہ کھوٹیاں سُنا ہیں وہ ایسے کھرے ہوئے
دو چار گلیاں ہیں میں کچھ غرغرے ہوئے
حمام دل سے گرائے بلند انگرے ہوئے
دامان کوہ میں تو ہیں تپھر بھرے ہوئے

بہار گل مین سودائی ہوا ہون اُسکی زلفون کا
بجا ہے عشق پیچان نے سر مشکین اگر باندھے

مین وُہ برگشتہ قسمت ہون کبھی گرجائے تیر اُسکا
نشانہ طائر دلکا جو وہ ناوک نظر باندھے

بگولہ بنکے خاک قیس و فرہاد آئے سوبت کو
ترا دیوانہ کوہ و دشت مین سیدا اگن باندھے

غبار کوچہ کا کل ہوئی ہے بعد مرنے کے
ہوا اپنی ہے میری خاک کیونکر سقدر باندھے

رخ انجام کو آئینہ آغاز مین دیکھے
تصور دم کا دانے طوطی شتر باندھے

جو مین نے دست کسی حسب عادت بھی تو فرمایا
نہین بیجا جو ہر اک ناتمی نشان اگر باندھے

غم شادی جہلت مین ہو مومین عجب کیا ہے
جو سہرا آنسو دنکا وہ سر تابوت باندھے

ہزارون مرکے بن جان تیرے پلڑ اُترجائین
سر بحر فنا تیغ جہازی پل اگر باندھے

دل بہتا بچے آزاد دنیا کے بکھیڑون سے
جہا نہین طائر قبلہ نما کے کس نے پر باندھے

پڑیگا سابقہ جسدن تو کھلجائیگا حال اُنکا
رقیب اپنے پُنا ہے بھتے ہین تیغ و سپر باندھے

دیا خط دیکھے کیون پیغام اس بحر پر اُسنے
زبان پر تو چڑھائی چانب ست ناسہ باندھے

چمن مین چاندنی کے پھول پہ صدبرگ کا شک ہو
قلق زردی رخ عاشق کی رنگ اپنا اگر باندھے

بحر ۱۷۷ ضمیمہ

گلزار مین خزان کی بہار آ گئی کہین [illegible] امید و بیم سے
اسمان تھی دیدار ارنی کہکے [illegible]
محبت رہی یہ طور پہ پیغام سے کلیم سے
دیکھا کمال ان کے یہی [illegible] عشق مین
نام ہو الکمال مین لپٹنے نہ جرم سے
جلوہ کے شوق [illegible] خورشید ہو عیان
ہون سخت باغ و [illegible] تھی کلیم سے
ثابت ہوئی دلیل محبت دیدار اس سے [illegible]
گستاخ ہو نہ دور زبان کلیم سے
کیا آج مبتلائے غم و رنج عشق ہون
ان حادثون کا ہون متحمل قدیم سے
کیا غم مین بیکسی سے ہوا جلتے ہین تھی
ہوا تو یہ جھٹا مین فلاطون حکیم سے
وہ تو سخت تیغ سے حجاب اگر ہم کلام ہو
نکلے کلام بھی نہ زبان کلیم سے
جنت وصال یار ہو دوزخ فراق یار

ضمیمہ ۱۷۸

نہین کھلتا دکھاتا ہے فلک کیا رنگ کیسے ہم کو
قلق جیسے تماشائیکی بازیگر نظر باندھے

کچھ عرض حال کی نہین حاجت کریم سے
واقف ہے خوب وہ مرے حال سقیم سے

آئی نہ مل کے اُس گل تر کی شمیم سے
اتنا گلا ہے باغ جہان مین نسیم سے

جلنے سے میرے یار ہو خوشنود اگر مرا
سمجھون فزون جحیم کو باغ نعیم سے

وہ ہون فقیر مست تکلف سے عار ہے
بدلون کبھی نہ شال مین اپنی گلیم سے

پیرو تمھارے رکھتے ہین آج اتنا دسترس
چاہین تو چھین لین ید بیضا کلیم سے

ہوتے نہین مطیع حسینان روزگار
توڑینگے اس طلسم کو ہم لوح سیم سے

درکار ہے نجف مین جو جاروب روشنی
عیسیٰ سے لین نفس ید بیضا کلیم سے

پیاسا ہون آب تیغ سے سیراب جلد کر
جلاد منھ نہ موڑ ثواب عظیم سے

کیونکر نہ مجھکو ہو در گوش صنم عزیز
الفت خدا بھی رکھتا ہے طفل یتیم سے

جلتا ہون مثل طور ہون مین غش سے ہنوز
کیا تخلیے مین باتین ہوئین تھین کلیم سے

ہو سیر باغ کوے صنم ہر گھڑی نصیب
کی ہے گرے غبار نے سازش نسیم سے

[illegible]

[illegible]

ادب دیکھو جو سوئے دشت جاتا ہو غبار اپنا
بگولا پیشوا لینے کو بیتابانہ آتا ہے

تمہارے گال عارض کے جو عاشق ہین سبب یہ ہے
ادب کرتے ہین پیرپا جو کوئی دانا آتا ہے

ہمین بھاتی نہین محتین شیخ و برہمن کی
پسند طبع اپنے مذہب رندانہ آتا ہے

جو پامالی سے بچتا ہے تو پامالا مارا جاتا ہے
مری قسمت کا حصہ شمع دنیا پروانہ آتا ہے

تو وہ ہے شمع بزم گلرخان اے قاتل عالم
تری محفل مین سر پہ کھیل کر پروانہ آتا ہے

دل وارفتہ پر آ نا چلا ہے کنشت اس بت کا
مجھے کعبے کے استقبال کو بتخانہ آتا ہے

جلو مین لشکر طفلان تماشائی ہے کل عالم
بڑی شوکت تیرا ہو یہ پری دیوانہ آتا ہے

گذر تکرار اسکی گلی مین پہلے اٹھا نیکو
رقیب روسیہ مثل سگ دیوانہ آتا ہے

وہان بستی بسانے مین ہے کیسا پروانہ الفت
نظر جب وقت گردمین کوئی ویرانہ آتا ہے

جلانے کو فقط ان واعظان خود فضیحت کے
قلق کعبے سے اٹھکر جانب بتخانہ آتا ہے

کس کس ادا سے بخت مری پائمال کی
انکی خرام ناز نے کیا مجھسے چال کی

کیا کیا صفت بیان ہوا اس نونہال کی
جوبن جا پہ ہے بہار ریاض جمال کی

[illegible]

[illegible]

شاہ و گدا ہیں دونوں اسیر ہواو حرص
اُلجھن کی فکر اسے ہے تو اُسکو ہے شال کی

آمد سُنی جو اُنکی تو کس ذوق سے **قلق**
طیاریاں کیں صبح سے شام وصال کی

ہم پر جو وہ کھینچے ہوئے تیغ دو دم آئے
چلا کے اجل بولی کہ ہشیار ہم آئے

تھا خوف کہ گھر گھر کہیں پڑجائے نہ ماتم
درگاہ تلک اُن کے بشکل علم آئے

امید کوئی فاتحے کی اس سے رکھے خاک
ہمراہ جنازہ بھی نہ جو دو قدم آئے

شاہو نکی طرح شہر میں صحرا کے جنوں سے
پیٹتے ہوئے ڈنکا سر بازار ہم آئے

سرگرم رہ دشت جنوں جو کوئی ہے سا
کیونکر نہ قدم لینے چھالے ورم آئے

محتاج نہ خاک میں اک سورۂ قل کے
شاہو نکے نہ کچھ کام نشان علم آئے

حجت ہے نکیرین کی الجھا جو لحد میں
مولا کی صدا آئی نہ گھبراؤ ہم آئے

دکھلایا نیا شورش طفلاں نے عالم
بے جان تو زندے تھے مردوں میں دم آئے

نرگس کو نہ اُن آنکھوں سا آیا کوئی فسون
سنبل میں نہ اُن گیسوؤں سے پیچ و خم آئے

اب منفعل جو رہیں ہنگام عیادت
آئے بھی تو دم دینے کو وہ مرتے دم آئے

[illegible]

عشق عشاق کو تعلیم وفا دیتا ہے — طرز بیداد حسینوں کو سکھا دیتا ہے

پہلی منزل ہے کڑی غافلو رہنا ہشیار — یہ جرس قافلے والوں کو صدا دیتا ہے

کوئی آئین وفا اُٹھ نہیں رہتا اس سے — کون دلکو ادب عشق سکھا دیتا ہے

قتل کر ڈالیگی آ دلکش قاتل اک روز — بوے خون کی وہ رنگ حنا دیتا ہے

خضر شوق ہمارے دل سودائی کو — راستہ کوچۂ گیسو کا بتا دیتا ہے

جب گھٹا اُٹھتی ہے تو بادہ گلگوں سے ہمیں — کرم پیر خرابات چھکا دیتا ہے

گرم بازاری خونریزی سفاک رہے — تیرا جان باختہ یہ دل سے دعا دیتا ہے

اور تو رندوں سے چلتا نہیں بس واعظ کا — دختر رز کا مگر عیب لگا دیتا ہے

سچ ہے خورشید قیامت میں غضب ہوگی چمک — شاہدی یار کا نقش کف پا دیتا ہے

کار آب گہر سے لیتا ہے جو وہ چاہتا ہے — دانہ سوختہ کو نشو ونما دیتا ہے

کسی نعمت میں نہیں پاتے ہیں ایسی لذت — بوسہ جو اُن لب شیریں کا مزہ دیتا ہے

آسماں نے بھی سوا کوئی ستمگار نہیں — حسرتیں خاک میں سب دل کی ملا دیتا ہے

دل پُر غم کو جو چھیڑو تو وہ کیا نالاں ہے — جام خالی کو بجاؤ تو صدا دیتا ہے

[illegible]

گھپ گیا ہی جبسے نظروں مین رُخ گلگون پاک — ہر گل تر چشم بلبل مین بر رنگ خار ہی

رحمۃ للعالمین پیدا ہوے ہین جس جگہ — ابر رحمت اس مکان کا سایہ دیوار ہی

اُنکے اُس بحر شفاعت کا تولد ہوے سبب — اب جہاز امت عاصی کا بیڑا پار ہی

دیکھکر اعجاز ہین لیسے پھر لائے نہ دین — سچ ہی کیا ان بت پرستون پہ خواری ہی

دہر مین برسا ہو جب تیرا ابر تیغ عدل — سرد بازار فساد و فتنۂ اشرار ہی

رعب سے جن کے مائل اسلام کافر ہی نہین — لب پہ ناقوس کلیسا کے بھی استغفار ہی

جس سے تو راضی ہی شاہا اُس سے راضی ہی خدا — جس سے تو بیزار ہی اُس سے خدا بیزار ہی

ای سپہر تین نہین سوجہ یہ اتنا فروغ — مہر و مہ مین بھی ترا اک پرتو انوار ہی

صاحب بینش تو کیا بھٹکے نہ رستہ کور بھی — راہ شرع پاک ایسی صاف اور ہموار ہی

حسن محبوب الٰہی کی پڑی ہی جبسے دھوم — تختہ بند اُس دن سے جتک مصر کا بازار ہی

دوست جتنے ہین وہ ہین امیدوار باغ خلد — دشمنوں کو آپ کے خوف عذاب نار ہی

معجزہ شق قمر سے کوئی روشن تر نہیں — تیرہ دل کون اُس سے ہی افزون جسے انکار ہی

درد مند ہین لب جانبخش کے مین ہی نہین — عیسی مریم بھی ترے عشق کا بیمار ہی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دلفین اُٹھا کے شوخی سے کہنے لگا وہ شوخ	اللہ رے بوجھ دونون کے شانے رہ گئے
دندا نسے اُس کچی سے کیے مور تو رہا	ہمسے جو تھے اسیر وہ دیوانے رہ گئے
کی ہمسری جو گوہر دندان یار سے	محجوب ہو کے موتی تنکے دلانے رہ گئے
ساقی کا حسن دیکھکے میکش ہوئے یہ مست	ہاتھوں مین سر بلبے ہوسے پیمانے رہ گئے
اُس شعلہ رو نے پھر لیے اُلٹا جو نہین نقاب	حیران شمع حُسن کے پروانے رہ گئے
مندر کا جمین جمع اکھاڑا تھا کل سو آج	دیکھنے کے رہنے کو وہ پریخانے رہ گئے
مسمار مسجدین ہوئین قسمت سے رندون کی	باقی خراب ہو نیسے میخانے رہ گئے
ہر دل عزیز وہ ہوں ہوئے سب ایک حال	اپنے تو کیا نہ وقت یہ بیگانے رہ گئے

فرہاد وقیس تو مر ہے لیکن ای **قلق**
الفت سے انکی خلق مین افسانے رہ گئے

تصور رُخ و زلف سیاہ کسکا ہی	خیال آپ کو شام و پگاہ کسکا ہی
دل اسیر ستم داد خواہ کسکا ہی	یہ صید زخمی تیر نگاہ کسکا ہی
الٰہی کونسا دل سوختہ کراہا ہی	فلک پہ چھایا ہوا دود آہ کسکا ہی

[illegible]

بلبل ہی فدا کرتی نہیں نقد دل اسیر
گلزار مین غنچہ بھی گرہ کھول رہا ہے

برسون دل ناشاد ری ادل رہا ہے

کسنے رندوسے سوا اسکو قبولا ساقی
مسجدون مین جو نظر مجمع زہاد آیا
کبھی بھیجا بھی تو بھیجا مجھے گلدستۂ باغ
مرہم داغ تو بلبل کو دیے زر گل کو
... وہ گلگون کی لنڈھاوے تو بھی

دختر رز کی کہین سے نہ کبھی بات آئی
یاد کیا صحبت رندان خرابات آئی
یار کے پاس سے آئی تو یہ سوغات آئی
فصل گل بلغین کرتی ہوئی خیرات آئی
ساقیا ایکی بڑی دھوم سے برسات آئی

مطلب دل کو جو اپنا کبھی نکلا نہ قلق
ان بتون کی نہ کبھی کام ملاقات آئی

دفتر جو گلے کے وہ صنم کھول رہا ہے
آنکھا رہائی مین یہ دل بول رہا ہے
غیر نے مرے واسطے جو بول رہا ہے
کس کس کا نہین طائر دل دام مین اسکے
جلنے سے ہوا جاتا ہے باہر جو ہر اک گل
شاہون کے کیسے کی ہو پشت جنون مین

اغیار تو کیا دل بھی ادھر بول رہا ہے
صیاد ستمگر مرے پر کھول رہا ہے
آب در دندان مین وہ سم گھول رہا ہے
طوطی خط عارض کا ترے بول رہا ہے
کیا باغ مین وہ بند قبا کھول رہا ہے
دیوانو نکا ہمراہ مرے غول رہا ہے

بحر ۱۸۵ مجتث

کہدو یہ اطبا سے کہ تکلیف نہ فرمائیں
ہمچشمی جانان کبھی آہو نہ کرے گا
دکھلائیں فروغ اپنا مہ مہر شب درو
جز شکوہ سُنا ایک سے بھی شکر نہ ہمنے
سُن سُنکے مرا تذکرہ کیوں کاٹتے ہو بات
داد اپنی نہیں پاتے ستم دیدہ تمھارے
پشتارہ خط شوق کا اُٹھے تو اُٹھائے
ملنے مژہ یار عبث کرتی ہو کاوش
ساقی کی توجہ ہو عبث خون نہ میرے
کیوں طور کے مانند جلاتے ہو دلونکو
دل دیکے کریں شکوہ بیدردی دلبر
ملنا ہو تو ملنا وہ قبیلہ نے کریں ترک
یوسف سے حسین مول لیا کرتا تھا کل تک

اچھا ہو دوا سے یہ وہ رنجور نہیں ہو
نرگس کی طرح آنکھو نسے معذور نہیں ہو
نے پردہ ابھی وہ بت پُر نور نہیں ہو
غمخوار کوئی آپ کا مسرور نہیں ہو
تم جس سے ہو نادم یہ وہ مذکور نہیں ہو
اے بادشہ حسن یہ دستور نہیں ہو
پیغامبر اپنا کوئی مزدور نہیں ہو
سولی کے سزاوار یہ منصور نہیں ہو
کھچتی ہو جبیں سے یہ وہ انگور نہیں ہو
سرمہ جو لگانا تمھیں منظور نہیں ہو
ارباب محبت کا یہ دستور نہیں ہو
یہ طرز ملاقات کا منظور نہیں ہو
گو آج قلق صاحب مقدور نہیں ہو

[illegible]

یہ جستجو ہے کہ مین ہمین ہوئی دقت	کہ بال سے بھی جو باریک تھی وہ راہ چلے
ہوئی نہ غیر و نکے بڑھ کا نسے سماعتِ حال	در حضور سے محروم داد خواہ چلے
تری کاب مین اے شہسوار حکم جو ہو	مرا غبار بھی ہمراہ گرد راہ چلے
کرم سے اُسکے تو امید ہو مگر یہ شرم	کہ پاک آئے تھے آلودہ گناہ چلے
کجی سے طینتِ ظالم بری نہین ہوتی	نہ سیدھی راہ کبھی افعی سیاہ چلے
چلا جو شہر سے صحرا کو مین وحشی ہو کر	تو مجھپہ خود بخود اطراف کے سنگ راہ چلے
یہ صید دل بھی ہو مشتاق اے کمان ابرو	ادھر بھی کوئی ترا ناوک نگاہ چلے
تمام عمر نہ لے نام رہنمائی کا	خضر اگر مرے دشت جنون کی راہ چلے
جو لیچلا ہمین جلاد سوئے قربان گاہ	تو اس خوشی سے چلے ہم کہ عید گاہ چلے

قلق خدا کا بھی ان ظالمونکو خوف نہین
بتان دہر کے ہاتھونسے داد خواہ چلے

گناہ گار چلے ہم کہ بیگناہ چلے	تو واعظ اپنی کہہ اپنی تو ہم نباہ چلے
چلے جو واعظ و رند اپنی اپنی راہ چلے	یہ سوئے میکدہ وہ سوئے خانقاہ چلے

[illegible]

شمیم کوچۂ گیسو یوں ہمارے جی اڑاتے ہیں
چمن سے نکہت گل جس طرح لیکر صبا نکلے

علاج درد دل چشمان بیمار اُن کی کرتے ہیں
تماشا ہے کہ جا تمنّد بھی جا چارہ وا نکلے

سعادتمند کو وہ ہے کہ دل خاطر سے ہے گھسکر
ترے سائے سے وہ گر سایۂ بال ہما نکلے

نہیں ہے کوئی ایذا دو ستا مجھسا تربت وحشت میں
اٹھا کر رکھ لوں آنکھوں پر جو کانٹا پاؤں کا نکلے

بجا کہتے ہیں جو معدوم کہتے ہیں یہ دیکھا ہے
کمر سے پیچ چھٹکے کے تمہارے بار ہا نکلے

ہمارا خط گر تاثیر اپنی تجکو دکھلائے
ترے خود منھ سے تیری بیوفائی کا گلا نکلے

مذمت عضو کرتے تو ہو پر شرط بدتا ہوں
اگر زینت جو سب کوئی بڑھکر یار پا نکلے

عجب رنگین بیان ہے وہ زبانسے پھول جھڑتے ہیں
دہان غنچہ سے اُس گل کے آگے بات کیا نکلے

رہائی کیلیے احسان صیاد اب لین حاصل
قفس میں فصل گل کے بعد ہم نکلے تو کیا نکلے

٢

وہ مومن ہوں جو بسم اللہ کہکر اے فلک توڑوں
شکست بت سے بھی اللہ اکبر کی صدا نکلے

ستم ہم پہ کیے جس وقت بھولے سے بھی آ نکلے
ہماری جان کو تو ہا کوچے سے سوا نکلے

سکوت ہماری ہو گئی باعث ہا ... گا
جنون میں خانۂ زنجیر سے مثل صدا نکلے

۱۸۷

ادنیٰ ہی شل شیرۂ جان کو نبات و شہد — لین قوام چاشنی ترے ہونٹھو کے قند سے

دیوانگان عشق کی کٹتی ہین بیڑیان — غل ہی اسیر ہوتے ہین آزاد بند سے

اونچا مزار نہ ہرگز بنائیو — نفرت تھی زیست مین بھی مکان بلند سے

او شہسوار مرکے بھی چھوڑا نہ تیرا ساتھ — لپٹی ہی خاک دامن زین سمند سے

سونیکی بیڑیان مرے پانؤن مین چاہئین — وابستہ دل ہوا ہی ترے دست بند سے

کیا کیا کٹے ہین شرم سے وہ نونہال باغ — جو بڑھ چلے تھے یار کے سرو بلند سے

فردائے حشر اُٹھینگے وہی لوگ رو سفید — داڑھی بڑھا کے بچ گئے جو ریشخند سے

دلسوز تیرے اے صنم آتشین عذار — سیکھے ہین طرز نالہ سوزان سپند سے

نخوت ہمیشہ کرتے ہین نخوت شعار سے — ملتے ہین جھک کے ہم تو تواضع پسند سے

جلتے ہین میکدے پیے جو ہم مست ہو گئے — شیشے پکارتے ہین صدائے بلند سے

وہ بلا ہین زلف کے پیچ آدمی تو کیا — چھوٹے نہ پھنس کے دیو بھی اسکے کمند سے

او شہسوار لاکھ صبا نے اُڑائی خاک — ذرہ نکل سکے نہ تمہارے سمند سے

سمجھے جو دیکھا آنکھونکو اُسکے قریب زلف — صید آہوؤنکو کرتے ہین مشکین کمند سے

وہ اونکی طلب مین نہ بوسۂ لب کیون چھوڑین [illegible] ہین بہت شرمندہ سے
[illegible] فیض [illegible] ہین برمعاش و ہان [illegible] روز چندے
محبت کا رنگ اور ہی [illegible] یہ وصال کا
مطلب یہ تھا کہ [illegible] جو وصل کیا بند بند سے
[illegible] لکھنے مین [illegible] ہین کا یقین
مرا کلام یہ فلک بھی کمال نخوت سے
کچھ کم نہین قلق حسینون کی جستجو کرے
سبب یہ ہی جو حسینون کی [illegible] کرتا ہی
وفا و محبت مین رنگ دیوم ہی [illegible] تشنۂ خون
ہماری اُسکی ملاقات کس طرح سے ہو [illegible] لہو کرے ہی
وہ بیدرد زبان ہی تحمل کی ہمکو [illegible] صفت سے لہو کرے ہی
زبان خنجر سفاک تو ہی [illegible] گردن سے بہار آئے ہی
[illegible] بدن مین [illegible] حاجت رفو کرے ہی
[illegible] یہ پیرہن مین ابھی [illegible] مغان کی کر [illegible]

[illegible]

۸۹

یہ وہ کالا ہے منتر ہی نہین ہے جسکے کاٹے کا
کبھی جانبر کوئی ہوتے نہ دیکھا مار گیسو سے

نہ پوچھو کچھ جو تھا اُس دلکی بیتابی کا حال اُس وقت
کہ بزم غیر مین جب اُٹھ گئے وہ میرے پہلو سے

ذرا نازک دماغی وقت گلگشت چمن دیکھو
دماغ اُسکا پریشان ہو گیا پھولونکی خوشبو سے

حقیقت مین بلا کی پیچ در پیچ اُسکی آہین ہین
کسی دلکو سلامت پھرتے دیکھا کوئی گیسو سے

دم فکر سخن لکھون اگر وصف اُسکی آنکھونکے
قلم لون شاخ نرگس سے سیاہی چشم آہو سے

نہین تیوری چڑھاتا دیکھکر زخم جگر ہر دم
ہوا دیتا ہے قاتل دامن شمشیر ابرو سے

بلاشک وہ تو ن رخسار منور چومین گے اکدن
تفاول یہ لیا ہے ہمنے تیرے مصحف رو سے

اگر منظور ہے بیتاب دل سودا زدہ کی ہے
ہوا دیتا ہے قاتل دامن شمشیر ابرو سے

وہ بلبل ہون جو یاد آئین مجھے صیاد کی زلفین
دم گریہ گلے مین پڑ گیا اک پھندا اچھو سے

ہوا مین کس مستی آلودہ لب کی رہتی ہے نالان
زبان گل سوسن کیون نہین لگتی ہے تالو سے

حباب آسا بہار عمر ہے جی لے مُرغ گلگون
قلق آواز آتی ہے یہ گلشن مین لب جو سے

چاہتا ہون کشش دلکی یہ امداد رہے
کہ مرے طرح مرے دام مین صیاد رہے

کیا جلد وصل یار کی کم رات رہ گئی
جو بات چاہتے تھے وہی رات رہ گئی
[illegible] دم نہ مین نگاہ گاہ [illegible] رہ گئی
[illegible] کی کرنے ملاقات رہ گئی
[illegible] جو ابر رخ کی جھڑی لگی
[illegible] دیکھ کے برسات رہ گئی
ہر وقت بات بات پہ پڑتے تھے جھڑکیان
[illegible] ہماری یہ اوقات رہ گئی
[illegible] عرض
مطلب کی اب جا نہین ملاقات رہ گئی
گردش مین [illegible] کوئی نہ دیکھا
[illegible] کبھی تو کبھی رات رہ گئی
[illegible]
[illegible] بات رہ گئی
[illegible] صبر و ہوش [illegible] رہ گئی

اتنا تو ضعف سے کوئی گھلتے سُنا نہین	یارب یا ہو گیا تن بے استخوان مجھے
گمنامونین مین مو ریکا ہون تا بخو استگار	دور کار ہبر کا نہین اپنی نشان مجھے
[illegible] جہانین طائر نکہت کیطرح سے	آزاد عشق ہون نہین قید مکان مجھے
دل لیکے مہوشون نے لیا نقد صبر و ہوش	لوٹا ہو رہزنون نے مع کاروان مجھے
ایمان سے لے اپنے تو ہی کیدے وعظا	بھائیگی کوے یار کے ہوتے جنان مجھے
سُن سُن کے درد دل مرا کہتا ہو پھر کہو	سمجھا ہوا ہو یار کوئی قصہ خوان مجھے
ہون نالہ کش ہر ایک چمن سے مثل نے	اُلفت نے کر دیا ہو سراپا فغان مجھے
ایسا مین بار ہو گیا انکو بس فنا	احباب چھوڑے جاتے ہین تنہا کہان مجھے
کرنا اسیر گوشہ نشین چمن پہ رحم	صیاد دیجا تو مع آشیان مجھے
احسان ضعف ایکطرف ای جنون عشق	کانٹو نہین کھینچتے ہین مرا استخوان مجھے

حسن وفا دکھاؤن گا اُسوقت ای **فلق**
معشوق مل گیا جو کوئی قدردان مجھے

باقی نہ حجت ایک دم اثبات رہ گئی
ثابت کیا جو اسکا دہن بات رہ گئی

[illegible] ملاقات رہ گئی
[illegible] رات رہ گئی
[illegible]

[illegible]

چند غزلیں اور رباعیات اور مفردات جو حال میں تصنیف ہوئی ہیں درج ذیل ہوتی ہیں

غزل اول

خوے ناز و دلفریبی جو صنم رکھتے نہیں
ایسے ہی خوشرو ہوں رغبت ان سے ہم رکھتے نہیں

ای پری رو تیرے دیوانے ہیں پابند وضع
خانۂ زنجیر سے باہر قدم رکھتے نہیں

میر کیسی ہم تک تھا سارا شوق خونریزی انھیں
نیچہ اپنا وہ اب ہم پر علم رکھتے نہیں

اک نگاہ مہر تو کر دیتی ہم کو میں نہال
کون ہیں وہ تجھسے جو چشم کرم رکھتے نہیں

شیشۂ مے کی طرح سے ہم بھی ہیں نازک مزاج
نے بلائے بزم ساقی میں قدم رکھتے نہیں

نفع ہو الفت کے سودے میں کہ نقصان صریح
ایسے موقع پر خیال بیش و کم رکھتے نہیں

بات کرتے غیر سے دیکھیں تجھے اور دین طرح
خوش ہو یا ناراض اتنا ضبط ہم رکھتے نہیں

ساقیا ایسے ہیں مستغنی گدائے میکدہ
خواہش جام جم و دارائے جم رکھتے نہیں

ایسے غرہ حسن پر ہر دم فلک پر ہے دماغ
مہرباں اتنا زمیں پر پاؤں ہم رکھتے نہیں

آزما لیں جس طرح چاہیں ہمکو اے فلک
وصل میں بھی کبھی کسی سے رنج ہم رکھتے نہیں

غزل دوم

کیا امید و بیم ناز و ضد ہم رکھتے نہیں

غزل سوم

تمھاری بزم میں دیکھیں کبھی بار آئے [illegible]
[illegible] بیٹھے اور چار آئے
[illegible] گل کی دعا مانگو تو مانگون وہ بہار قدم
[illegible] تازہ نہ تم کوئی لب پہ بار آئے
[illegible] پریشان ہو [illegible] بار آئے
کمال قامت و گیسو میں [illegible]
[illegible] کا یقین [illegible]
عدو کو کیا نہ ہو [illegible] کام دو [illegible]
کوئی [illegible] بھی چال [illegible]
[illegible] وہ [illegible]
[illegible] وعدہ وفا بھول کر بھی کوئی [illegible]
تمھارے قول کا [illegible] اعتبار [illegible]
[illegible] فلک اور بھی [illegible]
[illegible] پہ ہمارا اگر غبار [illegible]

واہ ری نازک مزاجی صبح سی سب سے نجات
عیش کرتے پھرتے ہین عہد جنون عشق مین
کوچۂ قاتل کو چلتے سر کے بھل پر کیا کرین
حوصلہ ہمکو خریداری یوسف کا ہو آج
ایک خوش چشمی پہ نازان ہین اگر آہو تو کیا
قرض سے ہوتی ہے کسدن میفروشونکی نجات
یا شفیع المذنبین کوئی نہین ہین تیرے سوا
لکھتے ہین جب خط شوق اسکو نہین ہوتا تمام
ہمتو دیوانے ہین اُسکے جو ہمارے دلمین ہے
کرتے ہین دعوی خدائی کا یہ پھر کس بات پر
ٹھوکرین کھانا جو ہے تقدیر مین لکھا ہوا

تجھسے بڑھکر کوئی معشوق اور ہم رکھتے نہین
شادمان سب طرح سے ہین کوئی غم رکھتے نہین
ضعف سے چلنے کی طاقت دو قدم رکھتے نہین
گو کمر مین اپنے کچھ دام و درم رکھتے نہین
وہ کمر وہ لوح وہ ناف و شکم رکھتے نہین
پھر مو کب ہین سخت جسم ہم رکھتے نہین
دوسرا کوئی وسیلہ اور ہم رکھتے نہین
ہاتھ سے اپنے کبھی کاغذ قلم رکھتے نہین
شوق دیر و میل محراب حرم رکھتے نہین
خصلت بندہ نوازی تو صنم رکھتے نہین
سرکشان دہر سر کو اسے خم رکھتے نہین

ای قلق واللہ وہ ایمان سے ہین بے نصیب
دلمین جو لوگ الفت شاہ امم رکھتے نہین

۱۹۲۰

وہ ہم اسیر قفس ہین [illegible]
[illegible]

[illegible]

دھرا نہین جگر دردمند عشق پہ ہاتھ
عدم سے آنکا مطلب تھا کچھ اور مگر
کے سنانیکو کہتا ہو بار بار وہ شوخ
غرور حسن کہا تک چھپاتے پھریے گا منھ
کرونگا عرض یہ عشر مین جب طلب ہوگا
جناب پیر مغان کا کرینگے دھوم سے عرس

حضور گور پہ حاتم کی لات مار آئے
برائے سیر تماشائے روزگار آئے
کہ کوئی جا کے ذرا دیکھنا کہار آئے
بھرے قیب مین وہ دن بھی اے نگار آئے
کہ تیرے آگے ترا کیا گناہگار آئے
ہم اپنے آپ مین اس دن جو ایکی بار آئے

سنا ہے پھر **قلق** زار نقد دل اپنا
قمارخانہ الفت مین جل کے ہار آئے

مجھے جو لوگ آکر دیکھتے ہین میرے بستر پر
ہمارے قتل کی نالش نہ کرنا اس ستمگر پر
عزیزو جان دی ہے ہمنے چشم مست دلبر پر
نہین چلتا کسی کا ہیچ اس زلف معنبر پر
ادائے تیز رفتاری بلائے جان عالم ہے

گمان تازگہ کا کرتے ہین اس جسم لاغر پر
اٹھا رکھا ہے ہمنے دعوے خون روز محشر پر
ہمارا فاتحہ دینا وگلگوں کے ساغر پر
اثر کرتے نہ دیکھا سحر کو چشم فسونگر پر
لگے ٹوٹے ہین لاکھوں گرے قاتل تیرے خنجر پر

۱۹۲۳

جو ہنرمند ہین وہ قدر ہنر کرتے ہین
سبز عجیب زمانے کو دکھا دیتے ہین
تیغ رکھو تیہ پرزاد ہین وہ شعبدہ باز
جو کہ انسان کو دیوانہ بنا دیتے ہین
حال عاشق ابھی کیا جانین نئے لڑکے ہین وہ
چاہنے والے تو معشوق بنا دیتے ہین
کیا کہون لذت بیب وفن وہ بستہ لب
تڑپنا ہین کہ سبجے کھلاتے ہین دوا دیتے ہین
اضطراب شب غم دیکھ کے میرا احباب
نوبت صبح سر شام بجا دیتے ہین
دود آہ و دل سوزان ہوی زینت بخش [illegible] ہین
کاجل آنکھون مین شب غم کے لگا دیتے ہین
ایسی ایذا سے تر شب غم ہی کہ ہو کر مجنون
جو ہین کوستے ہین آنکھ دکھا دیتے ہین
گریبان کرتے ہین غیر تو نے جو دکھلا کے
تن بدن مین مرے اک آگ لگا دیتے ہین

داغ اتنا کہان جو اٹھ سکے درد سر دولت
وہ ہین ذی آبرو ای زاہد ہم سیکدے والے
جبیب آگاہ ہو تاگر مئی قتھائے پھر افسے
شب مہتاب مین ہو مسکشی کی روز کیفیت

کیا بالفرض اگر سایہ جلنے بھی سر منبر پر
نمازآ کر پڑھین قدسی ہمارے دامن تر پر
کوئی اسپند تھوڑا سا چھڑک دو میرے بستر پر
اگر مینا گلابی سا قیا ہو ساغر زر پر

یہ خود ہی کود کان سنگ لیے چھیڑ کرتا ہے
قلق پتھر پڑین ایسے جنون فتنہ پرور پر

غزل چہارم

منہ سے منہ پیار مین آکر وہ ملا دیتے ہین
جنس دل ہمتو انھین مفت لگا دیتے ہین
جب نقاب رخ انور وہ اٹھا دیتے ہین
رسم تا وان وفا صادق الاقرار مین سب
مائل قتل جو پاتے ہین اسے تو بے عذر
ہمتو چیونٹی کو بھی تکلیف نہ تا دین مقدور

کشتۂ حسرت وصلت کو جلا دیتے ہین
اسپہ بھی دیکھتے ہین ہمکو وہ کیا دیتے ہین
جلوۂ قدرت اللہ دکھا دیتے ہین
منہ سے جھکتے ہین شرم کرکے دکھا دیتے ہین
پیش قاتل سر تسلیم جھکا دیتے ہین
کون وہ لوگ ہین جو دلکو دکھا دیتے ہین

نمبر ۱۹

[illegible]

[illegible]

آزمانے پہ ہین عشق پر لینی اقتضا اس سے	جان نثاران وفا جان لڑا دیتے ہین

خود فروشی سر بازار جو لاتی ہی انھین
قلق اک بھیڑ خریدار لگا دیتے ہین

متفرقات

لبالب وہ گل رنگ سے دل کا پیالا ہی
کیا پوچھتے ہو مجھسے کہ کیون آبدیدہ ہون
چمن مین وہ صبا پوچھین کبھی گر ہم اسیرونکو
کیا عذر معصیت کے کرونگا حضور سے
ہجوم اپنے سکان دل مین ہی جو شوق بیجا کا
قاتل کا نیمچہ جو کئی بار اُچٹ گیا
کیا کیا امتحان مین ہم سرخرو رہے
وطن چھڑا کے وہ چرخ اتنی ایذا دے نہ غربت مین
اُٹھانے سے پامال کرتے ہین

وہ بیکس ہون کہ جسنے خم زلف کو گھر مین ڈالا ہی
معشوق نوجوان ہو تو مین سن رسیدہ ہون
سلام شوق کہدینا ہمارے ہمصفیرون کو
واللہ شرم آتی ہی اک تصور سے
ہوا ہی گوش زد مژدہ یہ کسکی آمد کا
مین سخت جان ہون فرسودہ مدت سے گھٹ گیا
تیغ نگاہ یار تری آبرو رہے
پلے ہین لکھنؤ والے کنار ناز و نعمت مین
پا کمالون سے چال کرتے ہین

[illegible]

۹۵

[illegible]

وصل کی رغبت جو ہو تک وہ توقف کرتے
رشک سے خلد بھی ویرانہ جہنم ہو جائے
گر مقابل وہ پری فتنہ عالم ہو جائے
رند دختر رز کو خراب کرتے ہین
جنت کی آرزو ہو تو دوزخ نصیب ہو
بیٹھا ہوا ہو گلشن کو سے حبیب ہو
کرتے ہین بخت کامیاب وہ آئے دن
بہار سالہا جسے نہ دکھائے دن

دولت حسن مین ہم خوب تصرف کرتے
کھلنے مین روز رنج فراق حبیب کا
یارب یہی ہو رزق ہمارے نصیب کا

کیونکر تو نہ ریگا مجھے رسوائے قیامت
کچھ غم نہین جو یار سے ہم سے بگڑ گئی
کیا کیجے آکے دہر مین کیا کام کر چلے
کرینگا جو نہ کام تھا وہ کام کر گئے
وہ گئے دن جو فدا رہتے تھے سارے احباب
یاد مین اک کف رنگین کے جگر جلتا ہے
رحمت تری اے انجمن آرائے قیامت
جان الفت گیسو سے کس آفت مین پڑی ہے
پائی نہ اسکے ہاتھ سے رحمت جہان ہے
بیچ مین بولنے والے بھی غضب ڈھاتے ہین
کس قیامت کی ادا ہے یار تیری چال مین
ستم ہے مجھ پہ کیا اور بانی بیداد کرنا تھا
جو دو گھڑی کیلیے بھی وہ بام پر جلتے

صدقے ترے اے انجمن آرائے قیامت
ہو جائیگا ملاپ جو تقدیر لڑا گئی
نام ایک سا عشق خاک کا بدنام کر چلے
فرہاد و قیس دونون بڑا نام کر گئے
آجکل دشمن جانی ہین ہمارے احباب
آتش رنگ حنا سے مرا گھر جلتا ہے
ہونے ہی شہ و گی مجھے رسوائے قیامت
جب دیکھیے ایک تازہ بلا سر پہ کھڑی ہے
اس سرزمین پہ ہم رہین یا آسمان رہے
آتش غیظ یہ لوگ اور بھی بھڑکاتے ہین
شور محشر کا ہے عالم شورش خلخال مین
کبھی کچھ کچھ تو پاس خاطر ناشاد کرنا تھا
نگاہ خلق سے شمس و قمر اتر جاتے

رباعی

ہر آن درست زبان پہ جاری توبہ
کیا کیجیے جو وقت دم شماری توبہ

۱۹۶

کچھ دور نہین اسکی عنایت سے
مقبول جو ہو جائے ہماری توبہ

رباعی

غفلت وہ ... سبب ... ہے
کوئی تو عنایت ... ہے
امید یہ ... ہے

رباعی

الفت ...

رباعی

ضمیمہ ۱۹۷

ہر دم نہ قلق نالہ و فریاد کرو اب آتی ہو آواز یہ انشاء اللہ	مالک جو تمھارا ہو اُسے یاد کرو قید غم وہم سے اسے آزاد کرو

رباعی

سر زد ہوئے ہین مجھسے جو عصیان عظیم برمن منگر بر کرم خویش نگرا	اس تیغ الم سے جگر و دل ہو دو نیم مجرم کوئی مجھسا ہو نہ تجھسا ہو کریم

رباعی

آگاہ ہین خوب اپنی ضلالت سے ہم امید نہ کیونکر ہو جو تو یہ فرمائے	اک خاک کی مٹی پہ یہ الطاف و کرم این بندۂ خاک را نہ بخشم چکنم

رباعی

یارب تری وہ فیض رسان ہو درگاہ غیروں سے کرون سوال تیرے ہوتے	پھرتا نہین محروم کوئی حاجت خواہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ

رباعی

مالک کی خوشی کا نہ کوئی کام کیا	جو کام کیا قابل الزام کیا

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

از لطف و عنایت بمن امداد مرا
من عاجز و بیکس و ذلیل و خوارم
آزاد ادر کس علق بدہ داد مرا

رباعی

دل از تو چه گویم که چها می خواهد
بر ولسئے دگر ہیچ ندارد الا
نی منصب و شاہی نہ لوا میخواہد
از تو دل مشتاق ترا میخواہد

رباعی

چون من نشوم گرم ثنائے احمد
بینید بروز حشر انشاء اللہ
کس نیست شفیعیم سوائے احمد
باشم تہ دامان لوائے احمد

رباعی

در شہر مدینہ چو بود مسکن ما
دانیم کہ یابیم مراد کونین
زین بہ بجہان نیست دگر مامن ما
گر قرب در پاک شود مدفن ما

رباعی

ای بادشہ ملک قناعت مددے
بر درگہ تو بپائے لنگ آمدہ ام
وے خسرو اقلیم کرامت مددے
اے شیر نیستان ولایت مددے

تمام شد

۱۹۸

تقریظ مطبوعۂ سابق رشحۂ قلم اعجاز نگار منشی غلام محمد خانصاحب سابق اڈیٹر اودھ اخبار

حسن پرستان سخن کو صلا اور یاران فن کو مژدہ ہو کہ پرستان معنی کی پری آتی ہی جو صورت
پرستان زمان بلکہ اہل پرستان کو شرماتی ہی حسن وجمال سے پریرویون کے ہوش بھلاتی ہی
صورت پرستون سے کہو کہ صورت پرستی چھوڑین معنی آشنا بنین معاشرون سے کہو کہ بادہ مستی
چھوڑین پارسا بنین ذوق صہبا سرتاسر تلخکامی اور کدورت کی نشانی ہی حلاوت روحی
شوق معانی ہی جس سے عقل کو افزایش فہم کو گنجایش ہوش کو درستی حواس کو چستی
ناتوان کو توانائی ناشکیب کو شکیبائی حصول ہوتی ہی کیفیت شراب طبائع رندان بدمشرب کو
قبول ہوتی ہی صافی طینت پاک طبیعتون کے لیے دختر رز حرام ہی الحمد للہ کہ مین مسلمان ہون
199 مجکو تقلید شاعری منظور نہین پاس اسلام ہی ہان یہ ہو سکتا ہی کہ شراب طہور کا ایک جام اور
حوران خلد کا پیام سنون تو اُسکے خیال سے ہی بے بادہ مست ہو جاؤن اور پھر کچھ ترہات
فرماؤن لاحول ولا قوۃ ای ہرزہ درا یہ کیا ہرزہ درائی ہی کیا تو لے یہ خوشخبری نہین پائی کہ
حضرت یار السلطان آفتاب الدولہ مہر الملک خواجہ ارشد علی خان بہادر شمس جنگ حضرت
خواجہ اسد المتخلص بہ قلق کا دیوان چھپا ہی اور اُس سے یہ سب مدعا حاصل ہوتا ہی تبھی
اب تو ہم بے پر اُڑے جاتے ہین اور اقلیم سخن مین پہونچکر وہان کی سیر اور شاہدون کا
مشاہدہ کر آتے ہین ارے میان کیا کہتے ہو چپ نہین رہتے ہو یہان آؤ ہم بتلائین اور کلید
امید وصال جاوید کی نوید سنائین سنو سنو سواد شہر لطافت بہر لکھنؤ مین ایک مقام حضرت گنج
ہی اُسمین ایک مطبع غمگینو نکا غم غلط کرنیوالا اور دافع رنج ہی اور اگر وہان جاؤگے ضرور ناظورہ
مراد پاؤگے یہ سُنکر مجکو ہوش آیا اور اپنے تئین بہجت آگین مسرت قرین پایا دیکھا کیا ہون

کہ میرے یہ مجلد دیوان قلق موجود ہو اور پنج وقلق مفقود ہو از بسکہ ایک مدت دراز سے ذوق
کو انتہا شوق کو ابتدا تھی بیتابی دل حد سے سوا تھی آرزو کا روز نکلا گھٹتا تھا تمنا کا ہمیشہ
خون ہوتا تھا دیکھتے ہی جان مین جان آئی خواہش قلبی نے شکل مراد دکھلائی دیدۂ دل
نے نور و سرور پایا روح پرفتوح نے لطف تازہ اُٹھایا ع اینکہ مے بینم بہ بیداریست
یا رب یا بخواب + اُس وقت حالت وجدانی مین یہ حسب حال مصرع یاد آیا ع یار در
خانہ و من گرد جہان می گردم + اوڈیٹر صاحب آپ نے تو بڑی لمبی چوڑی تقریر توصیف
کی اور کلام قلق کی کمال تعریف کی مگر آپ کیا سمجھے کہ اسمین کیا ہی اور اُسکا ہر شعر کس
رتبہ کا ہی مانا کہ آپ وقائع نگاری مین ہوشیار یا منتخب روزگار ہین مگر یہ کیونکر تسلیم کرین کہ
مضامین آوری مین بھی کامل العیار ہین ہان بعض بعض شخصون سے سُنتے ہین کہ آپ بھی
کبھی اس دریا مین غواصی کر چکے ہین دامن خیال گوہر مقصود سے بھر چکے ہین مگر تارک لذات
کے لیے کیا مزا مثل مشہور ہی کہ سادھون کو کیا سواد۔ اسی قیاس پر ہم کہتے ہین کہ افسردہ
دلون کی کیا داد بقول ذوق ع افسردہ دل کے واسطے کیا چاندنی کا لطف + ہان صاحب
یہ سب سچ ہی ہم اس گوہر شاہوار کی قدر کو نہین پہچان سکتے ہرگز نہین جان سکتے اسیواسطے
کچھ بھی اسکی تعریف مین توغل نہین ہوا اگر متور خانہ خیالات درائی مین بلا شک تامل نہین
ہو اگر یا یہ تقریظ سب تقریظون سے نرالی ہی خوبی شعر اور صفات شاعر کا اظہار اسلیے فضول
متصور ہوا کہ اُنکی ذات اس سے مستغنی اور کمال فن سے پاگاہ عالی ہی منصف مزاج جب
پڑھینگے خود دیکھ لینگے کہ یہ گرامی منش ستودہ روش کیسا کیسا روشن بیان سحر زبان
نازک خیال شیرین مقال اور با کمال ہی اہل لکھنؤ تو اُن کی قابلیت کے پہلے ہی سے
قائل ہین اسمین کیا قیل و قال ہی البتہ اخلاق خاص اور فیض عام جناب منشی نولکشور صاحب

والا مقام نیکنام قابل ستایش ہی کہ اُن کے مطبع نے ایسی کتاب چھاپی اور شتاب چھاپی یا الٰہی جب تک نطق و سخن رہے اور امتیاز لطف نو و کہن رہے تا عروسان چمن معنی کا جوبن بصد تمکین و ناز اور کمال کلام کا اعجاز رہے یہ مطبع دنیا مین نیک نام و سرفراز رہے اور اخبار مضامین عالی سے شاخ سدرہ تک بلند پرواز رہے ۵ یا خدا مقبول این گفتار باد + تا جہان باشد او وہ اخبار باد +

قطعۂ خاتمہ دیوان قلق مطبوعۂ سابق ریختہ قلم جواہر رقم محمد انوار حسین تسلیم سہسوانی

قلق کو لکھو نہین خدائے سخن
زمین سخن اسقدر ہی بلند
جو مصرع ہی اُڑتا ہوا ہی پری
ہر ایک صفحہ محسود باغ و بہار
کرے کوئی اس سے نہ فرعونیان
چھپا اُسکا دیوان وہ ایسا حسان
یہ مطبع کے صاحب کا ہی فیض عام
وہ ہی بحر مواج فیض و کرم
وا قول ہو مثل اُسکے کبھی
تماگستری اُنکی ہان دہر سے
ہر اک اُسکا شاعر ہی شعری مکان
ہمیشہ تہ دل سے منظور ہی
خدیو جہانگیر انجم سپاہ

نہ ٹھہرائین گر شرع والے گناہ
کہ پیر فلک کی نہ سوچے نگاہ
پرستان کا دیوان پہ ہی اشتباہ
صریر قلم کبک کا قاہ قاہ
وہ موسئی ہی خامہ سپہ مار سیاہ
کہین دیکھکر جسکو سب واہ واہ
کہ ہی خاص وہ لطف فضل آلہ
امیر ہند تو ان کے ہین آپ جاہ
ہوا ہی نہ ہوگا کوئی خانہ خواہ
کہ ہو علم کی جسکو کچھ دستگاہ
ہر اک اُسکا منشی عطارد پناہ
ندیم و ملازم کی اُسکو رفاہ
تجھے آستانے پہ ہون داد خواہ

وہ ہی مہر اوج سپہر کلام
ہلالکے ہین مضمون چمکتے ہوے
وہ باریک معنی ہین نام خدا
مگر غوطے کھائیگا غواص فکر
عدو گر سُنے شعر ہو دلمین درد
نہ ہوتے اگر نقطے اُبھرے ہوے
وہ ہی مالک ملک دانشوری
کرم مین عنایت مین اخلاق مین
سمجھتے ہین سر ہیچ راجی اُسے
نہ مجھا کہ جو جانتا ایک ہو
اُسے بانکی اپنے تیج ہر طرح
پڑھون ایک مطلع دعا مین ستایش
رہے جبتلک چہرہ کاہ زرد

وہ اقلیم معنی کا ہی بادشاہ
ہر اک نقطہ ہی غیرت مہر و ماہ
کہ عاجز ہو دریافت سے اشتباہ
بجز غزل کی نہ پائیگا کھاہ
کہے واہ وا کی جگہ آہ آہ
نہ زنہار کاغذ پہ جمتی نگاہ
وہ ہی شاہ اقلیم توقیر و جاہ
وہ مشہور ہی ہند سے تا فراد
جگہ سر پہ دیتے ہین صاحب کلاہ
حساب عدو سے سپید و سیاہ
اُسے عہد کا اپنے کرتا نباہ
دعا سے مری ہی اجابت کی راہ
رہے جبتلک سبز برگ گیاہ

زمین پر رہے آسمان جبتلک	رہے جبتلک دیتے معنی کو راہ	سلامت رہے تو قیامت تلک	رہے گرد بخشش تری بارگاہ
رہے روز و شب یہ چرخ غفیر	رہے بخشش و جود شام و پگاہ	رہے دوست تیرا خوش و شادمند	رہے تیرا دشمن خراب و تباہ
تری بزم عشرت مین ناظر ہو شمس	رہے نہر و جنگل مین سرگرم راہ	پڑھین ہو زبانے تری عمر کے	گھٹین جتنے حساد کے سال و ماہ
جو بدخواہ ہو تیرا اسکے کبھی	نہو کفش پا مین نہ سر پہ کلاہ	ہوا طبع دیوان مہ جون مین	نہ مضمون فتنہ نشان ہر گواہ ۱۸۷۲ع
لکھا حالیہ شعر تاریخ مین	جو تسلیم سال عرب کی بھی چاہ	قلق کے سخن کا لکھون وصف وہ ۱۲۸۹ھ	سخن سنج سنکر کہے جبکو واہ ۱۲۸۹ھ

قطعہ تاریخ مطبوعہ سابق تصنیف مولوی محمد فصیح اللہ تخلص وفا شاگرد میر وزیر علی صبا

گشت چو مطبوع کلام قلق	زیب دہ ہر انچہ کنم وصف او	کرد وفا از پے سالش رقم	شاعر مشہور کلام نکو ۱۲۸۹ھ

خاتمۃ الطبع از کارپردازان مطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ یہ دیوان نادرہ زمان تصنیف جناب آفتاب الدولہ خواجہ رشید علیخان صاحب بہادر متخلص بہ قلق مطبع منشی نولکشور کانپور مین بہ سرپرستی رائے بہادر جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب مالک مطبع ہذا ۲۰۲ دام اقبالہ باہتمام کامل منشی بھگونڈیال صاحب عاقل ایجنٹ بماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ء چوتھی مرتبہ چھپکر کحل البصر چشم ناظرین ہوا

تاریخ طبع از مورخ کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع

چو دیوان قلق مطبوع گردید	کہ ومہ داد حسن خوبیش داد	پئے تاریخ سال ہجری او	رقم زد کلک عاقل — نظم دلشاد ۱۳۲۹ھ

تاریخ طبع از اسوۂ سخنوران مولانا محمد حامد علیخان حامد شاہ آبادی محافظ علمۂ تصحیح

کلام قلق شد چو مطبوع ایدون	بصد حسن و خوبی بصد زیب و زین	دم طبع و سال تاریخ ہجری	رقم کرد حامد — چہ نظم نگین + ۱۳۲۹ھ

ایضاً

ہر کہ دیوان قلق دید بگفت از انصاف	ہست سرتا بقدم نظم قلق دلچسپی
خامۂ حامد وارفتہ بسال ہجری	کرد فی الفور رقم — نظم قلق دلچسپی ۱۳۲۹ھ

نام کتاب	قیمت
دیوان نعت سروری۔	۱۴ر ۳ پائی
بہارستان اشعار۔	۳ر
دیوان جرار۔ کلام میرزا حسین جرار۔	۳ر ۹ پائی
بہارستان سخن مجموعۂ کلام استاد ناسخ و آتش آباد	۷ر ۳ پائی
ترجمہ قصائد عرفی۔ موسوم بہ عجیب غریب از مولانا عبدالمجید خان۔	۱۲ر ۳ پائی
دیوان عاشق۔	۴ر
دیوان ضامن۔	۲ر ۳ پائی
دیوان شائستہ باسنخ	۸ر
دیوان چمنستان جوش۔	۷ر
دیوان حمد ایزدی۔	۳ر
دیوان نعتیہ۔ از مولوی احمد علی	۱۲ر
مجمع الاشعار۔	۴ر ۶ پائی
چمن بے نظیر۔	۱۱ر ۶ پائی
گلدستۂ امانت۔	۱ر
دیوان حیرت۔	۴ر
گلدستۂ حفیظ اللہ خان معروف بہ اشعار دلپسند	۸ر
شرح ترجمۂ قصائد عرفی از مولانا ابوالحسن	۶ر
دیوان مناجات ہندی۔	۷ر
نوشتۂ آخرت منتخب قصائد و غزلیات حمد و نعت	۱۰ر

مثنویات اُردو

نام کتاب	قیمت
مثنوی طلسم جہان۔	۴ر
مثنوی بہارستان نادان۔ ترجمہ مثنوی غنیمت	۴ر ۶ پائی
مثنوی موجۂ غم۔ مع مثنوی نالۂ حزین۔	۹ پائی
مثنوی سعدین۔	۱ر
مثنوی خورشید روشن۔	۹ پائی
مثنوی حیرت افزا۔ مع غزلیات و مخمس	۱ر
مثنوی در صفت کشمیر۔	۱ر
مسدس کریما۔	۶ پائی
مثنوی یوسف زلیخا منظوم۔ از استاد فنکار۔	۴ر ۶ پائی
ترجمہ اُردو شرح یوسف زلیخائے جامی	۶ر
مثنوی گلزار نسیم۔	۱ر
مثنوی میر حسن دہلوی با تصویر۔	۴ر ۹ پائی
مثنوی دلاویز۔	۱ر
مثنوی رموز العاشقین۔	۱ر
مثنوی حور جنان۔	۲ر
مثنوی گلشن عشق۔	۶ پائی
مثنوی دریائے تعشق۔	۲ر
مثنوی بلبہ چہ تر۔	۹ پائی

نام کتاب	قیمت
بارہ ماسہ بره بارلیس	۶ پائی
بارہ ماسہ سندر کلی۔	۶ پائی
مجموعہ بارہ ماسہ دُہا بینی مادھو خیر اشاہ و مقصود بارہ ماسنگھ جدید۔	ار
	۶ پائی
اندر سبھا امانت و مداری لال یکجائی۔	ار
قصہ جات نثر اردو	
الف لیلے باتصویر مرتبہ مولوی حامد علیخان تقطیع کلاں۔	عـ۸ر
فسانہ عجائب جلی قلم باتصویر۔	۹ر پ
سروش سخن۔ بجواب فسانہ عجائب۔	۵ر۳ پائی
طلسم حیرت۔	۵ر
طلسم فصاحت قصہ عجیب و غریب فسانہ عجیب	۱۲ر
آرائش محفل۔ قصہ حاتم طائی باتصویر۔	۵ر پائی
ریاض تحقیق نادرہ شرح جدید سکندر نامہ بری۔	عـ۱۲ر
داستان امیر حمزہ۔ باتصویر مسلسل ہر چہار دفتر۔	
قصہ جات نظم اردو	
قصہ شاہ روم	۶ پائی
قصہ شیخ منصور۔	۶ پائی

نام کتاب	قیمت
سنگاسن بتیسی منظوم۔	۴ر
گلزار ابراہیم قصہ ابراہیم ادہم۔	۳ر۲ پائی
چشمہ شیریں۔ قصہ شیریں و فرہاد۔	ار۳ پائی
جوگن نامہ	۶ پائی
ایجاد رنگین۔ حکایات نصائح	ار
مجموعہ چوہے نامہ وبلی نامہ وافیونی نامہ از منشی بینی رام۔	ار
پدماوت بھاکھا اردو از ملک محمد جائسی جدید الطبع۔	۱۲ر
پدماوت اردو و ترجمہ از فارسی شعر بہ شعر ملک محمد جائسی۔	عـر
پدماوت اردو۔ از عبرت و عشرت	۳ر
فسانہ عجائب منظوم۔	ار
نلدمن اردو۔	ار۳ پائی
ہدیہ انظار۔	۶ پائی
قصہ حاتم طائی منظوم۔	۸ر
قصہ عابد و شیطان۔	۳ پائی
شیریں خسرو باتصویر	۲ر۹ پائی
پنجارہ نامہ۔	سہ پائی